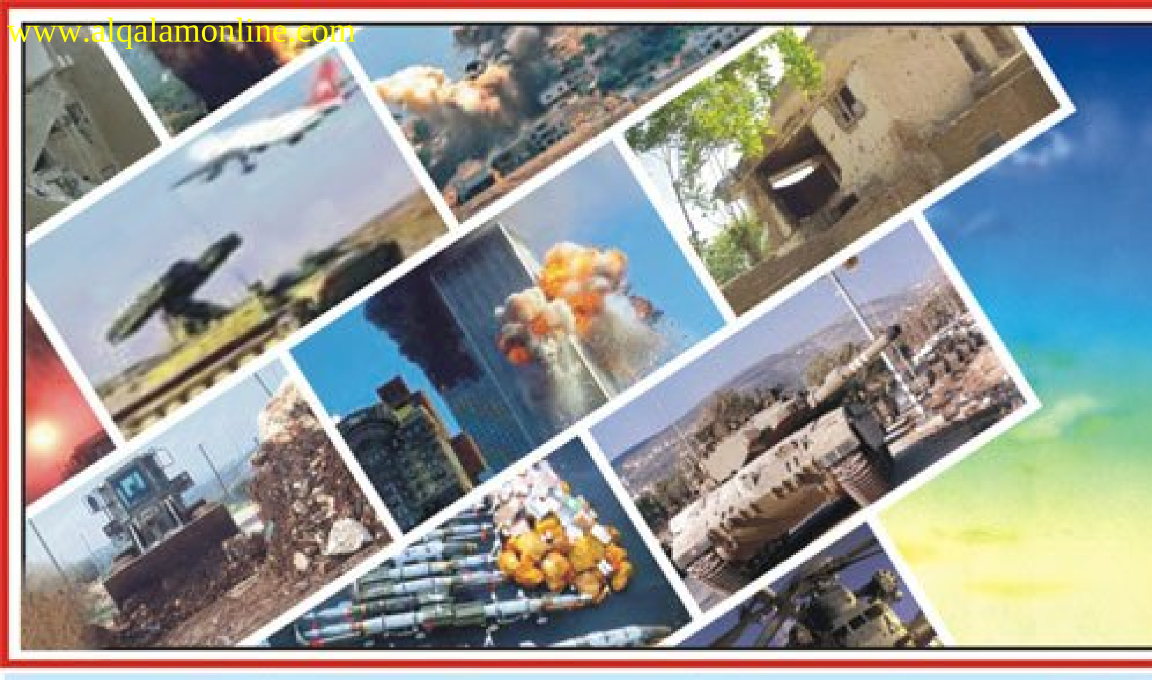
www.alqalamonline.com

ہفت روزہ القلم پشاور 554

WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com







رنگ و نور
سعدیؒ کے قلم سے

اللہ تعالیٰ ''انسانوں'' کی حفاظت فرمائے......
''حیوانوں'' کے شر سے

فَـاللّٰـهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّ هُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ

کشمیر میں روزانہ شہداء کے جنازے......اور ہسپتالوں میں زخمیوں کا ہجوم......شام کے پیارے شہر ''حلب'' پر انسانیت کش حملے...... ہمارے پنجاب میں سینکڑوں بچوں کا لرزہ خیز اغواء اور ہر آئے دن ظالمانہ پولیس مقابلے...... لیبیا پر امریکہ کی تازہ بمباری کا آغاز......ایران کی یمن، عراق اور شام میں کھلم کھلا درندگی...... افغانستان پر ڈرون حملوں کی بوچھاڑ...... اور فلسطین آہ فلسطین...... آئے دن جنازے......یا اللہ! امت مسلمہ کی حفاظت......

اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ

سچے اشعار

ایک زمانہ تھا مجلس احرار اسلام آزادیٔ کشمیر کی تحریک میں سرگرم تھی......احرار کے ایک سپاہی کو جیل میں ڈالا گیا انہوں نے وہاں چند اشعار کہے......آج ایک پرانی کتاب میں یہ اشعار نظر آ گئے......

ہے غلامی ایسی قوموں پر نثار
مرد جن کے سست و کاہل ہو گئے
روحِ آزادی وہاں آتی نہیں
فرض سے اپنے جو غافل ہو گئے
ہیں مبارک باپ وہ جن کے پسر
غازیوں میں جا کے شامل ہو گئے
راہِ حق میں لڑنے والوں کی نہ پوچھ
جان دی جنت میں داخل ہو گئے
جان دے راہِ خدا میں اور سمجھ
طے تصوف کے مراحل ہو گئے
ہے جہاد اسلام کا اصلِ اصول
ہم تو اس نکتے کے قائل ہو گئے

اہل کشمیر کی جرأت و استقامت کو سلام! ایک ماہ سے زائد عرصہ بیت گیا......مگر وہ ڈٹے کھڑے ہیں جیسے ہی کرفیو اُٹھتا ہے وہ جہادی پرچم لے کر نکل آتے ہیں اور دو چار شہداء پیش کر دیتے ہیں......ثابت ہو چکا کہ......انڈیا کو کشمیر پر حکمرانی کا کوئی حق نہیں...... وہاں بندوق کے زور پر بس ناجائز قبضہ ہے......یاد رکھنا! انڈیا کا ظلم اب اپنی تمام حدود سے تجاوز کر چکا ہے......اس لئے اب جنگ کا میدان آگے بڑھے گا......ہاں ضرور......ان شاء اللہ وہاں تک آگے بڑھے گا جہاں تک کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہو گا......اے امت مسلمہ کی پاکیزہ ماؤں اور بہنو! اہل کشمیر، تحریک کشمیر اور مجاہدین کشمیر کے لئے دعاء کے ہاتھ پھیلا دو......

اُٹھ جاگ مسافر

اہل اسلام کے لئے ''صبح انقلاب'' سے ایک اقتباس:

چمگادڑوں نے سمجھا تھا......اندھیری رات کبھی ختم نہ ہوگی...... پہرہ دار ہمیشہ گہری نیند سوتا رہے گا......ہم اسی طرح اونچی شاخوں میں جھولتے اور پکے پھلوں سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے......خیال اچھا تھا اور اچھے خیال دیر تک نہیں رہا کرتے...... مشرق میں اُجالے کا پرچم نمودار ہوا......فقیر نے ''اُٹھ جاگ مسافر'' کا گیت شروع کیا...... پہرہ دار کی آنکھ کھل گئی......باغ کی تقدیر جاگ اُٹھی...... اندھیرے کی طاقتیں رات کے دامن میں پناہ لینے کے لئے پیچھے ہٹ رہی ہیں......

اور تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ ایک اور اقتباس:

چنگاریوں سے کہا گیا......تمہارا مستقبل تاریک ہے......انگاروں کو ڈرایا گیا تمہاری قسمت میں روسیاہی لکھی ہے، چنگاریاں مدتوں راکھ میں سہمی پڑی رہیں......آخر ایک چھوٹے سے انگارے نے سر اُٹھا کر گرد و پیش دیکھا......سوکھی گھاس کے تنکے اسے دبانے کے لئے بڑھے......انگارہ اُن کی طرف لپکا ......تھوڑی دیر میں تمام جہاں شعلہ زار بن گیا...... اب لوگوں کو یقین آیا......جہاد زندہ ہے، تحریک کشمیر زندہ ہے......

بہت شاندار وظیفہ

انسان کو اچانک وسوسہ آتا ہے کہ......اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض ہے......بس پھر جسم پر تھکاوٹ کا ایسا حملہ ہوتا ہے گویا کہ جسم میں جان ہی نہیں......نہ اعمال کی ہمت ہوتی ہے اور نہ کچھ اور کرنے کی......ایسے حالات میں کیا کرنا چاہیے...... رہنمائی ایک بڑے عظیم انسان نے فرمائی......اُن کے نام کی ہیبت سے شیطان بھاگتا ہے......اور اُن کا تذکرہ دلوں کو قوت دیتا ہے......وہ ہیں حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ......سبحان اللہ! نام میں کتنی مٹھاس ہے، کتنا جلال ہے اور کتنی محبت ہے سلام اللہ علیہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ...... ان کو جب کبھی یہ خطرہ لاحق ہوتا کہ حضرت آقا مدنی ﷺ کسی بات سے ناراض ہیں تو وہ فوراً کہتے

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیًّا

اللہ، اسلام اور محمد ﷺ سے وفاداری کے اعلان کے بعد جھٹ دعاء مانگ لیتے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَ غَضَبِ رَسُوْلِہٖ

میں اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کے رسول کے غضب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ اور حفاظت چاہتا ہوں......

عجیب وظیفہ ہے، بہت عجیب وظیفہ......کبھی دل میں آئے کہ تمہارے پاس تو کچھ بھی نہیں تو فوراً کہیں:

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیًّا

میرے پاس اللہ تعالیٰ ہے......میرے پاس اسلام ہے، میرے پاس حضرت آقا مدنی ﷺ کی نسبت ہے......اور کیا چاہیے؟......اور یاد رکھیں کہ تسبیح بھی اللہ تعالیٰ کے غضب کو دور کرتی ہے

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ ،سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

اور صدقہ بھی اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناراضی کو دور کرتا ہے

الصدقۃ تطفی غضب الرب

یا اللہ! ہمیں ہمیشہ اپنے غضب سے بچا......

ایک مزے دار شعر

ایک صاحب تھے اُن کو ''صوفی'' ہونے کا دعویٰ تھا......یا یوں کہہ لیں کہ مغالطہ تھا......انہوں نے سر پر لمبی اور گھنی زلفیں رکھی ہوئی تھیں......مگر چہرے پر داڑھی نہیں تھی......آج کل بھی کئی لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ''کلین شیو'' ہو کر تصوف کی منزلیں طے کرتے ہیں......حالانکہ داڑھی تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے......اور یہ دین اسلام میں واجب ہے ......خیر وہ کلین شیو صوفی لکھنؤ میں ایک شاعر صاحب سے ملنے گئے......شاعر صاحب سنت کے پابند تھے ......انہوں نے فوراً یہ شعر کہا:

تیرے بالوں کی لمبائی کا تیرے سر پہ کیا کہنا
انہیں بالوں کو تو داڑھی بنا لیتا تو اچھا تھا

داڑھی والے خوش نصیب حضرات ایک نکتہ یاد رکھیں......آپ نے داڑھی رکھی ہوئی ہے آپ کو بہت مبارک...... ہر وہ جگہ اور ہر وہ شخص جس کے سامنے جا کر آپ کو اپنی داڑھی (نعوذ باللہ) بری لگنے لگے تو یاد رکھیں وہ جگہ بھی آپ کی دشمن ہے اور وہ شخص بھی آپ کا دشمن ہے......اپنے ایمان اور اپنی عزت کی حفاظت کے لئے ایسی جگہوں اور ایسے افراد سے ہمیشہ دور رہیں......

ایک مبارک نام

ہر مسلمان پر اپنی اولاد کے جو حقوق لازم ہیں ......اُن میں سے ایک یہ ہے کہ آپ اُن کا اچھا سا نام رکھیں...... اس رمضان المبارک کی ایک دوپہر اچانک مجھے...... ایک بہت محترم، مقدس اور عظیم شخصیت کی یاد نے شرف بخشا......یہ تھیں حضرت اُمّ المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا...... میں اُن کی عظمتوں اور یادوں میں ایسا کھویا کہ میری آنکھیں بھیگ گئیں......میں نے اُن کی خدمت میں

> اہل کشمیر کی جرأت و استقامت کو سلام! ایک ماہ سے زائد عرصہ بیت گیا......مگر وہ ڈٹے کھڑے ہیں جیسے ہی کرفیو اُٹھتا ہے وہ جہادی پرچم لے کر نکل آتے ہیں اور دو چار شہداء پیش کر دیتے ہیں......ثابت ہو چکا کہ......انڈیا کو کشمیر پر حکمرانی کا کوئی حق نہیں......وہاں بندوق کے زور پر بس ناجائز قبضہ ہے......

سلام بھیجا

سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْھَا وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

اور اُن کے لئے ایصال ثواب کرنے لگا......مکہ

> اللہ تعالیٰ اگر آپ میں سے کسی کو ''بیٹی'' کی نعمت دیں تو......حضور اقدس ﷺ کی بنات مطہرات اور ازواج مطہرات اور حضرات صحابیات کے ناموں پر اُن کے نام رکھیں......اور اُن میں ''سودہ'' نام بھی یاد رہے......

مکرمہ کے ابتدائی دردناک حالات میں اُن کا اسلام قبول فرمانا اُس وقت جب اسلام قبول کرنا...... موت، تشدد اور خطرات کے سمندر میں چھلانگ لگانے کے مترادف تھا......اُنہوں نے اسلام کو سمجھا اور قبول فرمایا......سبحان اللہ! سابقین اولین ایک سو بیں افراد جو اسلامی معاشرے کی بنیاد بنے وہ اُن میں شامل تھیں......

پھر اسی پر بس نہیں......اُنہوں نے اپنی مؤثر دعوت کے ذریعہ اپنے خاوند کو اور اپنے قبیلے کے کئی افراد کو مسلمان کیا......پھر جب حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم آیا تو......ہماری یہ عظیم امی جی حبشہ کی طرف ہجرت فرما گئیں...... پھر حبشہ سے واپس مکہ مکرمہ آ گئیں جہاں اُن کے خاوند وفات پا گئے......

اُن کی ہمت، جرأت، استقامت، سنجیدہ و باوقار شخصیت......اور اسلام کے ساتھ اُن کی وفاداری اللہ تعالیٰ کو ایسی پسند آئی کہ......اُن کے لئے بڑی خوش نصیبی کا فیصلہ ہوگیا......حضور اقدس ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا......آپ ﷺ کی چاروں بیٹیاں گھر میں اکیلی ہوگئیں...... عجیب غم اور پریشانی کے حالات تھے کہ......اللہ تعالیٰ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو حضور اقدس ﷺ کی زوجیت میں دے دیا......

اُنہوں نے آپ ﷺ کی چہیتی، لاڈلی اور صاحب مقامات بیٹیوں کی دل و جان سے پرورش کی......پھر جب مدینہ منورہ کی طرف ہجرت ہوئی تو مسجد نبوی کے متصل جو پہلا حجرہ بنا......جی ہاں وہ حجرات جن کا تذکرہ قرآن مجید میں چمکتا ہے......اُن حجرات میں پہلا حجرہ حضرت سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا تھا...... بہرحال اُن کے فضائل و مناقب اور حالات بہت مفصل اور سبق آموز ہیں...... خاص طور پر حضور اقدس ﷺ کے وصال کے بعد اُن کی اطاعت، عبادت، صدقات اور خیرات کے واقعات بہت عجیب ہیں......حتیٰ کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کے بعد حج کا سفر تک نہ فرمایا کہ حضرت آقا مدنی ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی نہ ہو کہ......آپ نے گھر میں رہنے کا فرمایا تھا...... حجۃ الوداع کے موقع پر وہ حضرت آقا مدنی ﷺ کے ساتھ اپنا فرض حج ادا فرما چکی تھیں......

اور جہاد میں غزوۂ خیبر کے موقع پر شاندار شرکت فرما چکی تھیں......مجھے اچانک یہ خیال آیا کہ کئی دوست احباب مجھ سے اپنے بچوں کا نام رکھواتے رہتے ہیں......اور میں نے اب تک کسی بچی کا نام ''سودہ'' نہیں رکھا......یہ احساس مجھے شرمندہ اور نادم کر رہا تھا اور میں دعاء کر رہا تھا کہ اس کی تلافی کی صورت بن جائے......اتفاقاً اسی دن کسی نے رابطہ کر کے اپنی بچی کا نام پوچھا میں نے فوراً ''سودہ'' بتا دیا ......اور ساتھ بتایا کہ ''سودہ'' کے معنی کالی نہ سمجھنا...... یہ ''سیدہ'' کے معنی میں ہے......اور بھی اس نام کے اچھے اچھے معانی لغت کی کتابوں میں لکھے ہیں...... اس کے بعد سے اب تک الحمد للہ کئی بچیوں کا یہ نام رکھوا چکا ہوں...... والحمد للہ رب العالمین......عرض کرنے کا مقصد یہ تھا کہ......اللہ تعالیٰ اگر آپ میں سے کسی کو ''بیٹی'' کی نعمت دیں تو......حضور اقدس ﷺ کی بنات مطہرات اور ازواج مطہرات اور حضرات صحابیات کے ناموں پر اُن کے نام رکھیں......اور اُن میں ''سودہ'' نام بھی یاد رہے......

لیجئے! آج حضرت امی جی سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے اس مبارک تذکرے پر اپنی مجلس ختم کرتے ہیں...... رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا وَاَرْضَاھَا وَ سَلَّمَ عَلَیْھَا وَ بَارَکَ عَلَیْھَا وَ تَحَنَّنَ عَلَیْھَا

لا الہ الا اللّٰہ ، لا الہ الا اللّٰہ ، لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اللھم صل علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

☆......☆......☆



کلمۂ حق
مولانا محمد منصور احمد
i.maqsood313@yahoo.com

حج کے مبارک اور پُر نور ایام قریب آ چکے ہیں۔ چند دن بعد ہی دنیا کے مختلف کونوں اور زمین کے مختلف گوشوں سے اصحابِ جنوں کے قافلے عشق و محبت کی منازل طے کر کے حرم مقدس پہنچیں گے۔ ان لوگوں میں بادشاہ و فقیر، وزیر و امیر، دولت مند و حاجت مند، غنی و گداگر، شہریار و شہسوار، تاجدار و چوبدار، فرماں روا و بے نوا، نیاز مند و دردمند، تاجر و آجر، نادم و رند، عالم و عامی، کالے اور گورے، عربی و عجمی، مشرقی و مغربی، آقا و غلام، مرد و زن، بچے بوڑھے، توانا و ناتواں، طاقتور و ضعیف سبھی شامل ہوں گے۔ مگر ان سب کے جسموں پر ایک جیسا لباس ہوگا اور ان کی ایک ہی منزل ہوگی جس کی جانب یہ خوش قسمت لوگ دیوانہ وار، کشاں کشاں بڑھتے چلے جائیں گے اور ایک ہی ترانہ ہوگا جو ان کی زبانوں پر مچل رہا ہوگا۔

خوش قسمت لوگوں کے یہ قافلے کشاں کشاں اُس پاکیزہ وادی کی طرف کھنچے چلے جائیں گے، جسے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ''وادیٔ غیر ذی زرع'' کا نام دیا تھا۔ یعنی ایسی سرزمین جہاں کھیت اگتے ہیں نہ فصلیں لہلہاتی ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا:

یہاں نہ گھاس اُگتی ہے' یہاں نہ پھول اُگتے ہیں
مگر اس سرزمین سے آسماں بھی جھک کر ملتے ہیں

یہ سفر بھی عجیب سفر ہے جو مسافر کی مرضی سے نہیں، بلانے والے کی مرضی سے طے ہوتا ہے۔ کتنے لوگ ایسے ہیں کہ لندن اور پیرس تک کے سفر اُن کیلئے معمول کی بات ہے۔ مال کی فراوانی اور دولت کی ریل پیل ہے۔ بظاہر صحت بھی قابل رشک ہے اور خدام کی بھی پوری فوج ہے لیکن ''رب البیت'' کی اجازت کے بغیر آخر وہ بیت اللہ کیسے چلے جائیں؟ ایسے محروم قسمت لوگ ہمیشہ اسی سوچ بچار میں رہتے ہیں کہ کرلیں گے حج بھی' ابھی کونسی جلدی ہے؟ جب دنیا کے بکھیڑوں سے فارغ ہو جائیں گے' بالوں میں چاندی چمکنے لگے گی اور عمر ڈھلنے لگے گی تب کسی دن یہ فرض بھی سر سے اتار لیں گے۔ پھر افسوس کہ ایسا کوئی دن آنے سے پہلے ہی کسی صبح یا کسی شام حضرت عزرائیل علیہ السلام اپنا فرض نبھانے پہنچ جاتے ہیں۔ پھر یہ کہتا ہے کہ ہائے کاش! میں اپنا فرض ادا کر چکا ہوتا لیکن ''اب کیا کرے گا ہوت' جب چڑیاں چگ گئیں کھیت''

زندگی بھر فراغت کے انتظار میں حج کا فریضہ ٹالتا رہا اور فراغت ملی بھی تو ایسی کہ سوائے حسرت' ندامت اور افسوس کے کسی کام کی نہیں۔

ایک حدیث پاک کے یہ الفاظ پڑھیں' کیسے انسان لرز کر رہ جاتا ہے۔ ارشاد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

من ملک زاد اوراحلۃ تبلغہ الی بیت اللّٰہ فلم یحج فلا علیہ ان یموت یھودیا او نصرانیا (ترمذی' کتاب الحج باب ماجاء فی التغلیظ فی ترک الحج)

''جس کے پاس سفر کا توشہ اور سواری ہو جو اسے بیت اللہ تک پہنچا سکتی ہے، پھر بھی وہ حج نہ کرے تو اس کا یہودی ہو کر مرنا یا نصرانی ہو کر مرنا برابر ہے۔''

کتنے ایسے بھی فقر منش اور درویش دیکھے کہ کسی چیز کی فکر نہیں۔ مکان نہ دوکان، بینک نہ بیلنس، کاروبار نہ ملازمت لیکن بیت اللہ کی تڑپ نے انہیں دیار حجاز پہنچا ہی دیا اور ایسے پہنچایا کہ دیکھنے والے دیکھتے ہی رہ گئے۔ پتہ چلا کہ عشق و وفا کا سفر مال و دولت سے نہیں جذبات محبت سے ہی طے ہوتا ہے۔

اس لیے قابل مبارکباد ہیں وہ حضرات و خواتین جن کی آنکھیں عنقریب بیت اللہ شریف کے دیدار اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوں گی۔ اُن کے قدم طواف اور وقوف کے مزے لوٹیں گے۔ وہ سرزمین جس کے ہر حصے پر اہل وفا کے انمٹ نشانات نقش ہیں اور جس کے ہر گلی کوچے سے راہِ حق میں قربانیوں کی کئی داستانیں وابستہ ہیں' اُس کی زیارت نصیب ہو جانا بلاشبہ ایسی سعادت ہے کہ جس پر اپنے رب کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

اس سعادت کو صحیح طور پر حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ہمیں اس کے بارے میں ضروری معلومات بھی ہوں۔ اس کے فرائض و واجبات کا علم' اس میں پیش آنے والے مسائل اور عام طور پر کی جانے والی کوتاہیوں کے بارے میں ہم آگاہ ہوں۔ بہت سے حضرات حج کیلئے روانگی سے پہلے پر آسائش رہائش اور ٹرانسپورٹ وغیرہ کے بارے میں تو پوچھ لیتے ہیں لیکن اصل بات جو پوچھی جانی چاہیے' اس کے بارے میں اُنہیں کوئی فکر نہیں ہوتی۔ اس طرح لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں' مہینہ ڈیڑھ مہینہ معمولات زندگی بھی بدل جاتے ہیں' جسمانی مشقت اور تکلیف اس کے علاوہ ہے لیکن افسوس کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

بہت سے لوگ تو اس سے بڑھ کر یوں سمجھتے ہیں کہ جب حج کے سفر پر روانہ ہو گئے تو اب گناہوں سے بچنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ نماز تو گویا گھر سے روانہ ہوتے ہی معاف کروائی تھی۔ بہت سی باپردہ خواتین بے پردگی کو برا نہیں سمجھتیں اور ان کا خیال ہوتا ہے کہ دوران حج پردہ ممنوع ہے۔ پھر اس پر مستزاد یہ کہ اگر کوئی اللہ کا بندہ انہیں نصیحت کر دے تو اس کی شامت آجاتی ہے۔

یہ سب شیطانی جال ہیں جن کے ذریعے شیطان حج جیسے مبارک فریضے کو خراب کرتا ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ جو کام ہمارے گھروں میں بھی گناہ اور باعثِ عذاب ہے' کیا حرم محترم جیسی عظمت والی جگہ پر وہ گناہ نہیں ہوگا۔ حرم شریف میں تو گناہوں سے بچنے کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہیے کہ یہاں جیسے نیکیوں کا اجر بہت زیادہ ہے ویسے ہی گناہوں کا وبال بھی کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ بندہ کو جب اللہ تعالیٰ نے حج کی سعادت نصیب فرمائی تو دوران حج ایک دن مسجد حرام کے دروازے کے قریب رکھے ہوئے ایک کتابچے پر نظر پڑی اور گویا میں سکتے میں آگیا۔ کتابچے کا عنوان تھا:

انتبہ ! انت فی الحرم

(آگاہ رہو! تم حرم محترم میں ہو)

اگر حاجی صاحبان اسی جملے کو یاد رکھیں تو اُن کیلئے گناہوں سے بچنا بھی آسان ہو جائے گا اور اس عظمتوں بھرے سفر کا لطف بھی دوبالا ہو جائے گا۔ ہمیں صرف حج کے ظاہری اعمال ادا کر لینے پر ہی بس نہیں کر لینی چاہیے بلکہ ان ایمانی کیفیات کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جو اس سفر کی روح ہیں اور جن کے بغیر یہ ساری مشقت بالکل بے لطف اور بے کیف رہتی ہے۔

حج کے تمام کام صرف رسمی حیثیت نہیں رکھتے بلکہ ان میں سے ہر ایک میں ہدایت کا پورا باب موجود ہے۔ صرف تلبیہ کو ہی لے لیں، جسے عام طور پر لوگ چند رٹے رٹائے جملوں کی طرح پڑھتے ہیں اور کبھی بھول کر بھی اس کے معنی کی طرف دھیان نہیں جاتا، ذرا غور تو فرمائیں کہ ان چند مختصر لفظوں میں مسلمانوں کی رہنمائی کے لیے کتنا شاندار پیغام پوشیدہ ہے۔

لبیک اللھم لبیک...... لا شریک لک لبیک...... ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک......لبیک اللھم لبیک

''اے اللہ ہم حاضر ہیں......اے اللہ ہم حاضر ہیں......آپ کا کوئی شریک نہیں اور ہم آپ کے دربار میں حاضر ہیں...... بے شک تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں، سب نعمتیں آپ کی ہیں اور سارا جہاں آپ کا ہے......آپ کا کوئی شریک نہیں......اے اللہ ہم حاضر ہیں، اے اللہ ہم حاضر ہے۔''

جی ہاں! یہی وہ دستور ہے جس پر انسانیت کی بنیاد رکھی گئی۔ یہی وہ منشور ہے جس پر عمل پیرا ہونے کی اولادِ آدم کو تلقین کی گئی۔ یہی وہ قانون ہے جس پر نظامِ کائنات استوار ہے۔ یہی وہ لائحہ عمل ہے جس پر چل کر انسان کامیابی کی منازل پا سکتا ہے۔ یہی وہ اعلان ہے جو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام نے کیا۔ یہی وہ مذہب ہے جو ہر امت کو دیا گیا۔ یہی وہ پیغام ہے جو مکہ کے صادق و امین صلی اللہ علیہ وسلم حراء سے لے کر سوئے قوم آئے۔ یہی وہ اٹل فیصلہ ہے جسے ماننے والا مسلمان اور نہ ماننے والا کافر کہلایا۔ یہی وہ صدا ہے جو لاکھوں کروڑوں انسانوں نے بلند کی اور ہاں!......آج انسانوں کا یہ سمندر جو خراماں خراماں اپنے رب کے اس مقدس گھر کی جانب چلا آیا ہے، وہ بھی تو یہی عہد کرنے چلا آ رہا ہے۔

پس اے غمزدہ دکھی دل مسلمان بھائیو اور بہنو! آؤ اس مبارک موقع پر ہم بھی اپنے پروردگار کے دربار میں ہاتھ پھیلائیں اور عہد کریں:

لبیک اللھم لبیک

اے اللہ! ہم حاضر ہیں۔ ہماری جان و مال، ہماری دولت، ہمارے گھربار، ہماری آل و اولاد سب کچھ حاضر ہے۔ آپ کے نام کی سربلندی کے لئے، آپ کے دین کی حفاظت کے لئے، آپ کے پیغمبر ﷺ کی اطاعت کے لئے، آپ کے بندوں کی خدمت کے لئے......اے اللہ ہم حاضر ہیں!

لاشریک لک لبیک

اے ہمارے رب! آپ کا کوئی شریک نہیں، آپ کی ذات بھی سب سے اعلیٰ، آپ کی صفات بھی سب سے برتر و بالا، آپ کا علم بھی سب سے زیادہ، آپ کی حکومت بھی سب سے مضبوط، آپ کی سلطنت سب سے وسیع، آپ کا قانون سب سے اعلیٰ، آپ کا حکم سب سے اولیٰ۔ پس آپ کا کوئی شریک نہیں، نہ عبادت میں نہ حکومت میں، نہ سلطنت میں، نہ قانون میں، نہ دستور میں۔ لہٰذا ہم آپ کو وحدہٗ لاشریک مانتے ہیں اور توحید کے اس ''جرم'' کی پاداش میں ہم پر جو مصیبتیں، صعوبتیں، مشقتیں اور تکلیفیں آئیں......ہم انہیں سہنے اور برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اے اللہ ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں!

ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک، لبیک اللھم لبیک

بے شک! ساری حمد و ثناء ہمارے پروردگار ہی کے لئے ہے، کیونکہ ہر نعمت وہی دیتا ہے اور اسی کے قبضہ قدرت میں کائنات کا ذرہ ذرہ ہے، پس حکومت بھی اسی کی ہے اور عزت بھی اسی کی، رحمت بھی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی، اس کا کوئی ہمسر نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اور توحید کے اس پرچم کو سربلند رکھنے کیلئے، ساری دنیا میں اس پیغام کو پھیلانے کے لئے اے اللہ ہم حاضر ہیں......اے اللہ ہم حاضر ہیں......!

لبیک اللھم لبیک

حج کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے اردو خواں حاجی حضرات کو ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کا رسالہ ''فضائل حج'' ضرور پڑھ لینا چاہیے ورنہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان لاکھوں روپے خرچ کر کے ،تھکا دینے والا اور لمبا سفر کر کے گھر واپس پہنچتا ہے تو حالت یہ ہوتی ہے کہ:

یہ حسرت رہ گئی پہلے سے حج کرنا نہ سیکھا تھا
کفن بردوش جا پہنچے مگر مرنا نہ سیکھا تھا
یہ دیوانے اگر پہلے سے کچھ ہشیار ہو جاتے
حرم میں بن کے محرم صاحب اسرار ہو جاتے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بار بار ادب و عظمت کے ساتھ حرمین شریفین کی مقبول حاضری نصیب فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

☆......☆......☆

اظہار تعزیت

ھم

اختر بلوچ شہید (مچھ) کی والدہ محترمہ، مولانا محبوب شاہ (لاہور) کے والد محترم، بھائی عبد الجبار (بہاولنگر) کے بڑے بھائی اور بھائی شہزاد (کوٹ ادو) کی والدہ محترمہ کے سانحۂ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب
امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ
و ادارہ القلم

سدا دنیا نے دیوانے کہا

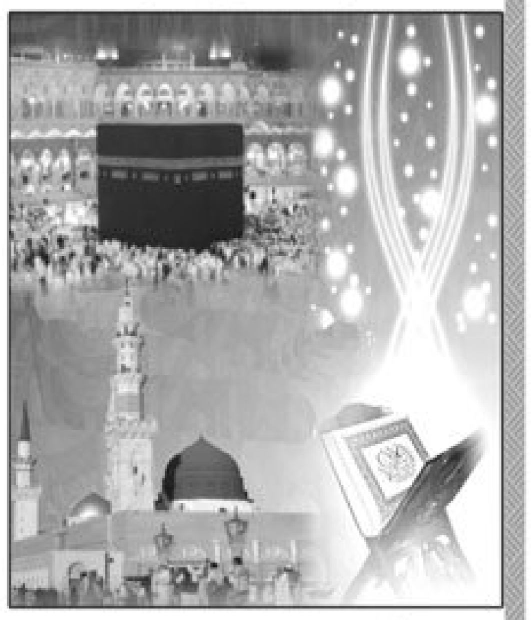
سرفروشوں کو سدا دنیا نے دیوانے کہا
زر کے بندوں کو جہاں والوں نے فرزانے کہا
حیف ان روشن خیالوں کے کمالِ فہم پر
حرفِ حکمت کو بھی نادانوں نے افسانے کہا
میکشوں نے دھات مٹی کو دیا ساغر کا نام
عاشقوں نے مست آنکھوں ہی کو پیمانے کہا
تن بدن ساکت، گری پلکیں تو رقصاں دھڑکنیں
دل کو چپکے سے نظر نے کیا خدا جانے کہا
اہل مطلب کا ہے معیار تعلق بھی عجیب
غیر کو اپنا کبھی اپنوں کو بیگانے کہا
گفتگو ذوق سیاحت پہ تھی حسن و عشق میں
گلستاں لیلیٰ نے تو مجنوں نے ویرانے کہا
کیوں عبث الفاظ سے الجھائیں انور گفتگو
کیا کبھی بھنوروں کو داناؤں نے پروانے کہا

پروفیسر انور جمیل

صفحہ ہدایت

معارف سورۂ یوسف

حضرت مولانا بشیر احمد حسینیؒ



بعض لکھنے والے
ریگستان کا گلستان
نسیم سحر کا طوفان
ذرّہ کا کوہ
قطرہ کا سمندر
اور
پر کا کبوتر
بھی بناتے ہیں تو ہمیں ایسا کرنے کے گُر یاد اور ہنر بھی آتا ہے مگر ہمیں ایسا کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہمارے سامنے کسی دنیاوی شخصیت کی حیات نہیں بلکہ روحانی شخصیت حضرت یوسف علیہ السلام کی حیات مبارکہ ہے۔
کسی ریفارمر کی زندگی نہیں بلکہ پیغمبر یوسف علیہ السلام کی زندگی مقدسہ ہے۔
کسی غنی کی سیرت نہیں بلکہ نبی یوسف علیہ السلام کی سیرت طیبہ ہے۔
اس کو بیان کرنے والا
رحمان کا قرآن
اور
ذوالجلال والاکرام کا کلام

ہے، یہ قرآن پاک اس عظیم المرتبت ہستی پر نازل ہوا، جن کی زبان مبارک اور لسان مقدس سے کبھی جھوٹ نہیں نکلا تھا، چنانچہ آپ ﷺ کے جانی دشمن اور آپ ﷺ کے خون کے پیاسے بھی آپ ﷺ کو "صادق" اور "امین" کے پیارے القابوں سے یاد کرتے اور پکارتے تھے اور اس حقیقت کا اعتراف اغیار کو بھی ہے، جبکہ قرآن اور پیغمبر آخرالزمان ﷺ کی صداقت دنیا بھر میں مشہور، معروف اور شہرہ آفاق ہے تو اس مقدس کتاب میں حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات و واقعات کا نام "احسن القصص" تجویز کیا گیا اور نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک نے لوگوں کو یہی نام ارشاد فرمایا، تو اس صداقت کے پیش نظر ہمیں اس قصہ وواقعہ میں آمیزش کی حاجت اور ملاوٹ کی ضرورت نہیں۔

نہیں محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی
کیسے خوشنما لگتا ہے دیکھو چاند بن گہنے

گو بے سروپا روایات کو "معارف سورۂ یوسف" میں جگہ نہیں دی گئی مگر پھر بھی اگر کہیں ایسا مقام نظر آئے تو اسے سہو تصور فرمائیں کیونکہ انسان سہو وخطا کا پتلا ہے اور ۔

نظر آخر نظر ہے بے ارادہ اُٹھ گئی ہوگی

قرآن عظیم الشان ہے

قرآن پاک اللہ تبارک وتعالیٰ کا بیان، رحمان کا فرمان اور عظیم الشان ہے، یہ کلام مقدس ایسی فصاحت، بلاغت اور حلاوت سے لبریز، جو انسانی قوت وطاقت سے باہر ہے۔ اس کی تلاوت سے انسان کے قلب و دماغ پر مسرت وشادمانی کی لہر چمک اور دمک اُٹھتی اور انسان پر سرور و وجد کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔ چنانچہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مالک تحریر فرماتے ہیں:

"خداوند عالم کی یہ سنت رہی ہے کہ جو فن اور ہنر کسی زمانہ میں اپنے عروج وکمال کو پہنچا ہوا ہوتا تو اسی نوع کا معجزہ اپنے پیغمبروں کی تصدیق وتائید کے لئے عطا فرماتا تاکہ لوگ اس معجزہ کو دیکھ کر انسانی ہنر وکمال، مادی وسائل وطاقت اور قدرت خداوندی کے درمیان بخوبی امتیاز کر سکیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جادو کا بہت زور تھا۔ مایہ ناز جادوگر سرزمین مصر میں موجود تھے۔ اس کی مناسبت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا اور ید بیضا کا معجزہ دیا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں چونکہ طب اپنے عروج پر تھی اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو احیاء موتی اور ابراء اکمہ وابرص کا معجزہ عطا کیا گیا۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں فصاحت وبلاغت شباب پر تھی۔ ایک سے ایک مایہ ناز شاعر وخطیب اپنے اشعار وقصائد بیت اللہ کی دیواروں پر هل من مبارز (ہے کوئی مقابلہ کرنے والا) کے اعلان کے ساتھ آویزاں کرتا تھا۔ اس لئے ایسے دور میں آپ ﷺ کو خصوصی معجزہ قرآن کریم دیا گیا جس کی فصاحت کے سامنے عرب کے تمام فصحاء و بلغاء کی مجموعی طاقت بھی مقابلہ سے عاجز رہی۔

ابتداء دور میں جبکہ شعراء عرب کے قصائد خانہ کعبہ کی دیواروں پر لٹکائے جاتے تھے، کسی صحابی نے سورۃ "انا اعطینک الکوثر" لکھ کر دیوار کعبہ سے لگادی۔ اس کا غذ پر نیچے کچھ اور لکھنے کے لئے بہت سی جگہ چھوڑ دی۔ ہر سال دور دراز سے آنے والے شعراء اس کو آ کر غور سے پڑھتے اور ہر چند کوشش کرتے کہ کچھ اس کے نیچے لکھ دیں لیکن عاجز رہے آخر ایک بڑے شاعر نے جس کی فصاحت وبلاغت کا عرب میں بہت چرچا تھا صرف یہ جملہ لکھ دیا:

"ماھذا کلام البشر"

کہ یہ بشر کا کلام نہیں ہے۔ (منازل العرفان فی علوم القرآن: ص ۳۱۶)

حضرت مولانا علامہ رحمت اللہ کیرانویؒ اپنی مشہور ومعروف کتاب "اظہار الحق" میں تحریر فرماتے ہیں:

"ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے اپنے بھائی انیس سے بڑا شاعر کوئی نہیں دیکھا کہ جس نے زمانہ جاہلیت میں بارہ شعراء کو مقابلہ میں شکست دی تھی، جب یہ مکہ سے واپس آیا، میں نے اس سے حضور ﷺ کی نسبت پوچھا کہ لوگ آپ ﷺ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا کہ وہ لوگ آپ ﷺ کو شاعر، جادوگر، کاہن بتاتے ہیں، پھر کہا کہ میں نے کاہنوں کا کلام بھی سنا ہے، ان کا کلام محمد ﷺ کے کلام سے میل نہیں کھاتا اور میں نے ان کے کلام کا بہترین شعراء سے بھی موازنہ کیا ہے، ان کا کلام اس سے بھی جوڑ نہیں کھاتا، اس لئے وہ میرے نزدیک سچے ہیں اور لوگ جھوٹے" (اظہار الحق کا ترجمہ "بائبل سے قرآن تک" جلد دوم ص ۳۲۶، ۳۲۷)

"اصمعی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ایک پانچ چھ سالہ بچی کو میں نے فصیح کلام اور بلیغ عبارت ادا کرتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہی تھی "استغفر اللہ من ذنوبی کلھا" میں نے اس سے کہا کہ تو کون سے گناہوں کی معافی چاہتی ہے، حالانکہ تو ابھی معصوم اور غیر مکلف ہے، لڑکی نے جواب میں دو شعر پڑھے:

استغفر اللّٰہ لذنبی کلہ
قتلت انسانا بغیر حلّہ
مثل غزال ناعم فی دلّہ
انتصف اللیل ولم اصلّہ

اصمعی رحمہ اللہ نے کہا: تو کس قدر غضب کی فصیح الکلام ہے۔ لڑکی نے کہا کہ کیا اللہ کے اس ارشاد کے سامنے بھی کوئی کلام فصیح کہلانے کا مستحق ہوسکتا ہے:

واوحینا الی ام موسی ان ارضعیہ فاذا خفت علیہ فالقیہ فی الیم ولا تخافی ولا تحزنی انا رادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین

کہ ایک آیت میں دو امر دو نہی اور دو خبریں اور دو بشارتیں جمع فرمادی ہیں۔ (بائبل سے قرآن تک: جلد دوم ص ۳۲۶)

قرآن پاک کا ایک اور دلربا اور دل لبھا مقام بھی ملاحظہ فرمایئے:

۱) حتی اذاجاء وھا فتحت ابوابھا (سورۃ زمر آیت ۷۱)

ترجمہ: یہاں تک کہ جب پہنچ جائیں اُس پر کھولے جائیں اُس کے دروازے۔

۲) حتی اذاجاء وھا وفتحت ابوابھا (آیت ۷۳)

یہ دونوں آیات مبارکہ بالترتیب دوزخیوں اور جنتیوں کی کیفیت دخولِ دوزخ وجنت کو بیان فرماتی ہیں۔ گو ان دونوں فریقوں کے متعلق ایک جیسے الفاظ ارشاد فرمائے گئے ہیں مگر ان میں ایک فرق بیّن طور پر معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ دوزخیوں کے ذکر میں "و" موجود نہیں اور جنتیوں کے ذکر میں موجود ہے۔

اس فرق کی وجہ سے یہ سوال دماغ میں پیدا ہوتا اور دل میں اُبھرتا ہے کہ ایسا کیوں ہے؟ تو اس سوال کا بہترین جواب شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے یوں تحریر فرمایا ہے:

حضرت موصوفؒ اول الذکر آیت مبارکہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

"جس طرح دنیا میں جیل خانہ کا پھاٹک کھلا نہیں رہتا، جب کسی قیدی کو داخل کرنا ہوتا ہے کھول کر داخل کرتے اور پھر بند کر دیتے ہیں ایسے ہی وہاں جس وقت دوزخی دوزخ کے قریب پہنچیں گے دروازے کھول کر اس میں دھکیل دیا جائے گا اس کے بعد دروازے بند کر دیئے جائیں گے۔"

آپؒ نے آخر الذکر آیت مبارکہ کی تفسیر یوں تحریر فرمائی ہے:

"یعنی جس طرح مہمانوں کے لئے ان کی آمد سے پہلے مہمان خانہ کا دروازہ کھلا رکھا جاتا ہے۔ جنتی وہاں پہنچ کر جنت کے دروازے کھلے پائیں گے کما قال فی موضع آخر مفتحة لھم الابواب (ص: رکوع ۴) اور خدا کے فرشتے نہایت اعزاز واکرام کے ساتھ کلمات سلام وثنا وغیرہ سے ان کا استقبال کریں گے اور جنت میں رہنے کی بشارت سنائیں گے۔" (فوائد عثمانیؒ)

قرآن مجید اور فرقان حمید کے ایسے ہی انوکھے اور نرالے طرز بیان پر مشرکین مکہ کے شہرت یافتہ شاعر اور کفار مکہ کے نامور ادیب دل دے دیتے اور قرآن پاک کی بابت یوں کہا کرتے تھے:

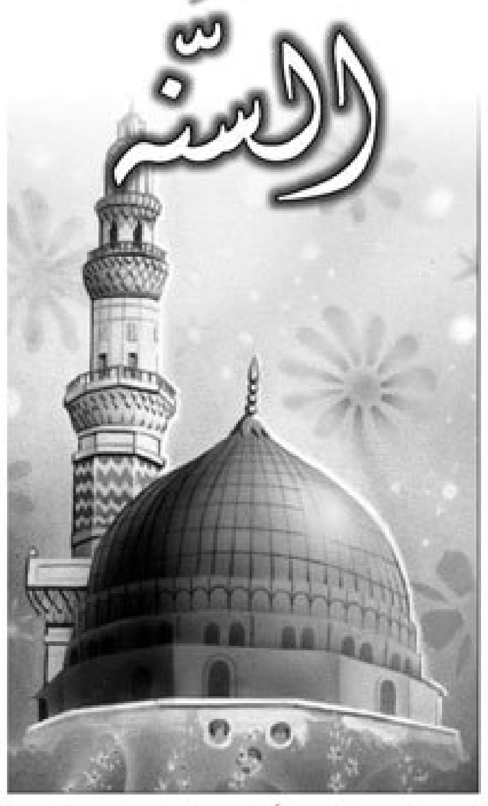
واللہ ماھذا کلام البشر

یعنی خدا کی قسم قرآن مجید انسان کا کلام نہیں ہے۔

☆......☆......☆

کلامِ ہادیٔ عالم ﷺ

السنۃ



معارفِ نبوی

اب یہاں چند مسائل ہیں:

ایک یہ کہ اس حدیث شریف میں دعوت کا طریقہ ارشاد فرمایا ہے کہ: غیر مسلموں کو سب سے پہلے اسلام کی دعوت دی جائے گی اور اسلام کی دعوت میں بہت سی چیزیں آتی ہیں، لیکن بنیادی باتیں دو ہیں، ایک توحید اور دوسری رسالت، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لائیں اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت ونبوت کو تسلیم کرلیں، جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مان لیا اور یہ کہ اس کے سوا کوئی لائق عبادت اور لائق پرستش نہیں اور جب انہوں نے حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا سچا رسول مان لیا تو سارا دین اس میں داخل ہوگیا، گویا سارے دین اسلام کو انہوں نے مان لیا کہ محمد ﷺ کی جانب سے لے کر جو کچھ امت تک پہنچائیں گے وہ برحق ہے اس لئے دین اسلام کو قبول کرنے کا عنوان "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہے، اس کلمے کی جو شخص سچے دل سے شہادت دے، اقرار باللسان و تصدیق بالقلب زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل کے ساتھ اس کی تصدیق کرتے ہوئے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کہہ لے وہ آدمی مسلمان ہوجاتا ہے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ دین اسلام کو قبول کرلیں یعنی کلمہ شہادت پڑھ لیں تو ان کو بتاؤ کہ ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں۔

اس سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ جب تک کوئی شخص دین اسلام کو قبول نہیں کرلیتا اس وقت تک احکام کے بارے میں اس سے گفتگو کرنا فضول ہے۔

اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ کلمہ شریف پڑھ لینے کے بعد مسلمان پر جو سب سے پہلا فرض عائد ہوتا ہے وہ پانچ وقت کی نماز ہے، یہ اول الفرائض ہے، یعنی سب فرضوں سے پہلا فرض اور افضل العبادات ہے، تمام عبادتوں سے افضل ترین عبادت، اس سے اونچی کوئی عبادت نہیں اور حق تعالیٰ جل شانہٗ کے قرب کا سب سے قوی ترین ذریعہ ہے اور نماز کا ترک کرنا یہ تمام کبیرہ گناہوں میں سب سے بدتر گناہ ہے، زنا، چوری، ڈاکا، جتنے بھی گناہ ہیں سب اس سے نیچے ہیں، نماز کا چھوڑنا ان سب سے بڑا گناہ ہے، گویا بے نمازی زانی سے بدتر ہے، چور ڈاکو سے بدتر ہے۔

قبیلہ ثقیف کا وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ: ہم مسلمان ہوتے ہیں لیکن ایک شرط کے ساتھ کہ نہ ہمیں جہاد کے لئے کہا جائے، نہ ہم سے زکوٰۃ لی جائے گی، نہ ہم روزہ رکھیں گے، نہ ہم نماز پڑھیں گے، اس شرط پر ہم مسلمان ہوں گے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا: تم مسلمان ہوجاؤ تمہیں جہاد کے لئے نہیں کہیں گے، تم سے زکوٰۃ کا مطالبہ نہیں کریں گے، تم سے یہ بھی نہیں کہیں گے کہ روزے رکھو، گویا ساری شرطیں منظور مگر نماز نہ پڑھو یہ شرط منظور نہیں، اس لئے کہ اس دین میں کوئی بھی خیر نہیں جس میں نماز نہیں۔ (مجمع الزوائد) نماز ہی نہیں رہی تو پھر کیا دین رہا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بعد میں عرض کیا:

یارسول اللہ! آپ ﷺ نے ان کو جہاد سے بھی چھٹی دیدی، زکوٰۃ سے بھی، روزے سے بھی چھٹی دے دی، فرمایا: مسلمان ہوجاتے، نماز پڑھنے لگ جاتے تو روزے بھی رکھتے، زکوٰۃ بھی دیتے جہاد میں بھی جاتے، چنانچہ وہ بعد میں مسلمان ہوگئے تھے اور یہ سارے کام کرتے تھے۔

تیسری بات یہ ہے کہ اس حدیث میں شریف میں فرمایا کہ: دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں اور تمام امت کا اس پر اجماع ہے اور حدیث متواترہ اس پر وارد ہیں کہ نماز پنج گانہ کا جو شخص منکر ہو، وہ مسلمان نہیں ہے۔ البتہ ہمارے امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں: وتر کی نماز واجب ہے، وتر کی نماز نماز عشاء کے تابع ہے، بہرحال حدیث شریف میں فرمایا: "ان اللّٰہ امدکم بصلوۃ ھی خیر لکم من حمر النعم"

"اللہ تعالیٰ نے تمہاری مدد کی ہے ایک نماز کے ساتھ جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور وہ وتر کی نماز ہے۔" (ترمذی، مشکوٰۃ، السنن الکبری للبیھقی)

تم جانتے ہو ایک لشکر لڑ رہا ہو اور پیچھے سے کمک پہنچ جائے تو وہ بھی اس لشکر میں شامل ہوجاتا ہے اور جب مال غنیمت تقسیم کرنے کا وقت آئے تو اس بعد میں آنے والے دستے کو بھی برابر کا حصہ دیا جاتا ہے جو اصل لشکر کو دیا جاتا ہے وہی اس کو بھی دیا جاتا ہے، تو آنحضرت ﷺ نے وتر کی نماز کو پنج گانہ نماز کے لئے مدد فرمایا ہے، بطور مدد کے اللہ تعالیٰ نے بھیجی ہے۔ (جاری ہے)

قرآن کے سائے میں.....

حضرت سلیمان علیہ السلام



ماخوذ از قصص القرآن
مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ

(۳) تسخیر جن وحیوانات

حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت کا ایک بڑا امتیاز جو کائنات میں کسی کو نصیب نہیں ہوا یہ تھا کہ ان کے زیر نگیں صرف انسان ہی نہیں تھے بلکہ جن اور حیوانات بھی تابع فرمان تھے اور یہ سب حضرت سلیمان علیہ السلام کے حاکمانہ اقتدار کے تابع اور زیر حکم تھے۔

بعض ملاحدہ نے "انکار معجزہ" اور "انکار جن" کے شوق میں ان جیسے دیگر مقامات کی طرح یہاں بھی عجیب مضحکہ خیز باتیں کہی ہیں، کہتے ہیں کہ جن سے مراد ایک ایسی قوم ہے جو اس زمانہ میں بہت قوی ہیکل اور دیو پیکر تھی اور سلیمان علیہ السلام کے علاوہ کسی کے قابو میں نہ آتی تھی اور تسخیر حیوانات کے متعلق کہتے ہیں کہ قرآن میں اس سلسلہ کا ذکر صرف ہدہد سے متعلق ہے اور یہاں ہدہد پرندہ مراد نہیں ہے بلکہ ایک شخص کا نام ہدہد تھا جو پانی کی تفتیش پر مقرر تھا اور زمانہ طویل سے لوگوں میں رسم چلی آتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کے نام ان حیوانات کے نام پر رکھتے تھے جن کی وہ پرستش کرتے تھے۔ چنانچہ آج اس کو ایک مستقل علم کی حیثیت دیدی گئی ہے جو ٹوٹیزم (Tootism) کے نام سے موسوم ہے۔

اس قسم کی رکیک تاویل کرنے والے یا تو جذبہ الحاد میں قصداً تحریف کے لئے جرأت بیجا کے مرتکب ہوتے ہیں یا قرآن عزیز کی تعلیم سے ناآشنا ہونے کے باوجود دعویٰ بے دلیل پر اصرار کرتے ہیں۔

قرآن عزیز نے "جن" کے متعلق جگہ جگہ بصراحت یہ اعلان کیا ہے کہ وہ بھی انسانوں سے جدا خدا کی ایک مخلوق ہے۔ چنانچہ ہم تفصیل کے ساتھ قصص القرآن جلد اول میں اس پر بحث کر آئے ہیں اور یہاں صرف ایک آیت پر اکتفا کرتے ہیں جو اس بارہ میں قول فیصل کا حکم رکھتی ہے:

وماخلقت الجن والانس الالیعبدون

اور ہم نے جن اور انسان کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ خدا کے طاعت گذار ثابت ہوں۔

اس آیت میں جن کو انسان سے جدا مخلوق ظاہر کر کے دونوں کی تخلیق کی حکمت بیان کی گئی ہے۔ لہٰذا اس آیت کو پیش نظر رکھنے کے بعد یہ کہنا کہ "جن" انسانوں ہی میں سے ایک قوی ہیکل قوم کا نام ہے جہالت ہے علم نہیں ہے۔

اسی طرح جبکہ ہدہد کے واقعہ میں قرآن عزیز نے صاف صاف اس کو پرند کہا ہے تو کسی کو کیا حق ہے کہ اس کے خلاف لچر تاویل کی پناہ لے۔ قرآن عزیز میں ہے:

وتفقد الطیر فقال مالی لا اری الھدھد ام کان من الغائبین (نمل)

اور سلیمان نے پرندوں کا جائزہ لیا تو کہا: یہ کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا کیا وہ غائب ہے۔

غرض سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ بے مثل شرف عطا فرمایا کہ ان کی حکومت انسانوں کے علاوہ جن، حیوانات اور ہوا پر بھی تھی اور یہ سب بحکم خدا ان کے حکم کے تابع اور مطیع تھے اور یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک مرتبہ درگاہ الٰہی میں یہ دعاء کی:

رب اغفرلی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی انک انت الوھاب (ص)

اے پروردگار! مجھ کو بخش دے اور میرے لئے ایسی حکومت عطا کر جو میرے بعد کسی کے لئے بھی میسر نہ ہو۔ بے شک تو بہت دینے والا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاء کو قبول فرمایا اور ایک ایسی عجیب وغریب حکومت عطا فرمائی کہ نہ ان سے پہلے کسی کو نصیب ہوئی اور نہ ان کے بعد کسی کو میسر آئے گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن ارشاد فرمایا: گزشتہ شب ایک سرکش جن نے اچانک یہ کوشش کی کہ میری نماز میں خلل ڈالے مگر خدائے تعالیٰ نے مجھ کو اس پر قابو دے دیا اور میں نے اس کو پکڑ لیا۔ اس کے بعد میں نے ارادہ کیا کہ اس کو مسجد کے ستون سے باندھ دوں تاکہ تم سب دن میں اس کو دیکھ سکو مگر اس وقت مجھ کو اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی وہ دعاء یاد آگئی کہ انہوں نے خدائے تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا: رب ھب لی ملکا لاینبغی لاحد من بعدی یہ یاد آتے ہی میں نے اس کو ذلیل کر کے چھوڑ دیا۔

نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد: "فذکرت دعوۃ اخی سلیمن" کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ خدائے تعالیٰ نے مجھ میں کل انبیاء ورسل کے خصائل وامتیازات جمع کر دیئے ہیں اور اس لئے تسخیر قوم جن پر بھی مجھ کو قدرت حاصل ہے لیکن جبکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس اختصاص کو اپنا طغرائے امتیاز قرار دیا ہے تو میں نے اس سلسلہ کا مظاہرہ مناسب نہیں سمجھا۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

جہاد نبی الرحمۃ والملاحم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں



نبی کریم ﷺ کی زرہ، آپ ﷺ کے عصا، پیالے اور انگوٹھی کا بیان

ان تمام چیزوں کو آپ ﷺ کے بعد خلفائے راشدین نے استعمال کیا لیکن ان کی تقسیم منقول نہیں ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کے موئے مبارک، نعلین اور برتنوں کا حال ہے جن سے آپ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ اور غیر صحابہ برکت حاصل کرتے رہے ہیں۔

حدیث ۴۱۷: نبی کریم ﷺ کی مہر مبارک

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے انہیں بحرین بھیجا اور ان کو خط لکھ کر دیا اور اس پر نبی کریم ﷺ کی مہر لگائی۔ مہر نبوت تین سطر میں تھی: محمد ایک سطر، رسول دوسری سطر اور لفظ اللہ تیسری سطر تھی۔

حدیث ۴۱۸: نبی کریم ﷺ کے نعلین مبارک

حضرت عیسیٰ بن طہمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بالوں کے بغیر چمڑے کی دو پرانی جوتیاں ہمیں دکھائیں جن پر دو تسمے لگے ہوئے تھے۔ اس کے بعد ثابت بنانی نے یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ کے حوالے سے بیان کی کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ نبی کریم ﷺ کی پاپوش مبارک ہیں۔

حدیث ۴۱۹: نبی کریم ﷺ کی رداء مبارک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک پیوند لگی ہوئی چادر نکال کر ہمیں دکھائی اور فرمایا: اس میں (اس کو اوڑھے ہوئے) نبی کریم ﷺ کی روح قبض کی گئی تھی۔

ایک روایت کے مطابق راویٔ حدیث ابوبردہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک موٹا تہبند نکال کر ہمیں دکھایا جو یمن میں بنتا تھا اور ایک چادر جس کو تم ملبدہ (موٹی یا پیوند لگی) کہتے ہو۔ (فرمایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی ہیں)

حدیث ۴۲۰: نبی کریم ﷺ کا پیالہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ ﷺ نے ٹوٹی ہوئی جگہ پر چاندی کی تار لگا کر اسے جوڑ لیا تھا۔

(راویٔ حدیث) حضرت عاصم کہتے ہیں کہ میں نے وہ پیالہ دیکھا اور اس میں پانی بھی پیا ہے۔

حدیث ۴۲۱: سیف النبی (علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام)

حضرت علی بن حسین (زین العابدین) سے روایت ہے کہ جب ہم حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد یزید بن معاویہ کے پاس سے مدینہ طیبہ آئے تو انہیں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ ملے اور کہا کہ اگر آپ کو کوئی ضرورت ہو تو مجھے حکم دیں؟ میں نے ان سے کہا: مجھے کوئی حاجت نہیں۔

حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار عنایت فرمائیں گے! مجھے خطرہ ہے مبادا کچھ لوگ آپ سے بہ زور چھین لیں؟ اللہ کی قسم! اگر وہ آپ مجھے دے دیں گے تو جب تک میری جان باقی ہے اسے کوئی شخص چھین نہیں سکے گا۔ (پھر انہوں نے ایک قصہ بیان کیا کہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں ابوجہل کی ایک بیٹی کو پیغام نکاح دے دیا تھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ منبر پر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے، میں ان دنوں بالغ تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، مجھے اندیشہ ہے مبادا وہ اپنے دین کے متعلق کسی فتنے میں مبتلا ہو جائے۔ پھر آپ ﷺ نے خاندان بنو عبد شمس والے داماد کا ذکر کیا اور اس کی دامادی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: اس نے مجھ سے جو بات کہی تو سچی کہی، جو وعدہ کیا تو اسے پورا کیا۔ میں حلال چیز کو حرام نہیں کرتا اور حرام کو حلال نہیں کرتا لیکن اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی ایک ساتھ نہیں رہ سکتیں۔

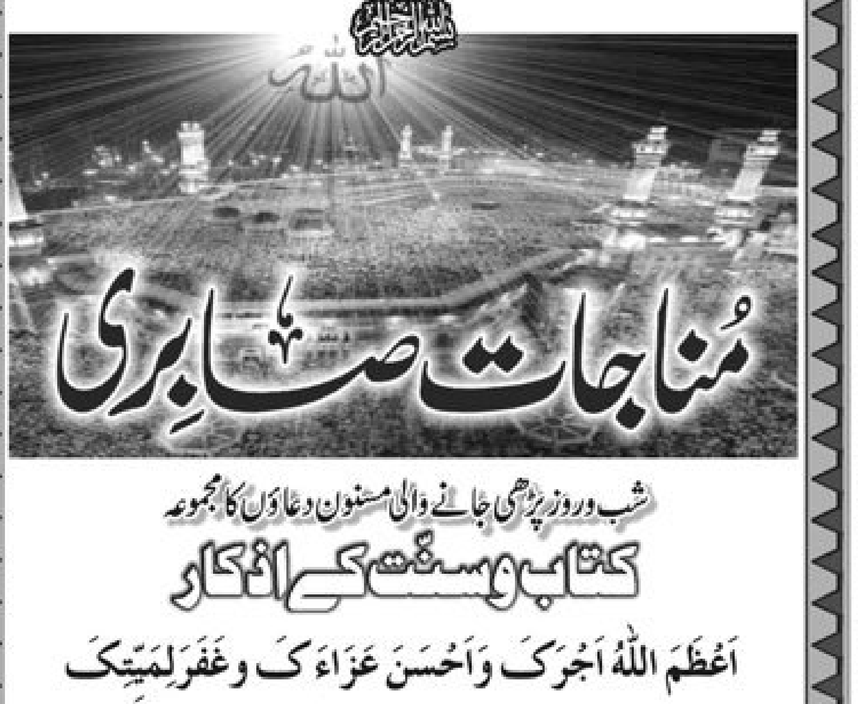
☆......☆......☆

مشعل



ترجمہ:
کتاب الجہاد......صحیح بخاری

مُناجاتِ صابریؒ



شب وروز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

کتاب وسنت کے اذکار

اَعْظَمَ اللّٰہُ اَجْرَکَ وَاَحْسَنَ عَزَاءَکَ وَغَفَرَ لِمَیِّتِکَ
(الاذکار لنوویؒ)

میت کو قبر میں داخل کرتے وقت

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ (ابوداؤد)
بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ (مسند احمد)

الفقہ



اس مستقل سلسلے میں "القلم" آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیرِ نظر مضمون چند اہم عصری مسائل از افادات مفتی زین الاسلام قاسمی...... سے ماخوذ ہیں

تصویر، ضبط تولید اور تبدیلیٔ جنس کے بعض مسائل

ڈیجیٹل تصویر اور آلات تصویر سازی کی مرمت کو پیشہ بنانے کا حکم

عرض خدمت اقدس میں یہ ہے کہ زید کیمرہ مکینک ہے اور تقریباً ۲۸ سال سے کیمروں کی مرمت کرتا ہے تو کیا یہ کام درست ہے یا نہیں؟

واضح رہے کہ اب اس جدید دور میں کیمروں میں یہ فرق ہوگیا ہے کہ پرانے کیمروں میں ریل اور فلم ڈالی جاتی تھی، پھر فوٹو کھینچا جاتا تھا، اس کے بعد اس کو دھو کر تصویر بنتی تھی لیکن اب ڈیجیٹل کیمرے آگئے ہیں، جن میں فلم نہیں ہوتی بلکہ یہ عکس کو الیکٹرانک طریقہ سے جذب کرتے ہیں اور کیمرہ پروسس (محفوظ) کر کے آپ کو یہ کیمرہ اسکرین پر تصویر دکھاتا ہے۔

آج جیسا کہ تصویر اور فوٹو کی ضرورت سے مطلقاً انکار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ موقع بموقع فوٹو کی شدید ضرورت پیش آتی رہتی ہے، مثلاً سرکاری آفسوں میں، ملازمت، بینکوں، مدارس اور کالج کے فارموں میں، شناختی کارڈ اور حج کی درخواستوں میں وغیرہ وغیرہ! اسی طریقہ سے پریس اور میڈیا والے حادثے کی تصویر کو بطور ثبوت پیش کرتے ہیں، نیز ڈاکٹر حضرات بھی زخموں کے علاج میں نیز دیگر بیماریوں مثلاً دانتوں اور آنکھوں کے علاج میں اور پیٹ کے اندرونی علاج میں بھی کیمروں کا استعمال کرتے ہیں، اسی طریقہ سے ریلوے اسٹیشنوں اور ہوائی اڈوں پر لوگوں کی نقل وحرکت پر نظر رکھنے کے لیے بھی کیمروں کا استعمال ہوتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ جو حکومت کا ایک حساس ادارہ ہے، جو نہ صرف عوام، بلکہ پورے ملک کی حفاظت کے لیے کام کرتا ہے، اس میں بھی کیمروں کی ضرورت پڑتی ہے اور اس شعبہ کے کیمروں کی مرمت کا کام بھی زید کے سپرد ہے۔

اب ایسی صورت حال اور ایسے مواقع کہ جن میں فوٹو کی شدید ضرورت پڑتی ہے اور شرعاً ایسے مواقع میں فوٹو کی اجازت بھی ہے تو کیا ان حالات میں زید کے لیے کیمروں کی مرمت کرنا درست ہوگی یا نہیں؟ نیز زید کے لیے کیمروں کی مرمت پر حاصل ہونے والی اجرت اور کمائی حلال ہوگی یا نہیں؟ واضح رہے کہ زید صرف کیمروں کی مرمت کرتا ہے، فوٹو گرافی اور فوٹو سازی وغیرہ کا کام نہیں کرتا۔

آپ سے درخواست ہے کہ اصول شرع کی روشنی میں مفصل جواب تحریر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

الجواب وباللّٰہ التوفیق:

شریعت اسلامیہ میں جاندار کی تصویر سازی اور تصویر بنانا، خواہ ڈیجیٹل کیمرے کے ذریعے ہو یا دوسرے کسی قسم کے کیمروں کے ذریعے، تصویر چاہے چھوٹی ہو یا بڑی، بہرصورت ناجائز اور حرام ہے اس مسئلے میں احادیث رسول اللہ ﷺ، افعال صحابہ اور عبارات اکابر امتؒ موجود ہیں۔

نیز آپ کی یہ تحقیق کہ "اس جدید دور میں کیمروں میں فرق ہوگیا ہے کہ پرانے کیمروں میں ریل اور فلم ڈالی جاتی تھی، پھر فوٹو کھینچا جاتا تھا، اس کے بعد اس کو دھو کر تصویر بنتی تھی لیکن اب ڈیجیٹل کیمرے آگئے ہیں، جن میں فلم نہیں ہوتی بلکہ یہ عکس کو الیکٹرانک طریقے سے جذب کرتے ہیں۔"

یہ تحقیق اور آپ کا یہ نظریہ اپنی جگہ پر ٹھیک ہے، لیکن آپ کی اس تحقیق سے نفس مسئلہ پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ کیونکہ یہ بات مسلم ہے کہ کسی شے کے حلال یا حرام ہونے میں اس کے ذرائع و آلات کا کوئی اعتبار نہیں، اگر کوئی چیز حرام ہے تو اس کا وجود ہاتھوں سے ہوا ہو یا سانچوں اور مشینوں کے ذریعے، اگر وہ حرام ہے تو اختلاف آلات کی بنا پر اس میں کوئی فرق نہیں آتا، مثلاً شراب چاہے دیسی مٹکوں میں بنائی جائے یا جدید آلات ومشینوں کے ذریعے، بہرصورت اگر اس میں نشہ ہے تو حرام کہا جائے گا، اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کو آلۂ جارحہ سے قتل کرے یا گولی مار کر قتل کرے یا پھانسی پر لٹکا کر جان لے یا زہر کھلا کر یا کرنٹ لگا کر یا زہر کے انجکشن دے کر مارے، ان سب صورتوں کو قتل ہی کہیں گے، اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کنواری لڑکی سے زنا کرے یا اپنا مادۂ منویہ بذریعہ ٹیوب اجنبیہ کے رحم میں داخل کرے، ہرصورت میں پیدا ہونے والا بچہ حرام ہوگا، لہٰذا تصویر سازی جو کہ حرام ہے، وہ کسی بھی ذریعے سے ہو حرام ہوگی اور جس طرح کاغذ پر اترنے کے بعد یہ تصویر حرام ہے، اسی طرح جس وقت اس کے اصل کو کیمرے کی ڈسک میں محفوظ کیا جا رہا ہو تو عملاً اس کا حکم بھی تصویر کا حکم ہوگا، چاہے محفوظ ہونے والی شکل ابتداء ذرات کی شکل میں ہی کیوں نہ ہو۔

وفی التوضیح: قال اصحابنا وغیرھم: تصویر صورۃ الحیوان حرام اشد التحریم وھو من الکبائر وسواء صنعہ لم یمتھن اولغیرہ فحرام بکل حال، لان فیہ مضاھاۃ لخلق اللّٰہ، وسواء کان فی ثواب اوبساط اودینار اودرھم اوفلس اواناء اوحائط .... وبمعناہ قال جماعۃ العلماء مالک والثوری وابوحنیفۃ وغیرھم رحمھم (عمدۃ القاری)

وکذافی الفتاوی الھندیۃ: ۵/۳۵۹ وکذافی البدائع: ۱/۱۱۶ وکذفی الدر مع الرد: ۲/۴۰۹ مطلب اذاتردد الحکم بین سنۃ وبدعۃ۔ وکذاذکر العلامۃ النووی فی شرحہ علی صحیح مسلم: ۲/۱۹۹

نیز تصویر سازی کی حرمت کے متعلق کم وبیش چالیس حدیثیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہیں اور تمام کی تمام مطلق تصویر کے متعلق ہیں (کسی بھی ذریعے سے تصویر تیار کی جائے) اس کے برعکس تصویر کے جواز کی کوئی روایت نہیں ملتی، نیز حضور اکرم ﷺ کے اقوال و افعال کا صحابہ کرامؓ سے بڑھ کر کوئی شارح نہیں ہوسکتا، یہ حضرات آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی رمز شناس اور ہر قول وفعل کے عینی شاہد ہیں، ان حضرات نے بھی تصویر سے متعلق تمام احادیث سے یہی مفہوم اخذ کیا ہے کہ یہ ارشادات ہر قسم کی تصاویر سے متعلق ہیں اور ہمیشہ کے لیے ہیں۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نصاریٰ کی دعوت یہ فرما کر رد کردی کہ تمہارے یہاں تصویر ہوتی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوالہیاج اسدیؒ کو بھیجا کہ شہر میں تمام تصاویر مٹادیں اور فرمایا کہ مجھے بھی آپ ﷺ نے اس مہم پر بھیجا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک مکان میں تصویر دیکھ کر دروازے سے لوٹ آئے۔ (سب واقعات بخاری ومسلم میں مذکور ہیں)

حضرات اکابر کی تصریحات سے بھی یہی تائید ہوتی ہے کہ کسی بھی طریقے سے تصویر کھینچی جائے، وہ تصویر ہی کے حکم میں ہے اور اس پر تصویر ہی کے احکام مرتب ہوں گے۔

چنانچہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی علیہ الرحمہ عکس اور فوٹو کے درمیان فرق کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

"سب سے بڑا فرق دونوں میں یہی ہے کہ آئینہ وغیرہ کا عکس پائیدار نہیں ہوتا اور فوٹو کا عکس مسالہ لگا کر قائم کرلیا جاتا ہے، پس وہ اسی وقت تک عکس ہے، جب تک اسے مسالے سے قائم نہ کیا جائے اور جب اس کو کسی طریقے سے قائم وپائیدار کرلیا جائے وہی تصویر بن جاتا ہے۔" (آلات جدیدہ کے شرعی احکام: ص ۱۴۱، ۱۴۲)

☆......☆......☆

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

نٓ وَالْقَلَمِ (القرآن) قسم ہے قلم کی

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY

ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11	یکم تا 7 ذیقعدہ 1437ھ بمطابق 5 تا 11 اگست 2016ء	36

کابل میں فوجی گیسٹ ہاؤس پر فدائی یلغار 20 امریکی ہلاک

فراہ میں پولیس چوکی پر قبضہ، 10 چوکیوں پر قبضہ

مجاہدین کا 36 اضلاع پر کنٹرول، طالبان کا مختلف علاقوں میں قبضے کا امریکی اعتراف، رواں ہفتے 100 سے زائد اتحادی مجاہدین کا نشانہ بنے

4 فدائین نے سکیورٹی حصار توڑ کر ''نارتھ گیٹ'' پر دھاوا بولا، عمارت زمین بوس ہوگئی، مجاہدین 7 گھنٹے تک بیس میں آزادانہ گھومتے رہے، چن چن کر امریکیوں کو ہلاک کیا

400 امریکی ہلاک وزخمی ہوئے، طالبان، حملہ ملا محمد اختر منصور کا بدلہ قرار، ہلمند سے 80 اتحادی اغواء، 44 نے ہتھیار ڈال دیئے، زابل میں رینجرز گاڑی تباہ

ارزگان میں 23 کمانڈوز ہلاک، دخشان کے 13 گاؤں سے طالبان نے دشمنوں کا صفایا کردیا، نادعلی میں فوجی مرکز، 2 پولیس اسٹیشن اور 3 چوکیاں فتح، غزنی میں 6 ہلاک

میدان میں فوجی کاروان پر حملے میں کمانڈر سمیت 10 ہلاکتیں ہوئیں، ننگرہار میں 7 امریکی فوجیوں کو جہنم واصل کیا گیا، مختلف حملوں میں 10 ٹینک بھی تباہ

کابل (نیٹ نیوز، مانیٹرنگ ڈیسک) افغانستان میں مجاہدین نے اتحادی افواج کو ناکوں چنے چبوا دیئے، کابل میں فوجی گیسٹ ہاؤس پر فدائی یلغار میں 20 امریکی ہلاک جبکہ 70 سے زائد زخمی ہوئے، دوسری طرف رواں ہفتے میں طالبان نے مختلف کارروائیوں میں اتحادی فورسز کے 100 سے زائد پولیس اور فوجی اہلکاروں کو موت کے گھاٹ اتارا، مجاہدین نے صوبہ فراہ میں ایک ہیلی کاپٹر بھی مار گرایا جس میں سوار تمام اہلکار جل مرے، 10 مزید چوکیوں پر بھی طالبان قابض ہوگئے، افغانستان میں مجاہدین کا 36 اضلاع پر مکمل کنٹرول ہے جبکہ مزید 104 پر قبضے کا خطرہ ہے، ادھر امریکہ نے اعتراف کیا ہے کہ طالبان نے نئے امیر ہیبت اللہ کی قیادت میں افغانستان کے مزید علاقوں پر قبضہ کیا ہے، کابل میں گیسٹ ہاؤس پر حملے کو مجاہدین کے ملا محمد منصور کی شہادت کا بدلہ قرار دیا اور (باقی صفحہ 6 نمبر 1)

اللھم

میدان جنگ میں ثابت قدمی کی دعا

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؕ

ترجمہ:

اے ہمارے رب! ہم پر صبر کا فیضان کر اور ہمارے قدم جما دے اور اس کافر گروہ پر ہمیں فتح نصیب کر۔

عراق: بم دھماکوں اور تیل کارخانے پر حملے میں 43 افراد ہلاک سینکڑوں زخمی

بغداد میں چوکی پر خودکش حملے میں 20 گاڑیاں مکمل تباہ ہوگئیں، 8 اہلکاروں، بچوں اور خواتین سمیت 25 ہلاک اور 66 زخمی ہوئے، کئی کی حالت تشویشناک

دارالحکومت کے تجارتی علاقوں غزالہ، بابا اور الامین میں متعدد دھماکوں کے نتیجے میں 9 افراد لقمہ اجل بنے، تیل کارخانے میں لگی آگ پر تاحال قابو نہیں پایا جاسکا

بغداد (نیٹ نیوز) عراق میں بم دھماکوں، خودکش حملوں اور تیل کارخانے پر حملے کے نتیجے میں 43 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے، متعدد زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے جس کے باعث ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ہے۔ بغداد میں پولیس چوکی پر حملے میں 20 گاڑیاں تباہ ہوگئیں، 8 اہلکاروں، بچوں اور خواتین سمیت 25 افراد ہلاک اور 66 زخمی ہوئے۔ دارالحکومت کے تجارتی علاقوں غزالہ، بابا اور الامین میں بھی متعدد دھماکے ہوئے جن میں 9 افراد لقمہ اجل بنے۔ تیل کارخانے پر حملے میں 8 افراد مارے گئے جبکہ تیل کارخانے کو آگ لگ گئی جس پر قابو پانے کی کوششیں جاری ہیں۔ تفصیلات کے مطابق عراق میں بم دھماکوں (باقی صفحہ 6 نمبر 2)

صیہونی فورسز کی پرتشدد کارروائیاں 4 شہید، القدس کے ہسپتال زخمیوں سے بھر گئے

مسجد نذر آتش 17 گھر مسمار

رام اللہ کے قریب قلندیہ کے مقام پر ایک فلسطینی لڑکی اور ایک نوجوان صیہونی فوجیوں نے گولیاں مار کر شہید کردیا، رامی عورتانی نابلس جبکہ ایک اور نوجوان غزہ میں شہید ہوا

سیکڑوں اسرائیلی فوجیوں نے صوریف قصبے میں گھر پر بمباری کرکے منہدم کردیا، غرب اردن میں فلسطینی مظاہرین پر صیہونی فوج کا طاقت کا استعمال، درجنوں افراد زخمی

مقبوضہ بیت المقدس، غزہ (نیٹ نیوز) فلسطین میں اسرائیلی فورسز کے مظالم میں کمی نہ آسکی، صیہونی فورسز کی پرتشدد کارروائیوں میں لڑکی سمیت مزید 4 فلسطینی شہید ہوگئے جبکہ القدس کے ہسپتال زخمیوں سے بھر گئے، قابض فورسز نے 17 شہریوں کے گھر مسمار کردیئے جبکہ اسرائیلی فوج کے وحشیانہ کریک ڈاؤن میں ایک ہفتے میں 102 فلسطینی زیر حراست لے لیا گیا۔ مقبوضہ فلسطین کے سنہ 1948ء کے شہر عکا میں واقع تاریخی جامع مسجد الجزار میں خوفناک آتش زدگی کے باعث مسجد کا ایک حصہ جل کر خاکستر ہوگیا۔ تفصیلات کے مطابق مغربی کنارے میں قابض اسرائیلی فوج نے اپنی تازہ کارروائی میں ایک فلسطینی نوجوان کو شہید (باقی صفحہ 6 نمبر 3)

بہاولپور میں 8 روزہ دورہ تربیہ بحسن وخوبی اختتام پذیر

مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مختلف شہروں سے 59 شرکاء مستفید

بہاولپور (القلم نیوز) گزشتہ ہفتے مرکز عثمان وعلی بہاولپور میں آٹھ روزہ اصلاحی وتربیتی نظام پر مشتمل دورہ تربیہ بحسن وخوبی اختتام پذیر ہوا، جس میں ملک بھر کے مختلف شہروں اور دیہاتوں سے شریک ہونے والوں کی تعداد 59 تھی۔ یہ تمام افراد مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے تھے جو اپنی دینی اصلاح وتربیت کے لیے اس دورہ میں شرکت کرنے کے لیے یہاں جمع ہوئے تھے۔ اس دورہ تربیہ کا نظام (باقی صفحہ 6 نمبر 4)

مرکز عثمان وعلیؓ میں دورہ تفسیر اور دورہ اساسیہ کا آغاز

دورہ تفسیر کے شرکاء کی تعداد 38 جبکہ دورہ اساسیہ کے شرکاء کی تعداد 29 ہے

اساسیہ ایک تعلیمی کورس ہے جس میں تعلیم الاسلام، تعلیم الجہاد اور تاریخ اسلام پڑھائی جاتی ہیں

بہاولپور (القلم نیوز) رواں ہفتے میں مرکز عثمان وعلی کے زیر اہتمام جامع مسجد عثمان وعلی میں چھ روزہ دورہ تفسیر آیات جہاد اور پندرہ روزہ دورہ اساسیہ کا آغاز ہوا۔ دورہ تفسیر کے شرکاء کی تعداد ۳۸ جبکہ دورہ اساسیہ کے شرکاء کی تعداد ۲۹ ہے۔ دورہ تفسیر میں قرآن کریم کی تقریباً چھ سو ان آیات کا ترجمہ وتفسیر پڑھایا جاتا ہے جن کا تعلق کسی نہ کسی پہلو سے خاص طور سے جہاد فی سبیل اللہ سے ہو اور دورہ اساسیہ ایک تعلیمی کورس ہے (باقی صفحہ 6 نمبر 6)

رفاہی ادارے ''الرحمت'' کے زیر انتظام حج تربیتی کورسز کا اہتمام

بہاولپور اور راولپنڈی میں ''حج تربیتی کورسز'' سے شرکاء کو بے حد نفع ہوا

بہاولپور (القلم نیوز) ملک کے معروف دینی و رفاہی ادارے ''الرحمت'' کے زیر اہتمام ملک کے دو شہروں بہاولپور اور راولپنڈی میں موسم حج کے پیش نظر حجاج کرام کے لیے ''حج تربیتی کورسز'' رکھے گئے، جس سے شرکاء کو بے حد نفع ہوا اور انہوں نے ان اقدامات کو وقت کی ضرورت اور انتہائی مفید قرار دیا۔ بہاولپور میں دو روزہ حج تربیتی کورس جامع مسجد عثمان وعلی میں بتاریخ تیس جولائی رکھا گیا تھا جس کے مدرس شیخ الحدیث، استاذ التفسیر مولانا قاری محمد صادق صاحب تھے جنہوں نے نہ صرف حج کے ضروری (باقی صفحہ 6 نمبر 5)

جھڑپ کے دوران 2 انڈین فوجی جہنم واصل، احتجاجی مارچ روکنے کیلئے سید علی گیلانی اور میر واعظ عمر فاروق گرفتار، شہداء کی تعداد 66 ہوگئی

55 ہزار کشمیریوں نے بھارتی کرفیو روند ڈالا، شوپیاں کی طرف مارچ

9 افراد شہید

پاکستانی جھنڈے اٹھا رکھے تھے، مظاہرین کے بھارت کیخلاف اور آزادی کے حق میں نعرے، مختلف علاقوں میں کشمیری نوجوانوں نے شہادت کو گلے لگایا، خاردار تار نے سکوٹر سوار کی جان لے لی

پولیس کی حبہ کدل میں توڑ پھوڑ، بھارتی فوجیوں کی محاصرے اور گھر گھر تلاشی کارروائیاں، متعدد نوجوان گرفتار کرلئے، خواتین اور بچوں سمیت کئی افراد کو وحشیانہ تشدد کا نشانہ بھی بنایا

بدترین کرفیو کے باعث ہزاروں کشمیری نماز جمعہ کی ادائیگی سے محروم، یوم کشمیر پر جگہ جگہ جھڑپیں، متعدد افراد زخمی، کشتواڑ میں پاکستان کے حق میں نعروں پر 5 افراد پر مقدمہ درج

4 نوجوان کپواڑہ میں شہید، پیلٹ گن کا استعمال روکنے سے بھارت کا انکار، چھروں سے سینکڑوں نوجوان بینائی سے محروم، کشمیریوں کا علاج کرنے پر انتہا پسندوں کا ڈاکٹر پر تشدد

سری نگر (مانیٹرنگ ڈیسک) مقبوضہ کشمیر میں مظفر وانی کی شہادت کے بعد سے اب تک مسلسل کرفیو نافذ ہے، وادی میں بھارتی مظالم انتہا کو پہنچ چکے ہیں، 55 ہزار کشمیریوں نے بھارتی کرفیو روند ڈالا اور شوپیاں کی طرف مارچ کیا، شرکاء نے پاکستانی پرچم اٹھا رکھے تھے اور بھارت کے خلاف اور آزادی اور پاکستان کے حق میں نعرے بازی کررہے تھے، وادی بھر میں بھارت کے دہشت گرد فورسز نے مزید 9 کشمیریوں کو شہید کردیا، 4 نوجوان کپواڑہ میں شہید ہوئے جبکہ باقی 5 کو قابض فورسز نے مختلف علاقوں میں فائرنگ کا نشانہ بنایا۔ بھارتی پولیس نے حبہ کدل میں توڑ پھوڑ کی جبکہ ایک نوجوان کی جان خاردار تاروں نے لے لی۔ قابض فورسز نے محاصرے اور تلاشی کارروائیوں میں درجنوں کشمیری نوجوانوں کو گرفتار کرلیا جبکہ کئی افراد کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا جن میں بچے اور خواتین بھی شامل ہیں، گھروں میں تلاشی کے بہانے توڑ پھوڑ بھی کی گئی، بھارتی فوج کے ایک افسر کا کہنا ہے کہ پیلٹ گن کے استعمال کو نہیں روک سکتے، یہ عام کارروائی ہوتی ہے جبکہ پیلٹ گن کے چھرے لگنے سے اب تک سینکڑوں افراد اپنی بینائی سے محروم ہوچکے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں پیر کو ہزاروں لوگوں نے بھارتی فورسز کے ہاتھوں شہریوں کے شہادت اور چھاپوں کے خلاف بطور احتجاج پاکستانی جھنڈے اٹھائے جنوبی کشمیر کے قصبے شوپیاں کی طرف مارچ کیا۔ بھارتی فوجیوں کی فائرنگ (باقی صفحہ 6 نمبر 7)

جہاد کشمیر خصوصی اشاعت کی بے حد مقبولیت، انڈین میڈیا پر بھی دھوم مچی رہی

سوا 3 لاکھ سے زائد تقسیم

بھارتی میڈیا بعض مضامین خصوصاً ''رنگ ونور'' کے اقتباسات اور خلاصہ بار بار نشر کرتا رہا، خصوصی شمارے نے بھرپور معلومات فراہم کیں، تاثرات

اہل ایمان ہزاروں کی تعداد میں خرید کر مفت تقسیم کرتے رہے، انتظامیہ القلم اور امیر المجاہدین مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کو خراج تحسین

بہاولپور (القلم نیوز) ہفت روزہ القلم کے ''جہاد کشمیر'' پر گزشتہ شمارے کی خصوصی اشاعت کو عوام میں بے حد مقبولیت اور پذیرائی ملی، جہاد کشمیر پر خصوصی اشاعت کی انڈین میڈیا پر بھی کافی دھوم رہی اور اس کے بعض مضامین خصوصاً رنگ ونور کے اقتباس اور خلاصہ بار بار بھارتی میڈیا پر نشر ہوتا رہا۔ جہاد کشمیر پر خصوصی شمارے کی اشاعت سوا 3 لاکھ تک پہنچ گئی، اہل ایمان ہزاروں کی تعداد میں خرید کر مفت تقسیم کرتے رہے، علمائے کرام، دینی اداروں کے سربراہان، عوام (باقی صفحہ 6 نمبر 8)

گزشتہ ہفتے کراچی کے دورہ تربیہ میں 54 افراد کی شرکت

تبدیلی محسوس کی، زندگی گزارنے کا صحیح ڈھنگ اور راستہ نظر آگیا، شرکاء کے تاثرات

کراچی (القلم نیوز) دورہ تربیہ کی افادیت اور مقبولیت کے پیش نظر بہاولپور کے بعد کراچی میں بھی شروع کیا گیا تھا اور وہاں ہر ماہ ایک بار منعقد ہوتا ہے۔ گزشتہ ہفتے کے دورے میں کل ۵۴ افراد شریک ہوئے اور انہوں نے اپنے تاثرات میں اس بات کا اظہار کیا کہ اس دورے میں شرکت کے بعد وہ خود میں بے حد روحانی تبدیلی محسوس کرتے ہیں اور انہیں زندگی گزارنے کا صحیح ڈھنگ اور صحیح راستہ نظر آگیا ہے اور ہماری خواہش ہے کہ کاش ہر مسلمان اس دورہ تربیہ سے ضرور مستفید ہو۔ یاد رہے کہ کراچی کا دورہ تربیہ بھی حسب معمول آٹھ دنوں پر مشتمل ہوتا ہے اور معمولات بھی حسب معمول چالیس ہوتے ہیں جن کا اہتمام کرایا (باقی صفحہ 6 نمبر 12)

دورہ تربیہ کراچی کا مقام تبدیل، آئندہ ملیر ٹینکی میں منعقد ہوگا

جامعۃ النور میں اہل شہر کو آمد ورفت میں دشواری کا سامنا تھا، لوگوں کی خوشی کا اظہار

کراچی دورہ تربیہ کا مقام تبدیل، آئندہ جامع مسجد رشیدیہ، ملیر ٹینکی کراچی میں منعقد ہوا کرے گا۔ پہلے یہ دورہ تربیہ شہر کراچی کے کافی دور جامعۃ النور میں ہوا کرتا تھا جس کی وجہ سے اہل شہر کو آمد ورفت میں کافی مشکلات کا سامنا تھا، چنانچہ اہل شہر کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے اب کراچی شہر کے گنجان علاقہ ملیر ٹینکی میں واقع جامع مسجد رشیدیہ کو اس دورہ تربیہ کا مرکز بنایا گیا ہے۔ جس پر اہل شہر اور اہل ذوق نے کافی خوشی اور شکریہ کا اظہار کیا ہے۔

بھارت تحریک آزادی دبانے میں کسی صورت کامیاب نہیں ہوگا

سید علی گیلانی

بھارت کو ایک دن حق خودارادیت کا مطالبہ تسلیم کرنا ہی پڑے گا، بھارتی حکومت نے مقبوضہ علاقے کو جیل خانے میں تبدیل کردیا ہے

سری نگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین سید علی گیلانی نے کہا ہے کہ بھارتی خفیہ ادارے تحریک آزادی کو سبوتاژ کرنے کیلئے انتہائی گھناؤنے منصوبوں پر عمل پیرا ہیں لیکن وہ اپنے مذموم منصوبے میں ہرگز کامیاب نہیں ہوں گے اور انہیں ایک دن حق خودارادیت کا مطالبہ تسلیم کرنا ہی پڑے گا۔ انہوں نے کشمیریوں سے اپیل کی کہ وہ حریت قیادت کے مشترکہ احتجاجی پروگراموں پر سختی سے عمل درآمد کریں۔ سید علی گیلانی نے سرینگر میں (باقی صفحہ 6 نمبر 13)

الرحمت شعبہ تبلیغ کی کارگزاری

تحریک کشمیر اب فیصلہ کن موڑ پر داخل ہوچکی، استاد عبدالرشید

اہل اسلام تحریک کشمیر کو سمجھیں، پہلے سے بڑھ کر بھرپور مالی اور جانی تعاون پیش کریں

بہاولپور (القلم نیوز) تحریک کشمیر اب فیصلہ کن موڑ پر پہنچ چکی ہے، بہاولپور میں مختلف نشستوں سے خطاب کرتے ہوئے مولانا استاد عبدالرشید صاحب نے فرمایا کہ ایک وقت کی اذان کے لیے 22 شہزادوں کو جنت کا دولہا بنانے والی وادی کشمیر ہی تو ہے جہاں 1931ء سے لے کر ماضی قریب (باقی صفحہ 6 نمبر 14)

جہاد کشمیر اسلام اور کفر کی جنگ ہے، مولانا استاد عبدالرشید

لاہور (القلم نیوز) جہاد کشمیر اسلام اور کفر کی جنگ ہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا استاد عبدالرشید صاحب نے لاہور میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ کشمیری مسلمانوں (باقی صفحہ 6 نمبر 16)

جہاد کشمیر سے متعلق لاڑکانہ میں جلسہ، مہمان کا خصوصی کا مدلل خطاب

جہاد چھوڑنے پر مسلمانوں پر عالم کفر ظلم کررہا ہے، استاد المجاہدین استاد محمد احمد

لاڑکانہ (القلم نیوز) جہاد کشمیر کے حوالہ سے لاڑکانہ میں ایک جلسہ ہوا جس کے مہمان خصوصی صوبہ زبیر رضی اللہ عنہ کے صوبائی منتظم استاد المجاہدین استاد محمد احمد برکاتہ تھے۔ استاد جی نے فرمایا: جب سے مسلمانوں نے جہاد چھوڑا اس وقت سے مسلمانوں پر ہندو ظلم کررہا ہے۔ آج ہماری کئی بہنیں (باقی صفحہ 6 نمبر 17)

جامعہ مسجد غازی میرپور میں مولانا عبدالرشید کا جمعہ پر خطاب

میرپور (القلم نیوز) جامعہ مسجد غازی میرپور میں مولانا عبدالرشید صاحب کا جمعہ کا بیان ہوا۔ مولانا نے تحریک کشمیر کی تاریخ پر روشنی اور جہاد ہند کی فضیلت بیان کی۔ مولانا نے (باقی صفحہ 6 نمبر 15)

یمنی گروپ کی فائرنگ سے 5 سعودی سرحدی محافظ جاں بحق

نجران میں جھڑپ 8 گھنٹے جاری رہی- سعودیہ کا شناخت ظاہر کرنے سے گریز

ریاض (نیٹ نیوز) یمن کے راستے سعودی عرب میں داخلے کی کوشش کرنے والے گروپ سے 8 گھنٹے جاری رہنے والی جھڑپوں میں سعودی عرب کے 5 اہلکار ہلاک ہوگئے۔ سعودی حکام نے یمن کے راستے داخلے کی کوشش کرنے والے مسلح گروہ کی شناخت ظاہر نہیں کی۔ سعودی وزارت داخلہ کے مطابق مسلح افراد اور بارڈر سیکورٹی پر مامور اہلکاروں میں جھڑپیں یمن کے بارڈر سے متصل نجران میں ہوئیں۔ یمن سے متصل سعودی سرحدی علاقے میں اس سے قبل گزشتہ ڈیڑھ سال میں حوثی باغیوں اور سعودی فوج کے درمیان جھڑپیں ہوتی رہی ہیں۔

شمسی طیارہ دنیا کا چکر مکمل کرکے ابوظہبی اتر گیا

ابوظہبی (جنگ نیوز) شمسی توانائی سے چلنے والے طیارے سولر امپلس نے دنیا کا چکر مکمل کرلیا ہے۔ ایک سال تک کے سفر کے بعد یہ طیارہ آج علی الصبح واپس ابوظہبی اتر گیا، جہاں سے اس نے مارچ 2015ء میں اپنی پرواز کا آغاز کیا تھا۔

صومالیہ میں ایئرپورٹ کے قریب حملے میں 13 افراد ہلاک

افریقی یونین مشن دفتر کیساتھ خودکش دھماکے ہوئے، مرنیوالے زیادہ تر اہلکار ہیں

موغادیشو (نیٹ نیوز) صومالی دارالحکومت موغادیشو میں ایئرپورٹ کے قریب ہونے والے 2 خودکش دھماکوں میں 13 افراد ہلاک اور 12 زخمی ہوگئے ہیں۔ ایئرپورٹ کے ساتھ افریقی یونین مشن کا دفتر بھی واقع ہے اور اسی کو حملہ آوروں کی جانب سے نشانہ بنایا گیا۔ حملے کے وقت لوگوں کی بڑی تعداد ایئرپورٹ پر موجود تھی۔ حملے کے بعد متعدد پروازوں کو معطل بھی کیا گیا۔ دھماکے سے ایئرپورٹ کی کھڑکیوں کے شیشے بھی ٹوٹ گئے، جس سے وہاں موجود لوگوں کو بھی زخم آئے۔ حملے میں ہلاک ہونے والوں میں زیادہ تعداد سیکورٹی اہلکاروں کی ہے۔

شام میں امریکی، روسی اور اسدی فورسز کی وحشیانہ بمباری سے 77 شہید

مرنے والوں میں 17 بچے بھی شامل، غوطہ- دوما- ادلب اور حلب میں فضائیہ نے کارروائیاں کیں، متعدد افراد زخمی بھی ہوئے

دمشق (نیٹ نیوز) بشار اور روس اور امریکی فورسز کی وحشیانہ بمباری سے شام کے مختلف علاقوں میں 77 سے زائد افراد شہید ہوگئے، شہید افراد میں 17 بچے بھی شامل ہیں۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق امریکی اتحادی فورسز نے شام کے صوبے حلب کے قصبے الثخار میں بمباری کی، ہیومن رائٹس کے مطابق مشرقی غوطہ میں شدید بمباری سے 3 بچوں سمیت 13 افراد جاں بحق ہوئے، دوما اور حلب میں بھی شدید بمباری کی گئی، جہاں 6 بچوں سمیت 15 افراد شہید ہوئے۔ متاثرہ علاقوں میں متعدد افراد کے زخمی ہونے کی بھی اطلاعات ہیں۔ اس کے علاوہ روس نے بشار فضائیہ کے ساتھ مل کر شمال مغربی علاقے ادلب پر بھی بمباری کی، جہاں 23 افراد بمباری کا نشانہ بنے۔ تلمنس میں بھی بشار افواج کے طیاروں نے کارروائیاں کیں، جہاں 17 افراد شہید ہوئے۔ تازہ کارروائیوں (باقی صفحہ 6 نمبر 9)

جاپان میں معذوروں کے سینٹر، فرانس میں چرچ پر حملے 23 افراد ہلاک

سینٹر پر حملے میں 45 زخمی- ملزم گرفتار- چرچ میں پادری کا گلا کاٹ دیا- پولیس ایکشن میں دونوں حملہ آور مارے گئے

ٹوکیو/ پیرس (نیٹ نیوز، مانیٹرنگ ڈیسک) جاپان میں معذور افراد کے سینٹر میں ایک شخص نے چاقو کے وار کرکے 20 افراد کو قتل اور 45 کو زخمی کردیا۔ فرانس میں چرچ پر حملے میں پادری اور دو حملہ آور ہلاک ہوگئے جاپان کے مقامی میڈیا کے مطابق ساگامیہارا نامی شہر میں معذور افراد کی نگہداشت کے لیے قائم ایک رہائشی مرکز میں چاقو سے کیے جانے والے حملے کے نتیجے میں کم از کم 20 افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ یہ ادارہ ٹوکیو کے جنوب مغرب میں 40 کلومیٹر دور واقع ہے اور بتایا گیا ہے کہ پیر اور منگل کی درمیانی شب پیش آنے والے اس واقعے میں 26 افراد زخمی بھی ہوئے ہیں جن میں سے 20 شدید زخمی ہیں پولیس کا کہنا ہے کہ مشتبہ حملہ آور کو حراست میں لیا گیا ہے جس کی عمر 26 سال ہے (باقی صفحہ 6 نمبر 18)

یمن میں سعودی اتحادی فورسز کی بمباری سے 76 حوثی باغی ہلاک

متعدد افراد زخمی، حملے کے بعد سڑک پر لاشیں بکھری ہوئی دیکھی گئیں، متعدد گاڑیاں بھی تباہ ہوئی ہیں، عینی شاہدین کی گفتگو

صنعاء (نیٹ نیوز) یمن میں سعودی اتحادی فوج کے فضائی حملے میں 76 باغی ہلاک ہوگئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق سیکورٹی ذرائع اور علاقے کے رہائشیوں نے بتایا کہ سعودی اتحادی فورسز نے پورٹ سٹی موچا میں فضائی حملہ کیا جس کے نتیجے میں 20 حوثی باغی ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوگئے۔ علاقے کے رہائشیوں کے مطابق حملے کے بعد سڑک پر متعدد لاشیں بکھری ہوئی دیکھی گئی ہیں جبکہ بڑی تعداد میں گاڑیاں بھی تباہ ہوئی ہیں۔ سعودی اتحادی افواج نے سعودی عرب کے سرحدی شہر نجران کے قریب واقع حوثی (باقی صفحہ 6 نمبر 10)

امریکی ریاست ٹیکساس میں فائرنگ، متعدد افراد ہلاک وزخمی

ٹیکساس (نیٹ نیوز) امریکی ریاست ٹیکساس میں فائرنگ، متعدد افراد ہلاک وزخمی ہوگئے، پولیس کے مطابق آسٹن سٹی میں مسلح شخص نے دو مقامات پر فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں ایک خاتون ہلاک اور متعدد افراد زخمی ہوگئے جنہیں ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ موصولہ خبروں میں کہا جا رہا ہے کہ آسٹن کے علاقے میں کئی مقامات پر فائرنگ کی گئی جس کی وجہ سے متعدد افراد زخمی بھی ہوئے ہیں جنہیں مختلف مقامات سے ہسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ فائرنگ کے بعد مقامی انتظامیہ نے لوگوں کو گھروں میں رہنے کی ہدایت کردی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ فائرنگ کرنے والے ملزمان مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ دو مقامات کو گھیرے میں لے لیا گیا ہے مگر گولیاں چلانے والوں کو تاحال گرفتار نہیں کیا جاسکا۔

قاتل راج ناتھ کے دورہ پاکستان کا جواز نہیں، سید صلاح الدین

اسلام آباد میں ریڈ کارپٹ بچھانا کشمیریوں کے زخموں پر نمک پاشی کے مترادف ہوگا

اسلام آباد (نیٹ نیوز) حزب المجاہدین کے سپریم کمانڈر سید صلاح الدین نے لاہور میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ کشمیریوں کے قاتل بھارتی وزیر داخلہ راجناتھ کا پاکستان آنے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ راج ناتھ کے لیے اسلام آباد میں ریڈ کارپٹ بچھانا کشمیریوں کے زخموں پر نمک پاشی کے مترادف ہوگا۔ ہم پاکستانی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بزدلانہ طرز عمل چھوڑ کر جاندار، تیر بہ ہدف اور دلیرانہ پالیسی اختیار کرے۔ ہم تو توقع کررہے تھے کہ بھارتی فوج کے ہاتھوں برہان مظفر وانی کی شہادت پر نواز شریف حکومت کشمیریوں کے لیے ہمدردی کا اظہار کرے گی مگر پاکستانی حکومت کو بروقت ہمدردی کے دو لفظ بولنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ حکومت پاکستان دہلی سے اپنے سفارتکار کو احتجاجاً واپس بلاتی لیکن اس نے ایسا نہیں کیا، یہ کشمیری عوام کے لیے بہت تکلیف دہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر بین الاقوامی (باقی صفحہ 6 نمبر 11)

جرمنی: ہوٹل پر بم حملے میں ایک شخص ہلاک، 10 زخمی ہوگئے

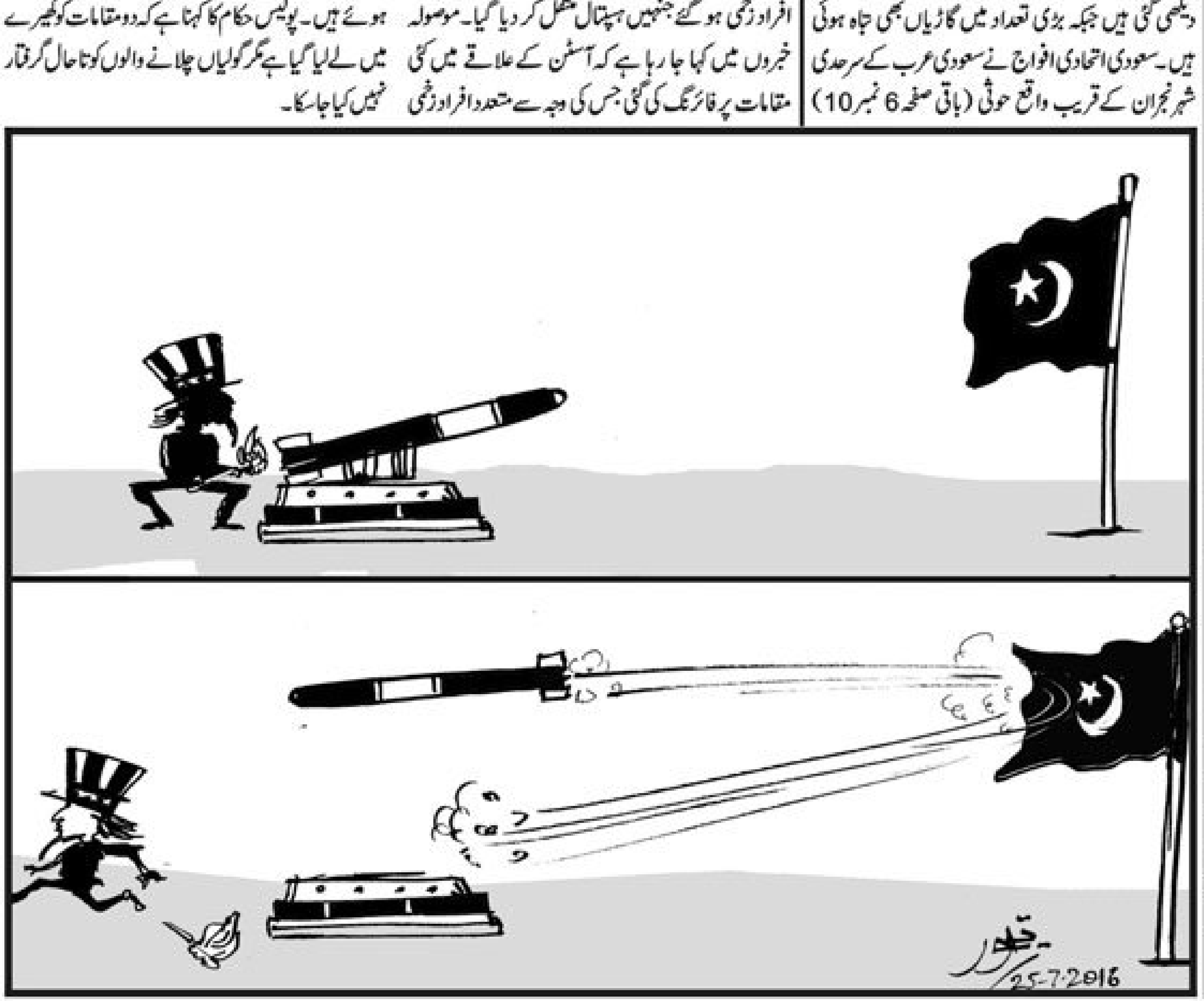
انسباخ (نیٹ نیوز) جرمنی کے انسباخ شہر میں نورمبرگ کے قریب ایک ہوٹل پر دستی بم حملے میں ایک شخص ہلاک اور 10 زخمی ہوئے ہیں۔ عرب میڈیا کے مطابق جرمن پولیس کے ترجمان کے مطابق ہوٹل پر حملے میں 10 افراد زخمی ہوئے ہیں جنہیں علاج کے لئے اسپتالوں میں منتقل کیا گیا ہے۔ انسباخ بلدیہ کے چیئرمین نے بھی ہوٹل پر بم حملے کی تصدیق کی ہے۔ ادھر جرمن وزارت داخلہ کے ترجمان نے باواریا ریاست میں ایک پریس بیان میں کہا کہ ہوٹل پر حملہ کوئی حادثہ نہیں بلکہ ایک دانستہ کارروائی تھی۔

بھارتی ریاست اڑیسہ میں آسمانی بجلی گرنے سے 36 افراد ہلاک، 37 زخمی

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارت کی مشرقی ساحلی ریاست اڑیسہ میں آسمانی بجلی گرنے سے 24 گھنٹوں کے دوران کم از کم 36 افراد ہلاک اور 37 زخمی ہوگئے جب کہ شمالی ریاستوں میں سیلاب کے باعث 50 افراد ہلاک ہوئے۔ بھارتی میڈیا رپورٹس کے مطابق مشرقی ریاست اڑیسہ کے مختلف اضلاع میں آسمانی بجلی گرنے سے کم از کم 36 افراد ہلاک اور 37 زخمی ہوگئے۔ ہلاک ہونے والوں میں سے زیادہ تر افراد نے بارش کے باعث درختوں کے نیچے پناہ لے رکھی تھی جب کہ کچھ افراد کھیتوں میں کام کررہے تھے۔

قازقستان میں سیکورٹی فورسز پر 3 حملے- 4 افراد ہلاک

الماتے (مانیٹرنگ ڈیسک) قازقستان کے شہر الماتے میں پولیس اور سیکورٹی فورسز پر ایک ساتھ 3 حملے کئے گئے جس میں 4 افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ حکام کے مطابق اچانک کئے گئے ان حملوں کے پیچھے دہشت گردوں کا ہاتھ ہونے کا امکان ہے۔ ان تین حملوں میں 3 پولیس اہلکار اور ایک شہری ہلاک ہوا۔ پولیس نے واقعے میں ملوث ایک مسلح حملہ آور کو گرفتار بھی کیا گیا ہے۔



ہفت روزہ القلم پشاور
www.alqalamonline.com
WEEKLY ALQALM-E-PESHAWAR

ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔
دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A ڈیفنس ٹریڈ سنٹر ٹریڈ کینٹ
راولپنڈی دفتر فون/فیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

اُمت مسلمہ کی حالت زار اور مسلم اصحاب اقتدار کی بے توجہی

اس وقت امت مسلمہ جن دل سوز حالات سے گزر رہی ہے اور مختلف ممالک میں مسلم عوام اور ان کی سرزمین کو جس بری طرح روند کر تباہی و بربادی پھیلائی جا رہی ہے وہ نہایت ہی افسوس ناک اور دل افگار ہے۔ خصوصاً ملک شام کے [illegible] ڈکٹیٹر بشار، اس کے حلیف روس اور ایرانی ملیشیا کے مظالم ڈھا رہے ہیں، وہ کس سے مخفی ہیں؟ کتنے ایسے واقعات ہو چکے ہیں کہ [illegible] فضائی بمباری کر کے شہروں کے شہر اجاڑ دیئے گئے ہیں، خصوصاً حال ہی میں ایک بار پھر حلب شہر کو ایک طرف فضائی بمباری کر کے شہری عمارتوں اور مکانات کو ملبے کا ڈھیر بنا دیا گیا ہے تو دوسری جانب زمینی راستے بند کر کے پورے علاقے کو محصور کر کے شدید ترین انسانی بحران پیدا کر دیا گیا ہے، انسانی ضروریات قابل تشویش حد تک ناپید ہو چکی ہیں، علاج معالجے کی سہولیات کا فقدان ایسا ہے کہ ادویات تو دور کی بات ہسپتالوں کو بھی بمباری کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ [illegible]

اسی طرح دوسری جانب جنگ زدہ ملک لیبیا جو پہلے ہی عالمی [illegible] مسلمانوں کی باہمی خانہ جنگی کا شکار بنا دیا گیا ہے، اب ایک بار پھر وہاں امریکہ دہشت گردوں کا سرپرست داعش کے بہانے سرت شہر میں فضائی بمباری کا سلسلہ شروع کر چکا ہے اور یہ بات تو بالکل ہی واضح ہے کہ امریکی بمباری سے ہمیشہ شہریوں اور عوام کو ہی زیادہ نقصان اٹھانا پڑا ہے جیسا کہ افغانستان اور عراق کی صورت حال اس پر شاہد عدل ہے۔

ادھر کشمیر میں ایک مہینہ سے زائد ہو چکا ہے کہ بھارتی افواج کشمیریوں کے حق خود ارادیت اور جذبات حریت کو دبانے کے لئے ظلم و ستم کا ہر حربہ استعمال کر رہی ہیں، احتجاجی مظاہروں کے دوران نوجوانوں کو گولیوں سے بھون دینا، چھروں سے ان کے چہروں کو بگاڑ دینا، مظاہرین کی آنکھوں کو پھوڑ دینا، مسلمان خواتین کی عزت دری کرنا [illegible] اور اس نوع کے دیگر بے شمار مظالم نے پورے کشمیر کو ایک کرفیو زدہ شہر بنا دیا ہے مگر کوئی بھی نہیں ہے جو بھارت کو ان مظالم پر موثر احتجاج کرے اور سفارتی سطح پر اس معاملے کو اٹھائے، آفرین ہے کشمیری حریت پسندوں کو جو ان تمام ہلاکت خیز حالات کے باوجود "لاالہ الا اللہ" کے نعرے بلند کرتے ہوئے آزادی کا پرچم بلند کیے ہوئے ہیں [illegible]

[illegible]

حج کی آسان و مفید ترتیب (1)

مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

حج کے لغوی معنی ہے ارادہ کرنا، زیارت کرنا، غالب آنا وغیرہ۔ حج کی اہمیت کے پیش نظر قرآن مجید میں "سورۃ حج" کے نام سے مکمل ایک سورۃ ہے [illegible] پہلی امتوں میں بھی حج کا ایک طریقہ معروف تھا۔ [illegible] حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ [illegible] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] حضرت آدمؑ [illegible] حضرت موسیٰؑ اور حضرت شعیبؑ [illegible] حضرت ابراہیمؑ نے خانہ کعبہ کی دوبارہ بنیاد رکھی [illegible] اللہ پاک نے فرمایا [illegible] لوگوں میں حج کا بلند آواز سے اعلان کرو [illegible]

یاد رہے کہ اسلام میں حج ایک مشہور عبادت ہے [illegible] خانہ کعبہ کے طواف [illegible] مکہ مکرمہ شہر [illegible] مقامات پر حاضر ہو کر کچھ آداب و اعمال بجالانے کا نام ہے۔ حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ جس مسلمان میں اس کے فرض ہونے کی شرطیں پائی جائیں اس پر عمر میں ایک بار حج کرنا فرض ہے۔ حج میں کچھ کام فرض ہیں۔ جن کے بغیر حج ہوتا ہی نہیں کچھ کام واجب ہیں جن میں سے کسی ایک کے رہ جانے سے عموماً دم (قربانی) واجب ہو جاتی ہے۔ کچھ کام سنت ہیں جن کے رہ جانے سے ثواب و برکت میں کمی آتی ہے لیکن حج ہو جاتا ہے اور کچھ کام منع ہیں جن کے کر لینے سے جرمانہ واجب ہوتا ہے اور بعض میں حج فاسد ہو جاتا ہے اور بعض میں صرف ثواب میں کمی آتی ہے۔

حج آٹھ شرائط پائے جانے سے فرض ہوتا ہے: حج کے فرض ہونے کیلئے مندرجہ ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

مسلمان ہونا۔ اگر کفار کے ملک میں ہو تو حج کے فرض ہونے کا علم ہونا۔ عقلمند ہونا یعنی پاگل نہ ہونا۔ بالغ ہونا۔ آزاد ہونا۔ تندرست ہونا کہ اعضاء سلامت ہوں لیکن اگر پہلے تندرست تھا اور دیگر شرائط فرضیت حج پائے جانے کے بعد اپاہج ہو گیا تو کسی دوسرے مسلمان کو اپنی طرف سے حج کرانا ضروری ہے اور اسے حج بدل کہا جاتا ہے۔ مکہ مکرمہ پہنچنے کی طاقت کا ہونا اور اس سے مراد یہ ہے کہ حاجت اصلیہ مثلاً رہائش کا مکان، سواری، استعمال کے کپڑے، برتن و بستر اور اوزار وغیرہ کے علاوہ اس کے پاس سوار ہو کر سفر کے اخراجات و دیگر ضروریات خورد و نوش و رہائش کے علاوہ اپنی واپسی تک اپنے اہل و عیال جن کا خرچ اس کے ذمے ہے موجود ہو۔ ان شرائط بالا کا حج کے مہینوں شوال، ذیقعدہ اور ذوالحج میں موجود ہونا۔

مسافر عورت کے لئے محرم یا شوہر کے ساتھ جانا ضروری ہے: عورت کے لئے اگر اس کا گھر خانہ کعبہ سے 57 میل 3 فرلانگ کی مسافت پر یا اس سے زیادہ ہو تو واجب ہے کہ شوہر یا محرم کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہو۔ ورنہ سخت گنہگار ہوگی۔ محرم سے مراد وہ رشتہ دار ہیں جس کے ساتھ ہمیشہ نکاح حرام ہے۔ مثلاً باپ، بیٹا وغیرہ اور محرم کا بالغ اور صالح ہونا بھی ضروری ہے۔

اصطلاحات حج وعمرہ

(1) احرام: اس سے مراد مرد کا بغیر سلی تہبند باندھنا اور بغیر سلی چادر اوڑھنا ہے۔ احرام کی حالت میں بہت سی پابندیاں عائد ہو جاتی ہیں۔ [illegible] عورت سے ہمبستری [illegible] شکار کرنا، اور شکار کا گوشت کھانا، خوشبو لگانا، حجامت بنوانا، ناخن [illegible] سر اور چہرے کو کپڑے سے ڈھانپنا [illegible]

(2) میقات: [illegible] کے لئے قرن اور ہندوستان پاکستان اور یمن والوں کے لئے یلملم میقات ہیں۔

(3) حل وحرم: حرم سے مراد خانہ کعبہ کے اردگرد کئی میل تک کا معین علاقہ ہے۔ مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا حرم سے باہر ہے اسی طرح مزدلفہ حرم میں داخل ہے اور عرفات میدان حرم سے باہر ہے اور مسجد جعرانہ حرم سے باہر ہے۔ حدود حرم میں ہمیشہ جنگلی جانور کا شکار حرام ہے اور خودرو درختوں و گھاس کا کاٹنا بھی حرام ہے۔ صرف اذخر گھاس کاٹنے کی اجازت ہے۔ حرم کی حدود کے اندر رہنے والوں یا وہاں پہنچ جانے والے کے لئے حکم ہے کہ وہ عمرہ کا احرام حرم سے باہر نکل کر باندھیں اور حج کا احرام حرم کے اندر رہ کر باندھیں اور حل سے مراد حرم اور پانچ میقاتوں کے درمیان کے علاقے ہیں۔ حل میں رہنے والوں کے لئے حکم ہے کہ حج وعمرہ کا احرام حل ہی سے باندھیں۔

(4) لبیک یا تلبیہ اور دعائیں

تلبیہ سے مراد: لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک۔ ہے عمرہ یا حج کا احرام باندھنے کے بعد عمرہ یا حج کے سفر میں تلبیہ کی کثرت مسنون ہے۔ تلبیہ کے علاوہ مختلف مقامات پر نبی علیہ السلام و بزرگان دین نے دعائیں کی ہیں ان دعاؤں میں سے جس قدر پڑھ سکے پڑھے اور دعاؤں کی جگہ صرف درود شریف پڑھتا رہے تو زیادہ بہتر ہے۔

(5) طواف: اس سے مراد خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا ہے ہر چکر کا آغاز حجر اسود والے کونے سے ذرا پہلے سے ہوتا ہے۔ عمرہ میں ایک طواف ہے اور حج میں تین طواف ہیں۔

پہلا طواف جسے طواف قدوم کہتے ہیں سنت ہے۔ دوسرا طواف جسے طواف زیارت یا طواف افاضہ یا طواف فرض کہتے ہیں۔ آخری طواف وداع۔

(جاری ہے)

روک سکتے ہو......؟؟

ابو امامہ

جیش کے فدائی ابھی انڈین میڈیا کے حواس سے اُترے نہ تھے......
جیش کے سودائی چھا گئے......
ابھی حضرت امیر محترم حفظہ اللہ کے ولولہ انگیز بیانات
بیٹے کے دماغ میں گونج رہے تھے
کہ
کارکنوں کی والہانہ اپیلیں بھی سنائی دینے لگیں
جیش کی کلاشنکوفوں کا ذکر ابھی تھما ہی نہ تھا
کہ
جیش کے رومالوں کا ذکر شروع ہو گیا......
مجاہدین کی مدد کرتے جایئے......
بدر والے مہینے میں مشرکین کے خلاف جہاد میں حصہ شامل کرتے جایئے......
جہاد نماز روزے کی طرح فرض ہے......
اس فرض کی ادائیگی میں شرکت کرتے جایئے......
اُف!!!......
کیسے تازیانوں کی طرح برس رہے تھے یہ الفاظ دشمنوں کے حواس پر......
بولنے والوں کو بھی اندازہ نہ ہوگا...... کہ بات کہاں کہاں تک پہنچ رہی ہے......
پھر کیا ماتم برپا ہوا...... مزا ہی آگیا......
ایک ایک لفظ سے یہ تاثر کہ گویا کفر اس سے تباہ ہوا......
اور ایک ایک نوٹ پر وہ تبصرہ و تجزیہ کہ دنیا اس سے برباد ہوئی......
ہماری تو عید اسی سرشاری میں گزر گئی اور کچھ بھائیوں نے تو گویا ذمہ ہی لے لیا خوش کرنے کا......
اللہ انہیں خوش رکھے......
ہر گھنٹے کسی اور انڈین چینل کا کلپ بھیج دیتے
اور ہماری پھر عید ہو جاتی......
جیش یہاں ایسے کام نہیں کرتی کہ میڈیا پر آئے......
نہ کسی "دفاعی" جلوس میں نکلتی ہے اور نہ کسی "شاہی" لشکر کا حصہ بنتی ہے......
کہ فوٹو بنیں......
مگر اللہ نے دکھانا ہے تو دشمن کا میڈیا یہ کام کرتا ہے......
اب ہم انڈیا کے مسلمانوں کو کیسے سناتے کہ......
"مسلمانو! جہاد نماز روزے کی طرح فرض ہے"
سو یہ کام این ڈی ٹی وی، آج تک، آئی بی این اور زی نے کیا اور خوب کیا......
اللہ کے لئے اس میڈیا سے جو استغناء برتے گا
اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسباب خود مسخر کرے گا
اور مافوق الاسباب کرے گا......
فدائیوں کے پاک خون کی برکت سے انڈین میڈیا اس کام پر مسخر ہے......
اور خوب خوب حق ادا کر رہا ہے......
اچھا ایک بات سن لیجئے! خصوصاً وہ ضرور سن لیں جنہیں یہ رومال اچھے نہیں لگتے......
مسلمانوں سے تلوار چھیننے، جہاد چھیننے پر کتنا زور، کتنا مال اور کتنی توانائیاں خرچ ہو چکی ہیں؟
یقیناً کسی اور کام پر اس کا عشر عشیر بھی صرف ہوتا تو وہ کام ہو جاتا
مگر یہ کیوں نہ ہو سکا؟......
اس لئے کہ یہ تلوار محمد رسول اللہ ﷺ کی ہے......
آپ ﷺ نے اسے بے نیام کیا ہے......
کفار پر چلایا......
چلانے کا حکم دیا اور یہ فیصلہ بھی صادر فرما دیا
کہ "دجال" کے قتل تک اسے روکا نہ جا سکے گا......
اب اسے روکنے کی کتنی بھی کوشش کر لی جائے بے سود رہے گی اور......
یہ تلوار تکلیف دیتی رہے گی......
اسی طرح...... بالکل اسی طرح
جہاد کے لئے انفاق کی طرف بلانے اور اس کے لئے اپنی عزت والی چادر پھیلانے کا کام بھی نبی کریم ﷺ نے شروع فرمایا ہے......
روک سکتے ہو تو روک لو......
آوازیں لگاتے، رومال پھیلائے کھڑے یہ لوگ بھکاری نہیں ہیں......
ان میں حدیث پڑھانے والے علماء بھی ہیں اور چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ بھی......
یہ محمد رسول اللہ ﷺ کے عاشق ہیں اور سنت کی ادائیگی کے لئے کھڑے ہیں......
"رُوک سکتے ہو تو روک لو"

گائے ماتا اور چائے فروش مودی کی سیاست

سنگِ میل
عبدالحفیظ امیرپوری
amerpuri@yahoo.com

اللہ تبارک وتعالیٰ اہل کشمیر اور ہندوستانی مسلمانوں کی حفاظت فرمائیں۔ آمین

چانکیائی ٹولے کے چائے فروش (مودی) کو جب سے حکومت ملی ہے اس نے ہندوستانی مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ مختلف حیلے بہانوں سے مسلمانوں کو تنگ کرنا یوں تو ہر چانکیائی حکومت کا خاصہ ہے لیکن چائے فروش مودی کی حکومت میں اس میں خاطر خواہ اضافہ دیکھا گیا ہے۔

حالیہ کچھ مہینوں میں ہندوستان بھر میں مختلف مقامات پر مسلمانوں پر "گاؤ ہتیا" (گائے کی بے حرمتی) کا الزام لگا کر مسلمانوں پر تشدد کرنا، ان کی املاک کو تباہ کرنا اور انہیں جان سے مارنے کے واقعات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ہر ہفتے کوئی نہ کوئی مسلمان گھرانہ ہندوؤں کی دہشت گردی کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے۔

تازہ واقعات میں اتر پردیش کے مین پور ضلع مین پوری میں سینکڑوں ہندوؤں نے گائے کاٹنے کا جھوٹا الزام عائد کر کے دو مسلمان نوجوانوں رفیق اور شفیق کو بہیمانہ تشدد کا نشانہ بنایا۔ ضلع انتظامیہ کا کہنا ہے کہ دونوں مسلمان نوجوان نگر پنچایت کے کنٹریکٹر ہیں اور ان کے پاس مردہ جانوروں کو اٹھانے اور ڈمپ کرنے کا لائسنس موجود ہے۔ سب ڈویژنل مجسٹریٹ وجے پرتاپ سنگھ نے ابتدائی تحقیقات کے بعد ہی واضح کر دیا تھا کہ واقعہ گائے کو کاٹنے کا نہیں ہے۔ ایک گائے ایک ہندو کے کھیت میں دو دن سے مردہ پڑی تھی اور اس کو اٹھا کر پھینکنا ایک مسئلہ تھا۔ واقعے کا ایک اور افسوس ناک پہلو کے حوالے سے ضلعی مجسٹریٹ چندرا پال سنگھ نے نیو انڈین ایکسپریس کو بتایا کہ افواہ کا بازار گرم ہوتے ہی سینکڑوں ہندوؤں نے مین پوری ضلع سے متصل گاؤں میں مسلمانوں کے گھروں اور دکانوں کو نذر آتش کر دیا۔

بھارتی میڈیا کے مطابق بی جے پی کے ایک رہنما نے بیان دیا تھا کہ اگر گائے کا گوشت کھانے پر پابندی نہ بھی ہو تو اسے کھانے والے کو پھانسی دے دینی چاہیے۔

ادھر ریاست ہماچل پردیش میں بعض مقامی لوگوں نے ٹرک میں گائے لے جانے والے بعض افراد پر حملہ کر دیا جس میں ایک شخص ہلاک ہو گیا اور چار دیگر شدید زخمی ہو گئے۔ جبکہ ایک دن پہلے شمالی ریاست ہریانہ کے وزیر اعلیٰ کا کہنا تھا کہ اگر مسلمانوں کو ملک میں رہنا ہے تو انھیں گائے کا گوشت کھانا چھوڑنا ہوگا۔

مؤرخین کے مطابق ہندوؤں کی مقدس کتابوں کے مطالعے سے یہ بات واضح ہے کہ ہزار سے ڈیڑھ ہزار سال قبل مسیح، ہندو معاشرے میں جانوروں کی قربانی ایک عام بات تھی۔ ہندوؤں کے بھگوانوں "اندرا" کو بیل جب کہ "اگنی" کو بیل اور گائے دونوں کے گوشت کا نشہ تھا۔ وید میں کُل 250 جانوروں کا ذکر ہے، جن میں سے 50 کو قربانی اور غذا کیلئے جائز قرار دیا گیا ہے۔ مہابھارت میں Rantideva نامی بادشاہ کا ذکر ہے، جس نے برہمنوں کو گوشت اور دیگر اجناس فراہم کر کے خوب شہرت کمائی۔ برہمنوں کے قدیم صحیفوں میں بھی گوشت خوری کے کئی ثبوت ملتے ہیں۔ قدیم بدھ مت کی ایک کتاب دگھانکایا (Digha Nikaya) میں ایک واقعہ درج ہے کہ Kutadanta نامی برہمن نے ایک روز 700 بیلوں، 700 بکروں اور 700 مینڈھوں کی قربانی کا فیصلہ کیا۔ مہاتما بدھ نے ہندوؤں کے اس عمل کے خلاف بغاوت کی اور نظریہ اہمسہ کی بنیاد رکھی۔ گوتم بدھ نے گائے کی کبھی عبادت تو نہیں کی نہ ہی اسے ماتا کا درجہ دیا مگر، وہ جانوروں کی بیجا قربانیوں کے خلاف تھے۔ بدھ کے اس نظریے سے نچلی ذات کے ہندوؤں کی اکثریت متاثر ہوئی اور انہوں نے تیزی سے بدھ مت اپنانا شروع کر دیا۔ یہ وہ وقت تھا جب برہمن ہندوؤں کو بدھ کے اس نظریے سے خطرات محسوس ہوئے اور انہوں نے عوام کے دل جیتنے کے لئے رفتہ رفتہ جانوروں کی قربانی میں کمی لانا شروع کر دی اور اب جو شخص گائے قربان کرتا اسے برہمنوں کی جانب سے اچھوت قرار دیا جانے لگا، اس پر زمین تنگ کی جانے لگی۔ گوتم بدھ نے دنیا میں ایسے نظریے کی بنیاد رکھ دی جس نے ایک گائے کے ذبیحہ پر انسانوں کا جینا دوبھر کر دیا۔

تاریخ پر گہری نظر رکھنے والے دہلی یونیورسٹی کے پروفیسر دویجندر نارائن جھا، نے جب ان کچی مگر کڑوی باتوں کا ذکر اپنی کتاب Holy Cow: Beef in Indian Dietary Traditions میں کیا تو ہندو انتہا پسند ان کی جان کے درپے ہو گئے۔ پروفیسر جھا اس تصور سے بھی اختلاف رکھتے ہیں کہ ہندوستان میں گاؤ کشی مسلمانوں کی آمد سے شروع ہوئی۔ اس مؤقف کی تصدیق اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ مسلم حکمرانوں نے اکثر و بیشتر ہندوؤں کے مذہبی جذبات کے احترام اور ان کی حمایت حاصل کرنے کیلئے گائے کی قربانی سے اجتناب برتا۔ پروفیسر جھا کا ماننا ہے کہ گائے نے اٹھارویں اور انیسویں صدی میں جا کر جانور سے "ماتا" کا روپ دھارا، اور اس کے نام پر قتل و غارت گری کا بازار گرم ہونے لگا۔ پروفیسر کانچا ایلیاہ بھی یہی رائے رکھتے ہیں کہ تاریخی طور پر برہمن سمیت تمام ہندو ویدک اور ویدک کے بعد کے ادوار میں گائے کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ کشمیری پنڈت تو آج بھی گوشت خور ہیں، بنگالی برہمن کا بھی یہی حال ہے مچھلی بھی کھاتے ہیں اور گوشت بھی۔

بھارتی آئین کی تیاری میں شریک ڈاکٹر امبیڈکر کے مطابق، گائے کو مقدس ماننے سے پہلے گائے کو ذبح کیا جاتا تھا۔ انہوں نے ہندو دھرم شاستروں کے ایک مشہور عالم پیوی کانے کا حوالہ دیا۔ کانے نے لکھا ہے، ایسا نہیں ہے کہ ویدک دور میں گائے مقدس نہیں تھی، لیکن اس کی پاکیزگی کی وجہ سے ہی کہا گیا کہ گائے کا گوشت کھایا جانا چاہیے۔ (مراٹھی میں دھرم شاستر وچار)

ایک تاریخی حقیقت یہ بھی ہے کہ جب تک ہندوستان میں مسلمانوں کو حقیقی اقتدار حاصل رہا گائے کے نام پر خون خرابہ کم ہی دیکھنے کو ملا۔ 1683ء میں پہلی بار کسی مسلمان کو گائے کی قربانی کے الزام میں شہید کیا گیا اور پھر ہندوستان میں تاج برطانیہ کے جمتے قدم کے ساتھ ہی اس مسئلے پر ہندو مسلم فسادات کا آغاز ہوا۔ برطانوی افسران کو جب بھی کشیدگی کو بڑھاوا دینا ہوتا تو وہ "لڑاؤ اور حکومت کرو" کی پالیسی کے تحت گائے قربان کرتے اور مسلمان قصائیوں کا نام سامنے کر دیتے تھے۔ ملکہ وکٹوریہ نے 8 دسمبر 1893ء کو اپنے وائسرائے لارڈ لانسڈاؤنے کو ایک رقعہ لکھ کر یہ راز فاش کیا۔

"اگرچہ محمڈنز (مسلمانوں) کی گاؤ کشی کو ہنگامہ کرانے کی خاطر استعمال کیا جاتا ہے لیکن دراصل اس کا رخ ہماری طرف ہوتا ہے جو محمڈنز (مسلمانوں) کی نسبت اپنی فوج کے لیے کہیں زیادہ گائیں ذبح کرتے ہیں۔"

مگر اب سوال یہ ہے کہ جب واقعی سب کچھ اتنا سادہ اور تاریخ اتنی واضح ہے تو پھر یہ الجھن کیوں؟ گائے کے نام پر سیاست ایک طرف، کیا گائے کا نام پر قتل و غارت گری ضروری ہے؟ آخر گائے پر اتنا واویلا کیوں مچا ہوا ہے؟ گائے بس ایک بہانہ ہے، مسلمان اصل نشانہ ہیں۔ مودی سرکار کے لیے بھی گائے سیاسی ہتھیار اور عوام کے جذبات بھڑکا کر ووٹ اور اخلاقی حمایت حاصل کرنے سے زیادہ کچھ نہیں، شائد جب ہی بی جے پی کی سابقہ حکومت میں گوشت کی پیداوار میں زبردست حد تک اضافہ ہوا اور واجپائی سرکار نے کانگریس کے چیلنج کے باوجود کبھی گائے کی قربانی پر ملک بھر میں پابندی عائد نہیں کی۔ شاید اسی لیے مودی کے گڑھ گجرات کا شمار ان 10 ریاستوں میں ہوتا ہے، جہاں سب سے زیادہ ذبح خانے ہیں اور گزشتہ دس برسوں میں یہاں گوشت کی برآمد میں دگنا اضافہ ہوا ہے اور اسی لئے بھارت آج بھی گوشت کی پیداوار میں دنیا کا پانچواں، گوشت خوری میں ساتواں جب کہ گوشت برآمد کرنے میں دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ جس گائے کے آگے ہندو ماتھا ٹیکتے ہیں، عبادت کرتے اور اسے "ماتا" کہتے ہیں اسی کی کھال سے بنی کرکٹ گیند کو ہر روز پاؤں تلے روندتے ہیں۔

ہندو انتہا پسند جتنی چاہیں کوشش کر لیں وہ ہر وقت، ہر انسان کو بے وقوف نہیں بنا سکتے۔ سب جانتے ہیں کہ مودی صاحب گائے کو سیاسی مارکیٹ میں اسی وقت لاتے ہیں جب انہیں کوئی سیاسی تیر مارنا ہو۔ چائے فروش مودی نے جن دعوؤں اور امیدوں پر مرکزی حکومت سنبھالی تھی اس میں وہ بری طرح ناکام رہے۔ اس لیے وہ اپنے پرانے ہتھیار "ہندو مسلم فسادات" کو ہوا دے کر اپنے ووٹروں کے سامنے اپنی "کارکردگی" دکھا کر سرخ رو ہونا چاہتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ گائے ہندوؤں کے نزدیک بھی نہ "ماتا" ہے نہ اس کا دھرم سے کوئی تعلق ہے اور نہ اس کا احترام کیا جاتا ہے۔ اس کی قربانی کے خلاف آواز اُٹھانے والا وہ طبقہ ہے جسے مسلمانوں کا وجود ہی برداشت نہیں ہے۔ ملک میں مسلمانوں کی اقتصادی حالت انگریزوں کے زمانہ میں بھی ہندوؤں کے مقابلہ میں کمزور تھی اور انگریزوں کے بعد تو حکمران طبقہ نے اسے اور زیادہ کمزور کرنے کا مشن بنا لیا ہے۔ سردار پٹیل نے مسلمانوں پر سرکاری نوکری کے دروازے اسی وقت بند کر دیئے تھے جب وہ وزیر داخلہ بنے تھے اس کے بعد زمینداری کا خاتمہ کر کے اور ریاستیں ختم کر کے ان کی کمر پوری طرح توڑ دی تھی۔

اس سب کے پیچھے یہ خوف ہے کہ ہندوستانی مسلمان جب بھی طاقتور ہوا اور اپنے دین پر پورا عمل کرنے والا بن گیا اس دن ہندوستان میں اس کی حکومت ہوگی اور یہی خوف ہندو بنیا کو چین نہیں لینے دے رہا اور یہ خوف بلاوجہ نہیں۔ ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں جب غزوۂ ہند کے مجاہدین ہندوستانی حکمرانوں کو پابہ زنجیر جکڑ کر مسلمان خلیفہ کے سامنے پیش کریں گے۔ ان شاء اللہ

☆......☆......☆

پیارا چھوٹا بھائی عبدالصمد شہیدؒ، مسکراتا یار بھائی احتشام شہیدؒ (۱)

مولانا محمد عارف

آج یکم شعبان ۱۴۳۷ھ شعبان بعد عصر محاذ کے قریب قرارگاہ سے ہم بازار گئے تھے واپسی پر بھائی مسئول نے مکتوب خادم سنایا جو حضرت شیخ مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ کا پیغام ہوتا ہے اپنے مسلمان بھائیوں کے نام، مکتوب خادم یہ تھا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ تعالیٰ شہادت قبول فرمائے۔ آہ، بھائی احتشام انا للہ وانا الیہ راجعون، واہ بھائی احتشام شہیدؒ، بل احیاء عند ربھم یرزقون، آٹھ ساتھی پانچ دن میں شہید، یا اللہ ان سب کو خصوصیت قبولیت عطا فرما، اب تو ان کے نام بھی برکت والے ہو گئے، سمیع اللہ، خالد زمان خان، عمر، سراج، عبدالصمد، نذیر خان اور بھائی احتشام بہادری، اخلاص وفا اور محنت کا استعارہ، اپنے ان جانبازوں کیلئے ہم بھرپور، ایصال ثواب کا اہتمام کریں۔ والسلام، خادم۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

بندہ نے جب سے مکتوب مسئول بھائی سے سنا تو حیرانی ہوئی، یا اللہ چھوٹا بھائی عبدالصمد واقعی شہید ہو گیا ہے اور کیا پیارا خوبصورت مسکراہٹوں والا بھائی احتشام بھی شہید ہو گیا، بھائی عبدالصمد شہیدؒ اور بھائی احتشام شہیدؒ کی یاری دوستی، کیا ان کو جنت میں بھی اپنے رب تعالیٰ تک لے گئی؟ واہ سبحان اللہ! بھائی احتشام سے تو پرانی جان پہچان تھی خصوصاً محاذ کی طرف جاتے ہوئے ان کی طرف سے استقبال ہوتا تھا، اکرام کرتا تھا، محبت کے گپ شپ لگتے تھے۔ اس سال ۱۴۳۷ھ میں بھی محاذ کیلئے ان کو فون کیا انہوں نے کہا کہ میں تو سفر پہ جا رہا ہوں اور دوسرے ذمہ دار ساتھی کا فون نمبر دے دیا، مجھے کیا پتا تھا کہ یہ فون پر آخری باتیں ہیں۔ اللہ پاک مغفرت کاملہ نصیب فرمائے اور شہداء کے جو فضائل ہیں وہ ان کو ان کے دیگر سب ساتھیوں کو اللہ پاک عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

بھائی عبدالصمد شہیدؒ میرے سب سے چھوٹے بھائی تھے میری اماں جان رحمۃ اللہ علیہا کے انتقال کے بعد عبدالصمد کی والدہ ہی نے مجھے پالا، دودھ پلایا اور مجھے اب ان سے اپنی والدہ کی طرح محبت ہے، عبدالصمد بھائی ہم میں چھوٹے ہونے کے باوجود بہت سمجھ دار، نڈر تھے، شرارتی بھی تھے چند دن قبل جب روانہ ہو رہے تھے یہ ان کی تیسری باری تھی محاذ کی جو آخری باری ثابت ہوئی جامعۃ النور سے بندہ نے ان کو رخصت کرتے وقت کہا کہ اللہ پاک تجھے شہید کرے اور پھر ہم نے عہد کیا کہ دونوں بھائی ایک دوسرے کیلئے صرف ایک ہی دعا، شہادت کی دعا کریں گے۔ الحمدللہ میری دعا اس کے حق میں قبول ہو گئی ہے اور میرے بارے میں جو دعا انہوں نے کی میری شہادت کے واسطے ان شاء اللہ بہت جلد وہ بھی قبول ہوگی۔ یا اللہ اب تو میرا بھائی آپ کے دربار تک پہنچ گیا، اس کی میزبانی میں میرے حق میں جو بھائی نے جو شہادت کی دعا کی وہ قبول فرما اور مجھے بھی پیارے دوست بھائی احتشام شہیدؒ اور بھائی عبدالصمد شہیدؒ سے ملا دیجئے۔ آمین ثم آمین۔ اے مشکل کو آسان کرنے والے، اے اللہ میرے لئے شہادت کو آسان کر دیجئے۔ آمین ثم آمین۔

۱۴۳۵ھ میں بھائی عبدالصمد شہیدؒ جب پہلی بار محاذ پر گئے تو شرارت کر کے بھائی احتشام شہیدؒ کو کہا میں چونکہ کرنل کے ساتھ ڈرائیور ہوں مجھے جلدی روانہ کریں انہوں نے جلدی روانہ کیا انہی دنوں جماعت کے بھائی ذاکر اللہؒ جو اہم ذمہ دار کمانڈر تھے جام شہادت نوش کر چکے تھے میرے بھائی عبدالصمد شہیدؒ کی شکل وصورت بھائی ذاکر اللہ شہیدؒ سے ملتی تھی کسی نے کہا آپ بھائی ذاکر اللہؒ کے بھائی ہو تو اس نے کہا کہ ہاں تو سب مجاہدین ان کا اکرام کرنے لگے۔ خصوصاً امارت اسلامیہ کے مجاہدین جو ذاکر اللہ شہیدؒ کے اخلاق سے متاثر تھے۔ میری والدہ ہمیں تنگ کرنے لگی کہ عبدالصمد کو واپس لاؤ تو ہمارے دوسرے بھائی قاری عبدالشکور کی ترتیب بندہ نے چند دن کیلئے محاذ کی بنائی تھی تو بھائی عبدالصمد شہیدؒ کو لینے کے بہانے بھائی قاری عبدالشکور بھی چلے گئے۔ بندہ نے ژوب میں تفسیر پڑھا کر سیدھا محاذ کا رخ کیا جب وہاں پہنچ گیا تو پتہ چلا کہ عبدالصمد بھائی ذاکر اللہ کے حقیقی بھائی مشہور ہو چکے تھے مجھ سے قبل بھائی عبدالشکور نے ان کا راز فاش کر دیا تھا میں نے غصہ بھی کیا کہ کیوں آپ نے ایسا کیا تھا تو کہنے لگے کہ سب جب کہنے لگے یہ بالکل ذاکر اللہ کی طرح لگ رہا ہے اور مجھے کہا کہ آپ ان کے بھائی ہے تو میں نے ہاں کر دیا کہ بھائی ہوں اور دل میں یہ تھا کہ میں ان کا مسلمان بھائی تو ہوں۔ بہرحال بندہ نے دونوں بھائیوں کو چند دن بعد واپس بھیج دیا۔ پھر بندہ بھی واپس چلا آیا جب ہم تینوں اماں جان کے پاس اکٹھے ہوئے تو اماں جان کہنے لگی تو تم سب نے مجھے دھوکہ دیا ہم سب خوب ہنسے اس ڈرامے پر کہ ایک جاتا تو دوسرا اس کو پکڑنے کے بہانے خود بھاگ جاتا تھا۔ اس کے بعد دوبارہ بھائی عبدالصمد شہیدؒ پھر محاذ کی طرف روانہ ہوئے، صحرا میں خوفناک راستوں پر خوفناک لوگوں کی تیز رفتار گاڑی میں 2 جماعتی ساتھی تھے بھائی عبدالصمد شہیدؒ کے علاوہ ان دونوں کو پشتو نہ آتی تھی راستے میں ڈرائیور نے ایک ٹیلے کو چھوٹا جمپ سمجھ کر گاڑی چڑھا دی تو خوفناک انداز سے گاڑی لڑھک کر نیچے گی کیونکہ وہ خطرناک ٹیلہ تھا دوسری جانب میں کھائی تھی ڈرائیور کا ہاتھ ٹوٹ گیا اور گاڑی چلانے سے محروم ہو گیا تو پھر بھائی کو کہا آپ لوگوں میں کوئی ہے ڈرائیور؟ تو بھائی نے کہا میں کراچی میں ڈرائیور ہوں شہر میں مگر اس صحرا میں یہ گاڑی چلانا تمہارے انداز سے یہ میرے لئے مشکل ہے تو ڈرائیور نے پھر بھائی کو بٹھایا اور کہا کہ مشکل نہیں چلاؤ بسم اللہ کر کے۔ بھائی نے ماشاء اللہ گاڑی چلا کر بھگائی راستے میں ایک جگہ امریکی مزدوروں پولیس ڈالر خوروں سے آمنا سامنا ہوا بھائی نے دونوں ساتھیوں کو الحمدللہ تشکیلات کر کے ترتیب سے بٹھایا اور خود ثقیل ایل ایم جی لیکر آگے مورچہ سنبھالا اور جھڑپ شروع ہو گئی کچھ دیر بعد دشمن پسپا ہو گئے۔ ایک پولیس والے کو بھائی نے زخمی کیا تو سب بھاگ گئے۔ اب گاڑی میں بیٹھے ہوئے دو مزدوروں نے کہا کہ ان تینوں طالبان کو راستے میں اتارتے ہیں ان کی وجہ سے ہمیں مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے بھائی تو پشتو جانتا تھا تو بھائی نے کہا کہ کیوں ہمیں اتاروں گے؟ آخر ہمیں ہمارے مرکز سے کیوں اٹھایا تم لوگوں نے؟ اب ہمیں ہمارے دوسرے مرکز تک پہنچاؤ! پھر بھائی نے دونوں جماعتی ساتھیوں کو اردو میں بتایا کہ گاڑی میں جو رسیاں ہیں ان رسیوں سے ان مزدوروں کو باندھو، ان کو باندھ دیا گیا اور جب ان مزدوروں کا مقام آیا تو اسی طرح باندھ کر ان کو گاڑی سے نیچے پھینکا گیا، مزدوروں کے بڑے نے کہا کہ آپ لوگوں نے یہ کیا کیا؟ تو ان کے بڑے سے جب حقیقت حال بیان کی گئی تو اس نے ان کو اسی حالت میں خوب لاتیں ماریں کہ کیوں مجاہدین کو صحرا میں اتار رہے تھے تم لوگ؟ اور پھر معذرت بھی کی مجاہدین سے۔ محاذ پر جس جگہ ان کا قیام تھا وہاں قریب گھر والے آتے جاتے تھے ان کا ایک بیٹا تھا ۱۲/۱۳ سال کا۔ اس کے پاس کچھ ایسی چیزیں تھی کہ جس سے وہ مشکوک نظر آرہا تھا بھائی نے طالبان امارت اسلامیہ کے کمانڈان کو بتایا کہ اس بچے کے پاس جو چیزیں خطرناک ہیں اور جاسوسی کے آلات ہیں۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

بچوں کو اغوا ہونے سے بچائیے

مولانا محمد جہان یعقوب

پہلے معاصر روزنامہ نوائے وقت کی ایک خبر ملاحظہ فرمائیے:

"بچوں کے اغوا کی وارداتوں میں خوفناک حد تک اضافہ ہو گیا۔ لاہور کی ماتحت عدالتوں میں 6 ماہ کے دوران بچوں کے اغوا کے 219 مقدمات پیش کئے گئے۔ 6 ماہ میں اغوا اور لاپتہ بچوں کی تعداد 200 سے تجاوز کر گئی جو گذشتہ شرح سے تین گنا زیادہ ہے۔ راوی روڈ، داتا دربار، بھاٹی گیٹ، مغلپورہ اور باغبانپورہ میں سب سے زیادہ بچوں کے اغوا کے واقعات سامنے آئے ہیں۔ صرف راوی روڈ کے علاقے میں 6 ماہ کے دوران 15 بچوں کو اغوا کیا گیا۔ اقبال ٹاؤن ڈویژن سے 19 صدر ڈویژن سے 30، ماڈل ٹاؤن ڈویژن سے 31 بچے اغوا ہوئے جبکہ کینٹ ڈویژن میں سب سے زیادہ 59 بچے اغوا ہوئے۔ سٹی ڈویژن 52 بچوں کے اغوا کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہا۔ سول لائن ڈویژن میں سب سے کم 17 بچے اغوا ہوئے۔ 200 زائد اغوا ہونے والے بچوں میں سے صرف 43 بچوں کو بازیاب کرایا جا سکا۔ تھانوں میں بچوں کے اغوا کی 181 ایف آئی آر درج کی گئی، جو کیس عدالتوں میں بھیجے گئے جبکہ باقی اکیس شہریوں نے پولیس کی جانب سے ایف آئی آر درج نہ کرنے پر اندراج مقدمہ کے لیے عدالتوں میں درج کرائے"۔

اس صورت حال سے نمٹنے کے لیے والدین، اساتذہ، رشتے داروں کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہیے، تمام ذمے داری پولیس اور اداروں پر ڈالنا اور اپنے حصے کی ذمے داری ادا نہ کرنا کسی طرح بھی مستحسن نہیں۔ آج ہم ماہرین کی بتائی ہوئی چند احتیاطی تدابیر آپ سے شیئر کرتے ہیں، جن پر عمل کر کے اس صورت حال پر کافی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔

ہمارے بچوں کو دن کے کم و بیش اوقات میں مندرجہ ذیل مقامات پر کئی وجوہ کی بنا پر آنا جانا پڑتا ہے۔ 1۔ اسکول، مسجد یا مدرسہ، اکیڈمی، بازار، دوست یا رشتے داروں کی طرف، پارک یا گراؤنڈ میں کھیلنے کیلیے، بچہ ان جگہوں میں سے کسی بھی جگہ جائے، اگر احتیاطی تدابیر کی جائیں تو کسی بڑے نقصان سے بچا جا سکتا ہے۔ جب بچے خود اسکول جاتے آتے ہوں تو درج ذیل احتیاطی تدابیر پر عمل کریں:

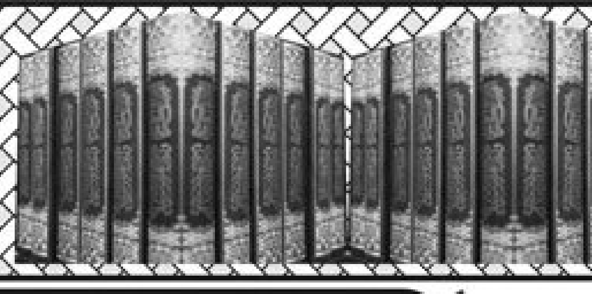
بچے کے کسی ایسے ہم جماعت کو اس کا اسکول جانے آنے والا ساتھی بنا دیں جو آپ کے پڑوس میں رہتا ہو، بچے کے کلاس انچارج کے ساتھ خصوصی رابطہ رکھیں۔ اگر بچے کو اسکول سے چھٹی کرنی ہے تو اس کی باقاعدہ فون پر یا بذریعہ درخواست کلاس انچارج کو ضرور اطلاع کریں۔ یہ بات بھی خصوصی طور پر اور باقاعدہ ایک انتہائی سنجیدہ معاہدہ کے تحت طے کر لیں کہ اگر بچہ اسکول گیٹ بند ہونے تک اسکول نہ پہنچے تو کلاس انچارج آپ کو گھر پر بغیر کسی تاخیر کے اطلاع دے، تاکہ کسی غیر متوقع واقعہ کی صورت میں آپ فوراً کچھ کر سکیں۔ گھر اور اسکول آنے جانے کے کئی راستے ہوتے ہیں۔ آپ بچوں کو بھی پابند کر دیں کہ وہ پنا اپنا روٹ طے کر لیں۔ جس کا سب کو علم ہو۔ کسی ایمرجنسی میں سب سے پہلے وہی روٹ چیک کریں، اسکول سے واپسی کے وقت سے بچہ اگر 1 منٹ بھی لیٹ ہوتا ہے تو سب کام چھوڑ کر فوراً مقررہ روٹ سے ہوتے ہوئے اس کی تلاش میں لگ جائیں، بچے کے خاص دوستوں کے بارے میں مختصر لیکن ضروری معلومات آپ کے پاس ہر صورت موجود بلکہ کسی ڈائری میں درج ہوں: مثلاً، دوست کا نام، گھر کا مکمل ایڈریس، فون، والد کا نام، دفتر یا کاروبار کا پتہ، عہدہ، فون، موبائل وغیرہ، کسی ناگہانی صورت میں آپ کے متوقع مددگار اور قریبی رشتے داروں کی لسٹ بھی آپ کے پاس تحریری صورت میں گھر کسی عام جگہ پر دستیاب ہونی چاہیے۔ بچے کو صرف اسی دوست کے گھر جانے کی اجازت ہو جس گھر کے ہر فرد کے بارے میں آپ مطمئن ہوں۔ بچے سے واپسی کا وقت طے کر کے اسے بھیجیں۔ وہاں پہنچنے پر بچہ یا دوست کے گھر والے آپ کو اطلاع کریں اور واپسی کا جو وقت طے ہے اس پر سختی سے عمل کروائیں۔ دیر کی صورت میں بچے کے دوست کے گھر فوراً رابطہ کریں۔ بچے کی اپنی عمر سے بڑے کسی بھی شخص سے یا کسی لڑکے سے دوستی ہرگز نہ ہونے دیں۔ یہی ہدایات مسجد، اکیڈمی جانے والے بچوں کے سلسلے میں بھی اختیار کی جائیں۔

عموماً دیکھا گیا ہے کہ گھر والے ضرورت کی چیزیں قسطوں میں منگوانے کے عادی ہوتے ہیں یاد رکھیں، جتنی مرتبہ آپ چھوٹے کو باہر بھیجیں گے غیر متوقع صورتحال کا خطرہ بھی اتنا ہی بڑھتا جاتا ہے۔ اس لیے بچے کو بار بار بازار بھیجنے سے گریز کریں۔ اگر بازار گھر سے دور ہے یا راستے میں کوئی بڑی سڑک پڑتی ہے یا چوک آتا ہے تو ایسی صورت میں کوشش کریں کہ بچہ بازار نہ جائے۔ لازم نہیں کہ بچے کے اغوا کا ہی خطرہ ہوتا ہے، مصروف یا چلتے بازار میں بچے کا خدانخواستہ ایکسیڈنٹ وغیرہ بھی ہو سکتا ہے۔ اگر بچے کو بہ امر مجبوری بازار بھیج ہی دیا ہے تو قرآنی آیات اور دعائیں پڑھتے رہیں اور بچے کی واپسی کے وقت کا اندازہ لگا کر رکھیں۔ دوسری صورت میں فوراً بچے کے پیچھے جائیں۔ بچے کو بھی ہدایت کریں کہ وہ خود بھی دعائیں وغیرہ پڑھتا رہے اور ادھر ادھر مصروف نہ ہو۔ یہ بات بچے کے ذہن نشین کرا دیں کہ دکاندار خواہ کتنا ہی جاننے والا یا تعلق والا ہو اگر یہ کہے کہ آپ کو گودام گھر یا فلاں جگہ سے اچھا سودا دے دوں یا فلاں چیز ختم ہے وہاں سے دے دوں، تو ہرگز ہرگز اس کی بات نہیں ماننی نہ اس کے ساتھ کہیں جانا ہے۔ بلکہ ایسی صورت میں باقی چیزیں بھی چھوڑ کر فوراً گھر آ جانا ہے۔ مشکوک صورت حال میں اگر نقصان ہو رہا ہے تو ہونے دیں لیکن ایسی صورتحال سے فوراً نکلنے کی کوشش کریں۔

پارک میں چونکہ ہر طرح کے لوگ آتے ہیں اس لیے کوشش کریں کہ وہاں آپ کا بچہ آپ کی یا کسی دوسرے بڑے کی ہمراہی میں پارک میں جائے اور مغرب ہونے سے پہلے پہلے ہر صورت واپس آ جائے۔ بچے کو پارک میں خواہ مخواہ دوستیاں نہ بنانے دیں۔ دوست یا عزیزوں کی طرف۔ اگر آپ کا بچہ بار بار ضد کر کے اپنے ایک ہی دوست کی طرف جانے کا زیادہ رجحان رکھتا ہے تو یہ الارمنگ صورت حال ہے۔ دیکھیں کہ اس دوست کے گھر میں آپ کے گھر کی نسبت کون سی چیز، سہولت یا کھلونے زیادہ ہیں جو آپ کے بچے کے لیے باعث کشش ہے، وہاں کھیلنے کو میدان یا کھلی جگہ ہے؟ دوست کے پاس کھلونے زیادہ ہیں؟ وہاں DVD یا کیبل سے لطف اندوز ہونے کی آزادی ہے؟ وہاں کھانا پینا کھلا ہے؟ دوست کے والدین آپ کی نسبت آپ کے بچے سے زیادہ پیار کرتے ہیں؟ اگر ان میں سے کوئی ایک چیز زیادہ وہاں موجود ہیں یا نہیں ہیں تو بچے کا بار بار وہاں جانے کا ضد کرنا خالی از علت نہیں ہے۔ کیونکہ اس صورت میں یا تو بچہ گھر سے باغی ہو گا اور اپنے گھر کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے گا کہ وہاں تو اتنا کچھ ہے اور یہاں کچھ بھی نہیں۔ یا اس کا پڑھنے کا قیمتی وقت کھیل میں ضائع ہو گا۔ وہاں احساس کمتری میں مبتلا اور کسی اخلاقی برائی کا شکار بھی ہو سکتا ہے، لیکن منع کرنے کے لیے بچے کے ذہن میں یہ بات ہرگز نہ بٹھائیں کہ وہ امیر لوگ ہیں یا خراب اس لیے ادھر نہ جائیں بلکہ گھر میں ہی اس کو کوئی معقول مصروفیت دیں کہ وہ گھر ہی میں رہنے کو ترجیح دیں۔ اپنا وقت دیں۔ خود بچے کے ساتھ وقت نکال کر کھیلیں۔ یہ چیز برائیوں سے بچنے کے ساتھ ساتھ بچے کے اعتماد میں بھی اضافہ کرے گی۔ ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ آج کل اپنے گردوپیش پر نظر رکھنے اور آج کل کے حالات بچوں کے ساتھ ڈسکس کرنے سے بھی بچوں کے اغوا کو بڑی حد تک روکا جا سکتا ہے بلکہ حالات اور اردگرد سے لاعلمی ہی بچوں کے اغوا کی بڑی وجہ بنتی ہے۔ مندرجہ ذیل امور جو کسی خاص عنوان کے تحت تو نہیں آتے لیکن ان پر غور کرنے اور بیان کردہ احتیاطی تدابیر اختیار کرنے سے بچوں کے اغوا کو بہت حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔ جب بھی بچوں کے ساتھ گھر سے نکلیں تو بچوں کی جیب میں کم از کم اتنے پیسے ضرور ڈالیں کہ وہ رکشہ ٹیکسی یا بس سے گھر واپس پہنچ سکیں۔ بچوں کو یہ بھی بتا دیں کہ اگر خدانخواستہ پیسے نہ بھی ہوں تو رکشہ ٹیکسی لے کر گھر آ جائیں۔ پیسے گھر پہنچ کر ادا ہو جائیں گے۔ جب بھی آپ بچوں کے ساتھ واپس گھر آ جائیں تو پھر ہر بچے سے پوچھیں کہ ہم کہاں گئے تھے؟ کس طرح گئے تھے، راستے میں کون کون سی معروف جگہیں اور سٹاپ آئے ہیں؟ جو بچہ یہ باتیں اچھی طرح بتائے اسے انعام دیں۔ لیکن باقیوں سے پھر پوچھ کر تمام روٹ ان کے ذہن میں پختہ کر دیں۔ اس طرح کرنے سے بچے کو اپنے اردگرد کا پتہ بھی چلے گا اور مزید ہوشیار بھی ہو جائیگا۔ وقتاً فوقتاً بچوں کے سامنے ایک غیر متوقع صورتحال یا کوئی ایمرجنسی رکھیں، مثلاً وہ آپ سے بچھڑ گیا ہے، کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے، وہ گھر میں اکیلا ہے، اس کے چوٹ لگ گئی ہے، یا اس کا ہاتھ جل گیا ہے، کمرہ لاک ہو گیا ہے، چھوٹے بھائی کے چوٹ لگ گئی ہے یا اسے کسی چیز نے کاٹ لیا ہے، راستے میں اس کے پیسے گم ہو گئے ہیں یا اس کی جیب کٹ گئی ہے وغیرہ وغیرہ...... ان تمام صورتوں میں وہ کیا کرے گا؟ جو کچھ بچہ بتائے اس میں خود ہی اضافہ کر کے بچے کو ہر مشکل صورت سے اچھے طریقے سے نکلنے کا گر بتائیں۔ بچے کو پراعتماد اور نڈر بنائیں۔ ساتھ ہی اس کو صورتحال کو سمجھنے اور پھر اسی سے نکلنے اور بچنے کے لیے فوری طور پر ردعمل کرنیوالا بنائیں، اور اس چیز کی بچے کو بار بار تربیت دیں۔ ہمسائے میں بچوں کو بار بار اور بے وقت بھیجنے سے پرہیز کریں اور صرف اسی صورت بھیجیں جب آپ کو پورا یقین ہو کہ گھر میں کم از کم دو خواتین موجود ہیں۔ جب بھی سفر وغیرہ پر نکلیں تو بچوں کے ساتھ اچھی طرح شیئر کر لیں کہ آپ کہاں جا رہے ہیں؟ کن کے گھر جا رہے ہیں؟ ان کا پورا ایڈریس کیا ہے اور یہ کہ ان کے گھر تک کس طرح پہنچیں گے؟ بچے کو اچھی طرح سے سمجھا دیں کہ راستے میں اس نے چوکنا ہو کر آنا جانا ہے، کسی کھیل تماشے میں مدہوش نہیں ہو جانا۔ اس کے ساتھ ساتھ بچے کی قوت مشاہدہ، قوت فیصلہ و ردعمل کی صلاحیت کو چیک بھی کرتے رہیں۔

ان ہدایات پر اگر تمام والدین عمل کرنا شروع کر دیں تو ان شاء اللہ بچوں کے اغوا اور تشدد وغیرہ جیسی صورت حال سے بچا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے پھول کلیوں جیسے بچوں کی ہر قسم کے اشرار سے حفاظت فرمائے اور انھیں اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کا چین اور قلب کا سرور بنائے رکھے۔ آمین





شوقِ شہادت
واقعات کے آئینے میں

164



فاتح نہاوند

(آخری قسط)

محمد عبیدالرحمٰن
muftiubaid313@gmail.com

تیسری روایت یہ ہے کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ اس وقت کوفہ میں مقیم تھے۔ بہر صورت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک طرف تو کوفہ اور بصرہ کے گورنروں کو خط لکھے کہ اتنی اتنی فوج نعمان رضی اللہ عنہ کی قیادت میں دے دو اور دوسری طرف حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو یہ مراسلہ بھیجا:

''اہل کوفہ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ اہل فارس کا بہت بڑا لشکر اسلام کا نور ہدایت بجھانے کے لیے ''نہاوند'' میں جمع ہوا ہے۔ مجھے اللہ کے فضل سے یقین ہے کہ وہ مسلمانوں کو فتح یاب کرے گا۔ میں نے اہل کفر وضلالت کے لیے ایک لشکر بھیجنے کا ارادہ کیا ہے اور اس لشکر کا سالار تمہیں مقرر کرتا ہوں۔ یہ خط ملتے ہی جہاد پر جانے کے خواہش مند مسلمانوں کو ساتھ لے کر مدائن کا رخ کرو اور وہاں'' قصر ابیض'' کے قریب پڑاؤ ڈالو تاکہ بصرہ اور کوفہ کی فوجیں تمہارے پاس پہنچ جائیں۔ جب سارا لشکر یکجا ہو جائے تو تم اللہ کی مدد اور نصرت پر بھروسہ کرکے ''نہاوند'' کی طرف چل پڑنا اور وہاں پہنچ کر جنگی کاروائی کا آغاز کردینا۔ مجھے پوری امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا اور دشمن کو ہزیمت ہوگی..... جب دشمن سے تمہارا مقابلہ ہو تو تم پامردی سے ڈٹے رہنا اور صبر کا دامن مضبوطی سے پکڑے رہنا۔''

(ابن اعصم کوفی وتاریخ التواریخ)

علامہ شبلیؒ نے ''الفاروق'' میں لکھا ہے کہ حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ تیس ہزار کی جمعیت لے کر کوفہ سے روانہ ہوئے لیکن ابن جریر طبریؒ کے بیان کے مطابق حضرت نعمان رضی اللہ عنہ ''اہواز'' (خوزستان) سے ''نہاوند'' کی جانب پیش قدمی کی تھی اور کوفہ کی فوج ان سے ''ماہ'' یا ''طرز'' کے مقام پر آکر ملی تھی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو یہ بھی لکھا تھا کہ اگر ان کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آجائے تو سالارِ اعلیٰ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ اگر حذیفہ شہید ہو جائیں تو نعیم بن مقرن رضی اللہ عنہ ان کی جگہ لیں گے۔ (بلاذریؒ نے نعیم بن مقرن رضی اللہ عنہ کی بجائے حضرت جریر بن عبداللہ البجلیر ضی اللہ عنہ کا نام لکھا ہے)

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی فوج میں عرب کے تین نامور بہادر عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ، طلیحہ بن خویلد اسدی رضی اللہ عنہ اور عمرو بن سلمی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ چونکہ ایک دفعہ یہ لوگ فتنہ ''ردۃ'' سے متاثر ہوگئے تھے اس لیے ان کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ میں خاص ہدایات بھیجیں:

''تمہارے لشکر میں ایسے لوگ ہیں جو عہد جاہلیت میں بڑے دلاور اور مقتدر تھے۔ انہیں ایسے لوگوں پر ترجیح دو جو ان جیسی عسکری سوجھ بوجھ نہیں رکھتے۔ ان سے مشورہ کرو اور ان کے مشورے پر عمل کرو۔ طلیحہ، عمرو بن معدیکرب اور عمرو بن سلمی سے جنگی امور میں ضرور صلاح لو لیکن انہیں کوئی عہدہ نہ دو۔'' (طبری)

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ اپنے مستقر سے منزل بہ منزل چلتے ہوئے کسی مزاحمت کے بغیر ''اسپد ہان'' کے مقام پر پہنچ گئے، جو ''نہاوند'' سے نو میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے وہیں پڑاؤ ڈال دیا۔ اس وقت ان کی کل فوج مل ملا کر تیس ہزار کے لگ بھگ تھی۔ اس میں متعدد جلیل القدر صحابہ بھی شامل تھے، مثلاً حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حذیفہ بن الیمان، حضرت جریر بن عبداللہ بجلی، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت قعقاع بن عمرو تمیمی رضی اللہ عنہم وغیرہ۔

''فیروزان'' کو بھی مسلمانوں کی پیش قدمی کی اطلاع مل چکی تھی۔ وہ قادسیہ کی لڑائی میں موجود تھا اور مسلمانوں کی جرأت وشجاعت کا عینی شاہد تھا۔ لڑائی شروع کرنے سے پہلے اس نے بہتر یہی سمجھا کہ مسلمانوں سے بات چیت کرلی جائے۔ چنانچہ اس نے اسلامی لشکر کو پیغام بھیجا کہ اپنا کوئی آدمی سفیر بنا کر بھیجو۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے یہ خدمت حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کی۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ ''فیروزان'' کے پاس پہنچے تو وہ طلائی تخت پر بڑے جاہ وجلال سے بیٹھا تھا اور اس کے دائیں بائیں بڑے امراء و رؤساء زرق برق لباس پہنے بیٹھے تھے۔ ہزاروں زرہ پوش پھریرے دار ہاتھوں میں برچھیاں، تیر کمان اور ننگی تلواریں پکڑے دور تک پرے جمائے کھڑے تھے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بے باکانہ ''فیروزان'' کے سامنے بیٹھ گئے۔ ان دونوں میں مترجم کے ذریعے جو گفتگو ہوئی وہ مدائن میں ''یزدجرد'' اور اسلامی وفد کی بات چیت سے ملتی جلتی تھی۔ آخر میں ''فیروزان'' نے کہا:

''یہ قدر انداز جو تم اپنے سامنے دیکھ رہے ہو ابھی تمہارا فیصلہ کردیتے، لیکن میں نہیں چاہتا کہ ان کے تیر تمہارے ناپاک خون میں آلود ہوں، اب بھی تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ تو میں تم سے درگزر کرسکتا ہوں۔''

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ''فیروزان'' کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا:

''بلاشبہ زمانۂ جاہلیت میں ہم سے زیادہ بدبخت اور کوئی قوم نہ تھی، لیکن جب محمد رسول اللہ ﷺ ہم میں مبعوث ہوئے، اللہ تعالیٰ برابر ہمیں فتح ونصرت سے نوازتا رہا ہے۔ واللہ! ہم اپنی پچھلی بدبختی کی طرف واپس نہ ہوں گے۔ اب تو ہم تمہارے ملک پر قبضہ کرکے رہیں گے یا اس کو اپنی لاشوں سے پاٹ دیں گے۔''

غرض سفارت بے حاصل رہی اور فریقین لڑائی کے لیے تیار ہوگئے۔ ایرانیوں نے کھلے میدان میں لڑنے کی بجائے قلعہ بند ہوکر لڑنا مناسب سمجھا۔ انہوں نے شہر کی فصیل کے چاروں طرف لوہے کے گوکھرو بچھا دیے اور ان میں صرف دو تین راستے خالی رکھے تاکہ جس وقت حملے کے لیے نکلنا چاہیں، نکل سکیں۔ مسلمانوں کے گھوڑے ان گوکھروؤں کو پار نہ کرسکتے تھے اور ایرانی جب بھی موقع پاتے، شہر سے نکل کر مسلمانوں پر حملہ آور ہو جاتے۔ اس طرح لڑائی طول کھینچنے لگی تو حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بہت فکر مند ہوئے۔ انہوں نے اہل الرائے اصحاب کو جمع کیا اور ان سے الگ الگ رائے لی۔ طلیحہ بن خویلد اسدی رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ فوج کے ایک دستے کے سوا باقی سب لشکر شہر سے چھ سات میل دور چلا جائے۔ اور فوج کا جو دستہ پیچھے رہے وہ شہر پر حملہ آور ہو اور اس قدر تیر برسائے کہ ایرانی مشتعل ہوکر شہر سے باہر نکل آئیں پھر یہ دستہ پیچھے ہٹنا شروع کردے، ایرانی بڑے لشکر کو بھول کر اپنے سامنے والے مختصر سے دستۂ فوج کا ضرور تعاقب کریں گے، جب وہ ہماری زد میں آجائیں گے تو ہم ان سے نمٹ لیں گے، اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ کردے گا۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو یہ تجویز بہت پسند آئی اور دوسرے اصحاب نے بھی اس سے اتفاق کیا۔ دوسرے دن حضرت نعمان رضی اللہ عنہ ایک دستۂ فوج حضرت قعقاع بن عمرو تمیمی رضی اللہ عنہ کی قیادت میں پیچھے چھوڑ کر سارے لشکر کو چھ سات میل دور لے گئے۔ حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ نے حسب تجویز شہر پر حملہ کیا اور ایرانیوں کو اس قدر اشتعال دلایا کہ وہ غضبناک ہوکر شہر سے باہر نکلے اور مسلمانوں سے لڑائی چھیڑ دی۔ حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ نے اپنے دستے کے ساتھ پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔ پرجوش ایرانیوں نے ان کو تباہ کرنے کا تہیہ کرلیا اور ان کے تعاقب میں آگے بڑھنے لگے یہاں تک کہ بڑے اسلامی لشکر کے قریب پہنچ گئے۔ مسلمانوں نے ایرانیوں پر حملہ کرنا چاہا لیکن حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے انہیں روک دیا اور فرمایا کہ ہم دن ڈھلنے سے پہلے ان پر حملہ نہیں کریں گے۔ ادھر ایرانی تیروں کی بارش کررہے تھے جس سے مسلمان زخمی ہورہے تھے اور حملے کے لیے بے تاب ہورہے تھے۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ لڑائی چھیڑنے میں محض اس وجہ سے دیر کررہے تھے کہ سرور عالم ﷺ دشمن پر ہمیشہ سورج ڈھلنے کے وقت حملہ کیا کرتے تھے۔

چنانچہ جب سورج ڈھلنے کو ہوا تو نعمان رضی اللہ عنہ اپنے ترکی گھوڑے پر سوار ہوئے، سر پر سفید ٹوپی رکھی اور تمام صفوں میں گھوم پھر کر مجاہدین کی حوصلہ افزائی کی اور ان کو جوش دلایا۔ پھر دستور کے مطابق تین تکبیریں کہیں۔ پہلی تکبیر پر مسلمانوں نے اپنی صفیں درست کرلیں۔ دوسری پر تلواریں سونت لیں اور نیزے تان لیے۔ تیسری پر دشمن پر اس بے جگری سے حملہ کیا کہ کشتوں کے پشتے لگادیے۔ میدان میں اس قدر خون بہا کہ گھوڑوں کے پاؤں پھسل پھسل جاتے تھے۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ زخم پر زخم کھاتے دشمن کے قلب لشکر کی طرف بڑھ رہے تھے کہ ان کا گھوڑا پھسل کر گرا اور وہ بھی زمین پر آرہے۔ ان کے بھائی نعیم بن مقرن رضی اللہ عنہ قریب ہی تھے۔ انہوں نے جھپٹ کر نعمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے علم تھام لیا اور ان کی سفید ٹوپی اپنے سر پر رکھ کر لڑائی جاری رکھی۔ ایک روایت میں ہے کہ نعیم رضی اللہ عنہ نے علم حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دے دیا تھا اور خود دشمن کی صفوں میں گھس گئے۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے گرتے وقت اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا تھا کہ میں مر بھی جاؤں تو کوئی میری طرف توجہ نہ دے۔ مجاہدین نے ان کی وصیت پر عمل کیا اور شدت سے لڑائی جاری رکھی یہاں تک کہ ایرانیوں کی کمر ٹوٹ گئی اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس وقت ایک مجاہد حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے سرہانے گیا۔ انہوں نے نزع کے عالم میں پوچھا:

''لڑائی کا کیا انجام ہوا؟''

اس نے کہا:

''اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی۔''

فرمایا:

''اللہ کا شکر ہے، امیر المؤمنین کو فوراً اپنی فتح کی اطلاع دے دو۔''

یہ کہہ کر اسلام کے ان بطل جلیل نے آخری ہچکی لی اور تاج شہادت پہن کر خلد بریں میں پہنچ گئے۔ اس طرح ان کی وہ دعا قبول ہوگئی جو انہوں نے لڑائی سے پہلے مانگی تھی کہ ''الٰہی! مجھے رتبۂ شہادت پر فائز فرمایئے گا۔''

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے مژدۂ فتح کے ساتھ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھیجی تو وہ بے اختیار رو پڑے اور دیر تک روتے رہے۔ ''معرکۂ نہاوند'' ایران کی اہم ترین لڑائیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس لڑائی نے ایرانیوں کی قسمت پر مہر لگادی اور پھر کبھی وہ اتنا کثیر لشکر مسلمانوں کے مقابلے میں نہ لاسکے۔ اسی لیے عربوں نے اس لڑائی کا نام ''فتح الفتوح'' رکھا..... نہاوند کی تسخیر کے بعد ایرانیوں کے باقی تمام صوبے بھی دوسال کے اندر اندر مسخر ہوگئے اور سارے ایران پر مسلمانوں کا پرچم اقبال لہرانے لگا۔

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے اپنی شجاعت و بسالت اور راہ حق میں سرفروشی کے جو نقوش صفۂ تاریخ پر مرتسم کیے وہ ابدالآباد تک ان کا نام قائم ودائم رکھیں گے۔

رضی اللہ عنہ.....رضی اللہ عنہ.....رضی اللہ عنہ

☆.....☆.....☆

☆.....☆.....☆

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (ظاہر پیر)

بیادِ شیخ کامل وادیب فاضل
علامہ محمد یوسف لدھیانوی شہید قدس سرہ

یوسفؑ کہ ادلیٰ دلوہٗ یوسف برآمد مہ جبیں
گفت یُبشریٰ فقیہٗ فاضلؔ من زانجیں

ازچاہ تا در جاہ شد درجاہ مثلِ ماہ شد
روشن ازو جملہ جہاں قرآن وسنت را مبیں

عزت و عظمت محمد مصطفیٰ را پاسباں
کافرِ ختمِ نبوت شدازو خوار ومہیں

خامۂ اوتیغ بُرّاں برسرِ کفر ونفاق
گفتۂ اوقالع وقماع قصرِ ملحدیں

شاغل بہ اذکارِ خدا فارغ زاغیار وہوا
سالک سبیل اصفیاء جاہد برائے علوِ دیں

جملہ عمرش بودتعبیراز جہاد وبندگی
شدمآلش راہِ عشاق وشہادت مخلصیں

چشم عالم شد سپیداز ہجرِ یوسف دلربا
منظور شدمحمود شدپروازِ اوخلدِ بریں

الہام وحی اور کشف

الہام ایک القاء یعنی کسی چیز کے ڈالنے کا نام ہے۔ دوسرے کے دل میں بطریق فیض کے جس میں کسب کو مجال نہیں ہے۔ الہام میں فرشتہ کا واسطہ نہیں ہوتا اور وحی میں فرشتہ کا واسطہ ہوتا ہے۔ وحی میں فرشتہ حاضر ہوتا ہے اور صاحب وحی اس کو دیکھتا ہے اور اس کا کلام سنتا ہے اور الہام میں یہ دونوں چیزیں جمع نہیں ہوتیں۔

وحی کشف صوری ہے اور الہام کشف معنوی ہے۔ وحی خواص نبوت سے ہے اور الہام خواص ولایت سے ہے۔ وحی غیر کے لئے قابل حجت ہے اور الہام اہل حق کے نزدیک حجت نہیں۔ الہام کی دلیل اس آیت مبارک میں ہے:

"والذین جاھدو فینا لنھدینھم سبلنا."

ترجمہ: وہ لوگ جنہوں نے ہمارے حق میں مجاہدہ کیا ہم ان کو اپنی راہوں کی ہدایت دیں گے۔ یہ ہدایت بمعنی الہام ہے۔ دوسری آیت میں ہے:

''یاایھا الذین اٰمنوا ان تتقوا اللہ یجعلکم فرقانا.''

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے فرقان بنائے گا۔''

فرقان کی تعریف یہ ہے: ''الفرقان نور یفرق بہ بین الحق والباطل.'' (قطب الارشاد)

ترجمہ: فرقان ایک نور کا نام ہے جس کے ذریعہ سے انسان حق اور باطل میں فرق کرلیتا ہے۔

اور کشف کہتے ہیں پردے کا دور ہونا۔

کشف کی دو قسمیں ہیں:

(۱) کشف صوری (۲) کشف معنوی۔

کشف صوری: جس سے دنیاوی اشیاء منکشف ہوں۔ صاحب کشف وہی ہوگا جو مقبول نظر ایزدی ہوگا۔

کشف معنوی: جس سے اخروی اشیاء منکشف ہوں۔ سالک کو چاہیے کہ وہ اپنے پیر میں کشف والہام اور کرامات کی تلاش نہ کرے کیونکہ ان چیزوں کا کمال کے لئے کوئی دخل نہیں ہے۔ اہل سلوک اور اہل حق کے نزدیک "الکرامۃ حیض الرجال" (کرامتیں مردوں کا حیض ہیں۔)

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں: لونظرتم الیٰ رجل اعطیٰ من الکرامات حتیٰ تربع فی الھواء فلاتغتروا بہ حتیٰ تنظروا کیف تجدون عندالامر والنھی وحفظ الحدود واداء الشریعۃ. (قطب الارشاد)

ترجمہ: اگر تم نے ایسا آدمی دیکھا ہو جس کو کرامات دی گئی ہوں اور وہ ہوا میں بھی چارزانو ہوکر بیٹھتا ہو تو پھر تم دھوکا مت کھاؤ تمہیں چاہیے کہ دیکھو اللہ کے اوامر ونواہی کا پابند ہے کہ نہیں، شریعت پر قائم ہے یا نہیں حدود اسلامیہ کی حفاظت کرتا ہے یا کہ نہیں۔

حضرت ابوعلی جوزجانیؒ فرماتے ہیں: کن طالب الاستقامۃ لا طالباً للکرامۃ فان نفسک متحرکۃ فی طلب الکرامۃ وربک یطلب منک الاستقامۃ. (قطب الارشاد)

ترجمہ: تو طالب استقامت ہو طالب کرامت نہ ہو۔ تیرا نفس طالب کرامت ہے اور طالب کرامت کی طرف حرکت کرتا ہے حالانکہ تیرا رب تجھ سے طالب استقامت ہے۔

مؤمن کی فراست کی دو آنکھیں ہیں۔ ایک آنکھ سے تو وہ نور الٰہی سے دیکھتا ہے جس کے طفیل بعض اولیاء اللہ کرامت کی وجہ سے بعض لوگوں کے احوال کو جانتے ہیں دوسری آنکھ دلائل اور تجربہ سے جانتے ہیں۔

فراست تین قسم پر ہے: (۱) فراست ایمانیہ (۲) فراست ریاضیہ (۳) فراست خلقیہ

فراست ایمانیہ کا سبب نور الٰہی ہے جو کہ اولیاء اللہ کو حاصل ہے۔

فراست ریاضیہ جو کہ بھوکا رہنے اور تمام رات جاگنے اور خلوت (علیدگی) اور باطن کی صفائی سے حاصل ہوتی ہے۔

فراست خلقیہ جو کہ خلقت پر نظر کرکے خُلقیت پر استدلال کرتے ہیں۔ یہ فراست اطباء اور حکماء میں پائی جاتی ہے اور اس کا بھی قرب الٰہی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس فراست میں مسلمان، یہودی ونصاریٰ، ہندو وغیرہ سب شریک ہیں۔

مؤمن کے لیئے اور ولی کامل کے لئے صرف فراست ایمانیہ ہے جو کہ وصل جناب باری تعالیٰ تک پہنچانے کا واحد ذریعہ ہے۔



8

باب الفیض

(تصوف کے موضوع پر ایک مستند اور اہم کتاب ''باب الفیض''، جس کے مصنف فاضل دار العلوم دیوبند مرشدنا ومولانا صاحبزادہ ابوالفیض محمد امیر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں، اس کتاب کو قارئین کے استفادے کے لیے یہاں مستقل قسط وار شروع کیا جارہا ہے۔
کتاب سے پہلے مصنف کے تعارف کے طور پر درج ذیل مضمون ان کے خلیفہ اجل اور خادم خاص حضرت مولانا محمد اشرف بالاکوٹی صاحب (فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن) نے تحریر فرمایا ہے۔ اس مضمون کی تکمیل کے بعد اصل کتاب یہاں پیش کی جائے گی۔ ان شاء اللہ)

خدائے قدوس کا ذکر

حدیث شریف میں آیا ہے:

"یقول اللہ تعالیٰ انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملاءٍ ذکرت فی ملاءٍ خیر منہ وان تقرب الیّ شبراً تقربت الیہ ذراعاً وان تقرب الیّ ذراعاً تقربت الیہ باعاً وان اتانی یمشی اتیتہ ھرولۃً."

ترجمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوتا ہوں اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں ان کو ایسی مجلس میں یاد کرتا ہوں جو ان کی مجلس سے بہتر ہے اگر وہ میرے نزدیک ایک بالشت ہوتے ہیں تو میں ان کے قریب ایک ذراع ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے نزدیک ایک ذراع ہوتے ہیں تو میں ایک باع ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس پیادہ پا ہوکر چلے آتے ہیں تو میں ان کے پاس دوڑتا آتا ہوں۔

اسی طرح قرآن پاک کی آیت میں ہے:

فاذکرونی اذکرکم

ترجمہ: تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کیا کروں گا۔

دوسری حدیث شریف میں ہے:

مررت لیلۃ اُسریٰ بی برجل معلق فی نور العرش قلت من ھذا ملک قیل لا قلت نبیٌ قیل لا قلت من ھو قال ھذا رجل کان فی الدنیا لسانہ رطب من ذکر اللہ و قلبہ معلق بالمساجد ولم یسب بو الدیہ قط.

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ معراج کی رات کو میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو خدا تعالیٰ کے عرش کے نور میں تھا۔ میں نے کہا یہ کون ہے فرشتہ ہے؟ کہا گیا کہ نہیں، میں نے کہا پھر نبی ہے؟ کہا گیا نہیں میں نے کہا پھر کون ہے؟ کہا گیا کہ یہ وہ آدمی ہے جس کی دنیا میں خدا تعالیٰ کے ذکر سے زبان ترتھی اور جس کا دل مساجد سے معلق تھا اور اس نے اپنے والدین کو دکھ نہیں دیا۔

اور حضور اکرم شفیع اعظم ﷺ نے فرمایا: ان لکل شیئٍ صقالۃ وان صقالۃ القلوب ذکر اللہ

ترجمہ: ہر چیز کا صیقل (یعنی صاف کرنے والا) ہے اور دل کا صیقل خدا تعالیٰ کا ذکر ہے اولیاء اللہ اسی وجہ سے زیادہ توجہ قلبی ذکر پر دیتے ہیں تاکہ دل کی میل کچیل دور ہوکر صفائی آجائے۔

قادری چشتی بھی عجب شے ہے سبحان اللہ
نقشبندی بھی دیکھ لیا الحمد للہ!
سہروردی بھی پرکھ لیا ماشاء اللہ
لطف یہ ہے کہ دل خود کہے اللہ اللہ!

قطب الارشاد میں ہے: "ومنھا ذکر اللہ لایسمعہ الحفظۃ یزید علی الذکر الذی یسمعہ الحفظۃ سبعین صحفاً."

(ترجمہ) بعض ذکر اللہ ایسا ہوتا ہے کہ جس کو کراماً کاتبین نہیں سن سکتے وہ ذکر اس ذکر سے ستر گناہ مرتبہ میں اور فضیلت میں زیادہ ہے جس کو کراماً کاتبین سنتے ہیں یا وہ ذکر جس کو لوگ سنیں اس ذکر سے جس کو لوگ نہیں سنتے کم تر ہے اور پوشیدہ ذکر ستر گناہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اس میں ریاء نہیں ہوتی، دکھلاوا نہیں ہوتا صرف خدا تعالیٰ وحدہٗ لاشریک سے تعلق ہوتا ہے اور وہی اس کے دل کو جانتا ہے کہ میرا بندہ ذاکر ہے یا غافل ہے۔ (قطب الارشاد)

پھر ایک اور حدیث شریف میں ہے:

اذکر اللہ حاملاً قیل وما ذکر الحامل قال الذکر الخفی

ترجمہ: اللہ پاک کو یاد کرو ذکر حامل سے۔ پوچھا گیا ذکر حامل کیا ہے؟ فرمایا کہ پوشیدہ ذکر..... ''ومنھا ان ذکر اللہ شفاء'' ..... اور یہ بھی مرقوم ہے کہ اللہ کا ذکر شفاء ہے۔



''حج'' میں کی جانے والی ''غلطیاں''

شفیق الرحمٰن

''حج'' اللہ تبارک وتعالیٰ کا بندوں پر لازم کردہ ایک اہم ترین اور محکم ترین فریضہ ہے..... حج ان فرائض میں سے ہے جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے..... دیگر فرائضِ اسلام کی طرح اس فریضہ کے بھی بہت سے احکام مثلاً فرائض، واجبات، سنن ومستحب ہیں، جن کے مطابق حج ادا کرنا ضروری ہے..... اور اسی طرح بہت سی ایسی ممنوعہ چیزیں اور امور ہیں جن سے بچنا انتہائی ضروری ہے..... لیکن عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ لوگ ''حج'' کے ان احکام اور امور کو سیکھے بغیر صرف سعودی سرکاری معلمین کے سہارے پر چلے جاتے ہیں، کہ وہ ہمیں حج کرا دیں گے..... لیکن لاکھوں کے مجمع میں یہ کہاں ممکن کہ معلمین سب کو حج سکھائیں اور کرائیں؟..... نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ حج شرعی اصولوں پر پورا نہیں کرپاتے..... کوئی نہ کوئی عمل رہ جاتا ہے..... یا پھر کوئی نہ کوئی ایسی غلطی اور جنایت کر بیٹھتے ہیں کہ جس سے حج خراب ہوجاتا ہے..... اس لیے حج پر جانے سے پہلے حج کی تربیت لینا، حج کے مسائل سیکھنا، حج سے متعلق کتابوں کا مطالعہ کرنا اور علماء سے راہنمائی لینا انتہائی ضروری ہے..... کیونکہ حج زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے..... بار بار حج کی ادائیگی کا موقع نہیں ملتا..... اور بسا اوقات قضاء کا موقع بھی نہیں ملتا..... اس لئے انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے..... آج کل حج کا موسم قریب ہے..... حجاج کرام کے قافلے روانگی کو تیار ہیں..... اس لئے ان کی خدمت میں حج سے متعلق چند اہم اور چیدہ، چیدہ ''غلطیاں'' بیان کی جارہی ہیں جو عام طور پر لوگ بہت کثرت سے کرتے ہیں..... اور اپنا حج خراب کر بیٹھتے ہیں..... یہ مضمون حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب (مفتی مظاہر العلوم سہارنپور) کی کتاب ''معلم الحجاج'' سے نقل کیا جارہا ہے..... اللہ پاک اسے نافع اور مقبول بنائیں، آمین.....

راستہ اور سفر کی غلطیاں

☆..... بہت سے لوگ کو سفر میں دیکھا کہ نماز بالکل ترک کردیتے ہیں، بعض پڑھتے تو ہیں مگر اہتمام نہیں کرتے، کم ہمتی اور سستی، سے کبھی قضا کردیتے ہیں، کبھی مکروہ وقت میں پڑھتے ہیں، ایک فرض ادا کرنے جاتے ہیں اور روزانہ کے پانچ فرض چھوڑ دیتے ہیں..... نماز ترک کرنا بڑا سخت گناہ ہے، جو لوگ نماز کا اہتمام نہیں کرتے وہ حج کی برکات سے محروم رہتے ہیں، ایسے لوگوں کا حج مبرور ومقبول نہیں ہوتا..... حاجی کو تو نماز کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہیئے کہ وہ دربار خداوندی میں حاضر ہورہا ہے، وہاں ایسی حالت میں جانا بڑی بدنصیبی ہے۔

☆..... بعض لوگ نماز کے تو پابند ہوتے ہیں، مگر نماز کے مسائل سے ناواقف ہوتے ہیں..... ریل میں باوجود کھڑے ہونے پر قادر ہونے کے نماز بیٹھ کر پڑھتے ہیں، بعض استقبال قبلہ کو ریل میں ضروری نہیں سمجھتے، حالانکہ جو شخص کھڑے ہوکر نماز پڑھ سکتا ہو اس کو بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں، ایسے ہی بلا استقبال قبلہ بھی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

☆..... اسٹیشن پر یا بیت الخلاء کے نل میں ریل میں پانی موجود ہوتا ہے، مگر بعض لوگوں کو نظافت طبع کا ہیضہ ہوتا ہے کہ اس پانی کو ناپاک سمجھتے ہیں اور اس سے وضو نہیں کرتے بلکہ تیمم کرکے نماز پڑھ لیتے ہیں، حالانکہ جب تک اس میں کوئی نجاست نہ ملی ہو، شرعاً وہ پانی پاک ہے، محض اس وجہ سے اس کو ناپاک نہیں کہہ سکتے کہ وہ پا بیت الخلاء کے نل میں ہے یا ہر شخص اس کو استعمال کرتا ہے، اس پانی کے ہوتے ہوئے تیمم کرنا جائز نہیں..... بعض لوگ کپڑے پر ہی تیمم کرلیتے ہیں حالانکہ اس پر غبار بھی نہیں ہوتا، ایسے کپڑے پر تیمم کرنا جائز نہیں..... ریل کے تختے پر جو غبار ہوتا ہے اس سے تیمم کرنا جائز ہے مگر اس کو ناپاک سمجھتے ہیں اور یہ کہہ کر اڑا دیتے ہیں کہ میاں جی! اسکا کیا اعتبار ہے؟۔

(جاری ہے)

☆.....☆.....☆

بقیہ: قلم تلوار

جہاد کشمیر سے محبت رکھنے والے نوجوانوں پر پنجاب کی سرزمین تنگ کردینے والے حکمرانوں کے حوالے سے بھلا کوئی یہ کہہ سکتا تھا کہ اب کبھی یہ ''کشمیر بنے گا پاکستان'' کا نعرہ بھی لگائیں گے.....

مگر پھر انہیں یہ نعرہ لگاتے ہوئے کشمیریوں سے سنا بھی اور دیکھا بھی، لیکن کب تک؟ اگر ''بادشاہ سلامت'' کا شاہانہ مزاج پھر بدل گیا تو کیا ہوگا؟ کیا جہاد کشمیر کو جمہوری بادشاہوں کے شاہانہ مزاج کا محتاج بنادیا جائے؟ تحریک آزادی کشمیر میں قربانیاں پیش کرنے والے شہیدوں اور غازیوں کو ''دہشت گرد'' قرار دینے والے ''آشا'' کے دلالوں کی کاروباری مجبوریوں کی وجہ سے کشمیر کے سوا کروڑ سے زائد مظلوم مسلمانوں کو بھارتی درندوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا جائے؟ واہگہ بارڈر پر بھارتی فوجیوں کی بانہوں میں بانہیں ڈال کر ڈانس کرنے والی عاصمہ جہانگیر اور اس قماش کے دیگر فتنہ پروروں کی مخالفت کی وجہ سے جہاد کشمیر کی حقانیت پر سوالات اٹھانے شروع کردیے جائیں؟ ہرگز نہیں، ''جہاد کشمیر'' نہ حکمرانوں کے شاہانہ مزاج کا محتاج ہے اور نہ میڈیا کی تعریف وتنقید کا..... بلکہ ''جہاد کشمیر'' تو ''غزوہ ہند'' سے جڑا ہوا وہ عظیم باب ہے کہ جس کی حقانیت اور صداقت کی گواہی چودہ سو سال قبل سید الانبیاء ﷺ نے دی تھی۔

کشمیر کارواں، جلوس، جلسے سیمینار اچھے ہیں مگر بھارتی فوج کو جب تک مقبوضہ کشمیر کی سڑکوں اور گلیوں کی دھول نہ چٹائی جائے..... تب تک وہ مزہ دوبالا نہیں ہوسکتا، امیر المجاہدین مولانا محمد مسعود ازہر کا وجود غنیمت ہے کہ جنہوں نے نامساعد اور مشکل ترین صورت حال سے دوچار رہنے کے باوجود..... نہ اپنی جماعت کو کسی سیاسی دھارے کا حصہ بننے دیا اور نہ ہی سیاسی ٹرکوں اور ٹریکوں پر چڑھ کر خود نمائی کے اسیروں کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالنے کے ریکارڈ قائم کرنے کی کوئی کوشش کی.....

مولانا محمد مسعود ازہر کو سلام کہ جنہوں نے منظر عام سے غائب رہ کر بھی..... اپنی جماعت کو اس ''اصل'' پر شدت سے کاربند رکھا کہ جس ''اصل'' یعنی ''جہاد'' کی بنیاد پر اسے قائم کیا گیا تھا..... برہان وانی کی شہادت کے بعد کشمیر میں بھارتی فوج نے ظلم وستم کی انتہا کرتے ہوئے ایک ایسی خوفناک گن استعمال کی..... کہ جس کے چھروں سے درجنوں کشمیری بچیاں اور بچے نابینا ہوگئے، اس درندگی کے باوجود اگر پاکستان سمیت تمام اسلامی ملکوں کے سربراہان مظلوم کشمیریوں سے نظریں چرا کر غیرت کی شمشیر ہاتھوں میں پکڑنے کی بجائے..... بے غیرتی کے بت بنے یہ سب کچھ ہوتا ہوا کھلی آنکھوں سے دیکھتے رہیں تو پھر مولانا محمد مسعود ازہر جیسے جہادی قائد کی طرف اگر آنکھیں بے اختیار اٹھتی ہیں تو اس کا انہیں حق حاصل ہے.....

کشمیر ہماری جان ہے..... کشمیر ہمارا مان ہے..... لسان نبوت ﷺ سے نکلی ہوئی غزوہ ہند کی بشارت کی وجہ سے کشمیر سمیت پورے ہندوستان کو فتح کرنا ہمارے عقیدے کا حصہ ہے، مجھے آج حبیب جالب مرحوم بہت یاد آئے..... جنہوں نے برسوں پہلے کہا تھا کہ

یہ شعلہ نہ دب جائے یہ آگ نہ سو جائے
پھر سامنے منزل ہے ایسا نہ ہو کھو جائے
ہے وقت یہی یارو، جو ہونا ہے ہو جائے
ہر جابر و ظالم کا کرتے ہی چلو سر خم
کشمیر کی وادی میں لہرا کے رہو پرچم
اس وادی پُرخوں سے اُٹھے گا دھواں کب تک؟
محروم نوا ہوگی غنچوں کی زباں کب تک؟
ہر پھول ہے فریادی آنکھوں میں لئے شبنم
کشمیر کی وادی میں لہرا کے رہو پرچم
اٹھے ہو نگاہوں میں تم سوز یقیں لے کر
اس انڈیا کی بندوقیں ہو جائیں گی خاکستر
پروردۂ واشنگٹن جائیں گے کہاں بچ کر
ان جنگ پرستوں سے ہے سارا جہاں برہم
کشمیر کی وادی میں لہرا کے رہو پرچم

☆.....☆.....☆

بقیہ: نقش جمال

متعلق جتنے بھی جھوٹے دعوے کیے گئے ہیں وہ سب من گھڑت اور جھوٹ کا پلندہ ہیں۔ حقیقی معنوں میں اس جنگ میں فلسطینیوں کا جانی نقصان زیادہ ہوا مگر یہ جنگ ہر اعتبار سے اسرائیل نے نہیں بلکہ فلسطینیوں نے جیتی ہے۔

سرنگوں کا سنگین چیلنج

عبرانی زبان میں شائع ہونے والے اخبار یدیعوت احرونوت نے اسٹیٹ کنٹرول کی دھماکہ خیز رپورٹ پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ اسٹیٹ کنٹرولر یوسف شاپیرانے غزہ جنگ سے متعلق رپورٹ جاری کرکے سیاسی میدان میں دھماکہ کردیا ہے جس کے نتیجے میں سیاسی اور حکومتی حلقوں میں ارتعاش پیدا ہوگیا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ غزہ کی پٹی میں فلسطینی مزاحمت کاروں کی کھودی گئی سرنگوں کے بارے میں قوم کو گمراہ کیا ہے۔ اس حوالے سے دو باتیں اہمیت کی حامل ہیں۔ اول یہ کہ اسرائیلی حکومت کی طرف سے غزہ کی پٹی میں سرنگوں کی موجودگی کے بارے میں غلط معلومات فراہم کی گئیں۔ دوم یہ کہ اسرائیل نے یہ دعویٰ کیا کہ غزہ جنگ کے دوران فلسطینیوں کی زمین دوز سرنگوں کا نیٹ ورک تباہ کردیا گیا۔ حالانکہ جن علاقوں پر بمباری کی گئی وہاں سرنگوں کی موجودگی کا کوئی ثبوت نہیں ملا بلکہ وہ عام شہری علاقے ہیں جہاں فلسطینیوں کی اکثریت ہے۔ مثال کے طور پر الشجاعیہ کالونی پر کارپٹ بمباری کی گئی جس کے نتیجے میں وہاں پر 90 سے 9فی صد مکانات ملبے کا ڈھیر بنادیے گئے مگر وہاں ایک بھی سرنگ نہیں ملی۔ اس نوعیت کے کئی دوسرے ایسے ہی خوفناک اور من گھڑت دعوے کیے گئے جن کا حقیقت کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سیاسی ایٹم بم

اخبار یدیعوت احرونوت نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ اسٹیٹ کنٹرولر کی جانب سے جاری کردہ رپورٹس جو کن مبصرین نے باریکی سے دیکھا ہے انہوں نے اسے سیاسی میدان میں سیاسی ایٹم بم سے تشبیہ دی ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ اسٹیٹ کنٹرولر کی رپورٹ جس میں وزیراعظم اور وزیر دفاع کو معلومات خفیہ رکھنے کا قصوروار قرار دیا گیا ہے کو عوام کی نظروں سے پوشیدہ رکھنا اب مخفی نہیں رہا ہے اور عوامی حلقے اسے زندگی اور موت کا مسئلہ قرار دے رہے ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ عوام کا حق ہے کہ وہ غزہ جنگ کی ناکامیوں کے اسباب کے متعلق جان کاری حاصل کریں۔ صہیونی حکام کا کہنا ہے کہ یہ اسی طرح خطرناک ہے جس طرح سابق وزیراعظم ارئیل شیرون کی جانب سے لبنان جنگ کے بعد وزیر دفاع کو تبدیل نہ کرنا اور لیڈ کاسٹ آپریشن میں بھی بوجی کی جگہ موشے یعلون کو وزیر دفاع تجویز کرنا تھا۔

الزامات کا تبادلہ:

اسرائیلی ذرائع ابلاغ کے مطابق اسٹیٹ کنٹرولر کی رپورٹ کے لیک ہونے پر وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو اور ان کے مقرب حلقوں کی جانب سے سیاسی مخالفین پر سخت لعن طعن کیا جارہا ہے اور رپورٹ کے منظر عام پر آنے کو اس کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ اسٹیٹ کنٹرولر کی رپورٹ کا افشاء ایک غیر ذمہ دارانہ حرکت ہے۔ سیاسی جماعت میریٹز کی خاتون سربراہ حاگا گولون کا کہنا ہے کہ وزیراعظم خود کو قانون سے بالاتر سمجھتے ہیں۔ وہ غزہ جنگ میں ناکامی چھپانے کے لیے اب مخالفین کو تنقید کا بلاجواز نشانہ بنا رہے ہیں۔ عبرانی ٹی وی 10 نے عسکری ذرائع کے حوالے سے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ ممکن ہے کہ اسٹیٹ کنٹرولر کی رپورٹ سابق وزیر خارجہ آوی گیڈور لابرمین نے لیک کی ہے۔ اسرائیلی دفاعی تجزیہ نگار اور ہیلار کا کہنا ہے کہ فوج یہ سمجھتی ہے کہ اسٹیٹ کنٹرولر کی رپورٹ کے افشاء کے پیچھے لابرمین کا ہاتھ ہے اور وہ چونکہ نیتن یاہو اور موشے یعلون کو قوم کے سامنے بے نقاب کرنا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اسٹیٹ کنٹرولر کی رپورٹ لیک کی ہے۔

اسٹیٹ کنٹرولر کی رپورٹ اور فلسطینی مزاحمت

اسرائیل کے سیاسی اور عوامی حلقوں میں بھونچال کی کیفیت پیدا کرنے والی اسٹیٹ کنٹرولر کی رپورٹ پر ایک نقطہ نظر فلسطینی عوام کا بھی ہے کیونکہ اس نوعیت کی رپورٹس کے بالواسطہ یا براہ راست اثرات فلسطینیوں پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔ فلسطینی تجزیہ نگاروں نے مرکز اطلاعات فلسطین سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل اس وقت فلسطینی سرنگوں کے ان دیکھے خوف کا شکار ہے۔ چونکہ محاذ جنگ میں اسرائیل کو ان سرنگوں کی مسماری میں کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہوسکی۔ یہی وجہ ہے کہ اس رپورٹ کو فلسطینی حلقوں اور اسرائیل میں غیر معمولی پیمانے پر زیر بحث لایا جارہا ہے۔ فلسطینی مبصرین کا خیال ہے کہ غزہ کی پٹی اور غرب اردن میں اسرائیل کی پے درپے ہزیموں کے بعد صہیونی ریاست اور حکومت کی ایک اور ناکامی ہے جس نے فلسطینی تحریک مزاحمت کو فتح مند ثابت کیا ہے۔ فلسطینی مبصرین کا کہنا ہے کہ صہیونی اسٹیٹ کنٹرولر کی رپورٹ کے افشاء کیت بعد اسرائیلی لیڈرشپ کے سامنے تین آپشنز موجود ہیں۔

اول یہ کہ اسرائیل غزہ پر جنگ مسلط کرنے کا دعویٰ ترک کردے اور اس وقت غزہ میں سرنگوں کے معاملے پر پیالی میں جو طوفان اٹھایا جارہا ہے اس نفسیاتی جنگ سے بھی باز آجائے اور یہ کھل کر کہہ دے کہ موجودہ حالات کسی نئی جنگ کے متحمل نہیں ہوسکتے۔

دوم: دوسرا آپشن یہ کہ اسرائیل طویل جنگ بندی کا راستہ اختیار کرے۔ نیز غزہ کی پٹی پر عاید اقتصادی پابندیوں اور غزہ کے حوالے سے دیگر تمام زیر بحث کیسز کو داخل دفتر کرے۔ غزہ کی پٹی میں جنگی قیدی بنائے گئے فوجیوں کی رہائی کے لیے فلسطینی مزاحمتی قوتوں کی شرائط تسلیم کرے اور غزہ میں بندرگاہ کے قیام کا مطالبہ تسلیم کرے۔

سوم: اسرائیل کے پاس تیسرا آپشن غزہ پر جنگ مسلط کرنے کا ہے اور موجودہ حالات میں اس کا کوئی امکان نہیں ہے۔ اسرائیلی عبرانی ٹی وی 10 سے وابستہ دفاعی تجزیہ نگار الون بن ڈیوڈ کا بھی یہی خیال ہے کہ اسرائیل کے پاس غزہ کی پٹی پر جنگ مسلط کرنے کا آپشن تو ہے مگر ایسا ہونا ممکن نہیں دکھتا۔ تجزیہ نگار کا کہنا ہے کہ حماس اور اسرائیل دونوں کا خیال یہی ہے کہ لمحہ موجود میں جنگ کا آپشن خطرناک ہوگا۔ خاص طور پر یہ اسرائیل کے لیے تباہ کن ہوسکتا ہے۔ اتنا تباہ کن جتنا کہ لیڈ کاسٹ آپریشن فلسطینیوں کے لیے نقصان دہ ثابت ہوا تھا۔ مبصرین کا خیال ہے کہ اسٹیٹ کنٹرولر کی رپورٹ نے نہ صرف اسرائیل کے سیاسی اور عسکری حلقوں میں ہل چل پیدا کردی ہے بلکہ اس رپورٹ نے نیتن یاہو کے سیاسی مستقبل پر بھی ایک دھبہ لگا دیا ہے۔ اس رپورٹ کے بعد نیتن یاہو کے لیے خود کو چوتھی مرتبہ وزارت عظمیٰ کے لیے پیش کرنے کا کوئی امکان باقی نہیں رہے گا۔''

☆.....☆.....☆

کینیا، ماہرین تعلیم اور حکومت میں تنازع، 120 سے زائد اسکول نذر آتش

چند افراد ملوث، کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں، کئی اساتذہ اور طلباء کو گرفتار، حملوں کے اصل محرک کا پتہ نہیں چل سکا

کینیا (نیٹ نیوز) کینیا میں ماہرین تعلیم اور حکومت میں تنازع، 120 سے زائد اسکول نذر آتش کردیے گئے، تاہم ابھی تک یہ واضح نہیں ہے کہ ان واقعات کا کون ذمہ دار ہے اور وہ اسکولوں کی عمارتوں کو جلا کر کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مشرقی افریقی ملک کینیا میں آتش زنی کے مبینہ حملوں میں ایک سو بیس سے زائد اسکولوں کو نذر آتش کردیا گیا ہے۔ یہ واقعات ایک ایسے وقت پیش آئے جب حکومت کی طرف سے سرکاری اسکولوں کے امتحانات میں نقل کے واقعات کو روکنے کے لیے سرکاری کارروائیاں جاری ہیں۔ آتش زنی کے ان واقعات میں چند افراد زخمی بھی ہوئے ہیں تاہم کسی کے مرنے کی اطلاعات سامنے نہیں آئی ہیں۔ ان واقعات کی وجہ سے حکام اور ماہرین تعلیم کے درمیان تنازع شدت اختیار کرگیا ہے، اگرچہ اب تک یہ معلوم نہیں ہوسکا ہے کہ ان حملوں میں کون ملوث ہیں اور ان کا کیا محرک ہے۔ رواں ہفتے دس مزید اسکولوں میں آتش زنی کے واقعات کی اطلاعات ملنے کے بعد اساتذہ سے متعلق ایک حکومتی کمیشن نے اسکولوں کے سربراہوں اور ان کے نائبین سے کہا کہ وہ آتش زنی کے حملوں کو روکنے کے لیے اسکولوں کے صحن میں موجود رہیں۔ تاہم اساتذہ کی یونین نے یہ کہہ کر ایسا کرنے سے انکار دیا کہ ان کے اراکین سکیورٹی کے امور کے ماہر نہیں ہیں۔ حکام نے ان واقعات میں مبینہ طور پر ملوث کئی اساتذہ اور طلباء کو گرفتار بھی کیا ہے تاہم جب انہیں عدالت میں پیش کیا گیا تو انہوں نے ان واقعات میں ملوث ہونے سے انکار کیا۔ دوسری طرف حکومت نے ان واقعات کی چھان بین کے لیے ایک آٹھ رکنی کمیٹی بھی بنادی ہے۔

ترکی میں فوجی اڈے پر حملہ کرنیوالے 35 کرد باغی ہلاک

فوجی اڈے پر قبضے کی کوشش ناکام، باغیوں کی حامی ملک دوست نہیں، ترک صدر

انقرہ (نیٹ نیوز) ترک فورسز نے صوبہ حقاری کے ضلع شمدینلی میں فوجی اڈے پر قبضے کی کوشش ناکام بناتے ہوئے 35 کرد باغی ہلاک کردیے۔ جھڑپ میں 8 ترک فوجی بھی جاں بحق ہوئے۔ 23 باغی فضائی حملے، جبکہ 4 زمینی کارروائی میں مارے گئے۔ گولن کی تنظیم کا رکن ہونے کے الزام میں ترکی کی ایک عدالت نے جمعہ و ہفتہ کی درمیانی شب تک جاری رہنے والی سماعت کے بعد 17 صحافیوں پر فرد جرم عائد کردی ہے۔ ایک بیان میں ترکی کے صدر رجب طیب اردگان کا کہنا ہے کہ ترکی اور عوام کے مستقبل کے بجائے باغیوں کے حوالے سے پریشانی کا اظہار کرنے والے ممالک ترکی کے دوست نہیں ہوسکتے۔ انہوں نے ناکام بغاوت کے بعد 18 ہزار سے زائد افراد کو گرفتار کرنے کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ اس معاملے پر ہمیں اپنی فکر مندی سیا گاہ اور نصیحتیں کرنے والے اپنے کام سے کام رکھیں اور اپنے اعمال دیکھیں۔ انہوں نے اپنی توہین کرنے والے 2 ہزار افراد کے خلاف درج مقدمات واپس لینے کا اعلان بھی کیا ہے۔ اس سے قبل ترک صدر نے امریکی سینٹ کام کے سربراہ جنرل جوزف ووٹل پر ترکی میں بغاوت کے منصوبہ سازوں کی حمایت کا الزام عائد کیا تھا۔ امریکی جنرل جوزف ووٹل نے فوجی افسران کی گرفتاری پر ترکی کو فوجی تعلقات خراب ہونے کا انتباہ دیا تھا۔

چین، بارشوں نے تباہی مچادی، 50 ہزار مکانات منہدم، 164 افراد ہلاک

سیلاب کے باعث 18.1 ملین ہیکٹر رقبے پر موجود فصلیں بھی تباہ، بیشتر علاقوں میں بجلی معطل، مواصلاتی بھی تباہ ہوکر رہ گیا

بیجنگ (نیٹ نیوز) چین کے شمالی اور شمالی مشرقی علاقوں میں شدید بارشوں اور طوفان کے باعث ایک ہفتے میں 164 افراد ہلاک، 50 ہزار مکانات تباہ جبکہ 125 لاپتہ ہوگئے، سیلاب کے باعث 18.1 ہیکٹر رقبے پر موجود فصلیں تباہ جبکہ بجلی معطل ہونے سے مواصلاتی نظام بھی درہم برہم ہوکر رہ گیا۔ تفصیلات کے مطابق چین کی وزارت عوامی امور کی جانب سے سیلاب کی موجودہ صورت حال کے حوالے سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ علاقوں میں سیلابی صورت حال کے باعث لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے، بارشوں سے سب سے زیادہ متاثرہ صوبہ ہنان اور ہبے میں 5 لاکھ 14 ہزار افراد بے گھر ہوئے جبکہ ایک لاکھ 25 ہزار کو ہنگامی طور پر بنیادی ضروریات زندگی درکار ہے، 1 لاکھ 26 ہزار گھر مکمل طور پر تباہ ہوچکے ہیں جبکہ 3 لاکھ 44 ہزار گھروں کو جزوی نقصان پہنچا ہے۔ سیلاب کے باعث 18.1 ملین ہیکٹر رقبے پر موجود فصلیں بھی تباہ ہو چکی ہیں جس کے باعث 14.31 ارب یوآن کے معاشی نقصان کا سامنا ہے، پولیس کو مزید امدادی اور ریلیف آپریشنز کیلئے تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے، دریں اثنا چین کے محکمہ موسمیات نے ملک کے شمال مشرقی اور جنوب مغربی علاقوں میں مزید شدید طوفان اور بارشوں کی پیش گوئی کی ہے۔ شدید بارشوں سے شمالی صوبہ ہیبائی سب سے زیادہ متاثر ہوا جہاں پر 72 افراد ہلاک جبکہ 80 لاپتہ ہیں، اس صوبے میں تقریباً 50 ہزار مکانات منہدم ہوگئے جبکہ 86 لاکھ افراد کو نقل مکانی کرنا پڑی، چین کے وسطی ہنیان صوبے میں بھی شدید بارشوں سے مزید 15 افراد ہلاک جبکہ 15 لاپتہ ہیں، رواں برس بارشوں اور لینڈ سلائیڈنگ سے چین میں ہلاک ہونیوالے افراد کی تعداد 200 سے تجاوز کرچکی ہے۔ حکام کے مطابق بارشوں اور سیلاب سے 15 لاکھ ہیکٹر پر فصلیں متاثر ہونے کے علاوہ مکانوں اور عمارتوں کو پہنچنے والے نقصانات کا تخمینہ اب تک 3 ارب ڈالر تک لگایا جاچکا ہے۔

امریکیوں کیساتھ کام کرنیوالے 2 ترک جرنیل دبئی سے گرفتار

ترکش ایئرلائن نے 211 - مذہبی ڈائریکٹوریٹ نے 1112 معلمین قرآن برطرف کیے

دبئی / انقرہ (نیٹ نیوز) ترکی میں ناکام فوجی بغاوت میں ملوث ہونے کے شبہے پر افغانستان میں امریکیوں کے ساتھ مل کر کام کرنے والے 2 ترک جرنیلوں کو متحدہ عرب امارات میں گرفتار کرکے ترکی منتقل کر دیا گیا ہے۔ ترک پولیس نے بغاوت میں شامل ہونے کے شبہے میں مزید 3 باغی اہلکار گرفتار کرلیے ہیں۔ سرکاری کمپنی ترکش ایئرلائن نے 211 ملازم برطرف کردیے ہیں۔ ترکی میں مذہبی ڈائریکٹوریٹ نے گولن کی جانب جھکاؤ رکھنے والے 1112 ملازمین کو ملازمتوں سے نکال دیا ہے، جن میں بچوں کو حفظ قرآن کی تعلیم سے آراستہ کرنے والے معلمین بھی شامل ہیں۔ ترکی کی سرکاری خبر ایجنسی کے مطابق جنرل محمد جاہت باقر اور بریگیڈیئر جنرل سینر تو پک کو ترکی کے خفیہ ادارے کی جانب سے اماراتی خفیہ ادارے سے معلومات کے تبادلے کے بعد دبئی ایئرپورٹ سے گرفتار کیا گیا۔ جنرل محمد جاہت باقر افغانستان میں نیٹو کے مشن میں شامل ترک فوج کی ٹاسک فورس کے سربراہ ہیں۔ بریگیڈیئر جنرل سینر تو پک ترکی میں تعلیم اور امداد کے امور کی دیکھ بھال پر مامور تھے۔ ترک پولیس نے بغاوت میں شامل ہونے کے شبہے میں مزید 3 باغی اہلکار گرفتار کرلیے ہیں، جنہوں نے مرماریس میں اس ہوٹل پر حملہ کیا تھا، جہاں بغاوت سے چند لمحے قبل ہی صدر رجب طیب اردگان تعطیلات گزارنے کیلئے اہل خانہ کے ہمراہ مقیم تھے۔ ترک وزیر خارجہ مولود چاؤش اوگلو نے کہا ہے کہ ناکام فوجی بغاوت میں ملوث ہونے کے شبہے میں کئی ممالک میں تعینات سفیروں کو بھی برطرف کیا جائے گا۔

بھارت میں 10 لاکھ ملازمین کی ہڑتال، بینکوں کا نظام مفلوج

80 ہزار شاخیں متاثر، ملک گیر ہڑتال میں 45 سرکاری، نجی اور غیر ملکی بینکوں کے ملازمین بھی شریک ہوئے

حکومتی اصلاحاتی تجاویز میں مختلف بینکوں کو ایک دوسرے میں ضم کرنے اور نئے بینکوں کے اجازت نامے جاری کرنے کا بھی ذکر کیا گیا

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارت میں تقریباً 10 لاکھ بینک ملازمین نے بینکوں کے شعبے میں اصلاحات کے حوالے سے حکومتی تجاویز کے خلاف ہڑتال کی ہے۔ جس کے سبب نظام بری طرح مفلوج ہوگیا۔ جرمن ذرائع ابلاغ کے مطابق حکومتی اصلاحاتی تجاویز میں مختلف بینکوں کو ایک دوسرے میں ضم کرنے اور نئے بینکوں کے اجازت نامے جاری کرنے کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس ملک گیر ہڑتال میں 45 سرکاری، نجی اور غیر ملکی بینکوں کے ملازمین شریک ہوئے۔ جس کی وجہ سے پورے ملک میں بینکوں کا نظام مفلوج ہوکر رہ گیا اور 80 ہزار شاخیں متاثر ہوئیں۔

امریکہ: گرم ہوا کا غبارہ آگ لگنے سے گر گیا، 16 افراد ہلاک

آسٹن (نیٹ نیوز) امریکی ریاست ٹیکساس میں گرم ہوا کا غبارہ آگ لگنے سے گر کر تباہ ہوگیا۔ غیر ملکی خبر ایجنسی کے مطابق ہاٹ ایئر بیلون میں سوار تمام 16 افراد ہلاک ہوگئے۔ مزید تفصیلات جاری نہیں کی گئیں۔) امریکی ریاست ٹیکساس میں گرم ہوا کا غبارہ آگ لگنے سے گر کر تباہ ہوگیا۔

بھارتی ریاست جھارکھنڈ میں ڈائن کے نام پر 35 افراد قتل

ہر سال 30 سے زائد کو ہلاک کردیا جاتا ہے - حل بھی نہیں نکل پارہا - چیف جسٹس

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارتی ریاست جھارکھنڈ میں ڈائن کے نام پر قتل کرنے کا سلسلہ جاری ہے اور ایک مشاہدے کے مطابق ہر سال 30 سے زائد افراد کو ڈائن کے نام پر قتل کردیا جاتا ہے۔ جھارکھنڈ ہائی کورٹ نے اس سلسلے میں دائر مفاد عامہ کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے حکومت سے صورتحال پر رپورٹ کا مطالبہ بھی کیا۔ تفصیلات کے مطابق ستمبر سال 2015 سے رواں برس مئی تک یعنی 9 مہینوں میں جادو اور ڈائن کے نام پر تشدد کے 524 کیسز درج کیے گئے ہیں، جب کہ 35 افراد کو قتل کردیا گیا ہے۔ ساڑھے 5 سال کے دوران ڈائن کے شبہے میں تشدد کے 3300 کیسز پولیس فائلوں میں درج ہیں اور قبائلی ایسے واقعات کے زیادہ شکار ہیں۔ پولیس ریکارڈ کے مطابق سنہ 2011 میں 36 افراد کو جادوٹونے کے شک میں ہلاک کیا گیا۔ 2012 میں 33 ہلاک ہوئے، 2013 میں 47 افراد، 2014 میں 38 افراد اور سال 2015 میں 47 افراد ہلاک کردیے گئے۔ جھارکھنڈ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس وریندر سنگھ نے بذات خود قبائلی اکثریتی علاقے کے دور دراز گاؤں کا دورہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈائن کے نام پر قتل و تشدد صوبے کے لیے سنگین مسئلہ ہے اور اس کا مناسب حل بھی نہیں نکل پارہا۔ روک تھام کے لیے اس کے خلاف جنگ لڑنی ہوگی۔

فلپائن: جیلوں میں قیدی جانوروں جیسی زندگی گزارنے لگے

منیلا (نیٹ نیوز) فلپائن کے دارالحکومت منیلا کی جیل میں قیدی غیر انسانی زندگی گزارنے پر مجبور۔ آٹھ سو افراد کیلئے بنی جیل میں 4 ہزار افراد کو قید رکھا گیا ہے۔ قیدیوں کیلئے سونے اور نہانے کی سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ قیدی سیمنٹ کے فرش پر بنا بستر کے سوتے ہیں۔ گنجائش سے زیادہ تعداد ہونے کی وجہ سے قیدیوں کو شفٹوں میں نیند پوری کرنا پڑتی ہے۔ 20 لوگوں کیلئے بنائی جانیوالی کوٹھری میں 200 قیدیوں کو رکھا جاتا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں نے مقامی حکومت سے جیلوں کی حالت بہتر کرنے اور قیدیوں کو سہولیات فراہم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

کشمیریوں سے اظہار یکجہتی کیلئے وادی جانیوالے 100 سکھ گرفتار

قافلہ کو ضلع کٹھوعہ میں روک دیا گیا - بھارت کیخلاف نعرے - واپس نہ آنے کا عزم

جموں (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں بھارتی پولیس نے بھارت کی ریاستی دہشت گردی اور مسلسل کرفیو سے متاثرہ کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کیلئے شرومنی اکالی دل کے صدر سردار سمرن جیت سنگھ مان کی سربراہی میں پنجاب کے سکھوں کے ایک قافلہ کو ضلع کٹھوعہ میں ٹول پلازہ پر روک کر انہیں وادی کشمیر جانے کی اجازت نہیں دی۔ سمرن جیت سنگھ مان کی سربراہی میں 100 کے قریب کارکن متعدد گاڑیوں پر امرتسر سے وادی کشمیر کی طرف سفر کررہے تھے کہ انہیں لکھن پور پر گرفتار کرلیا گیا۔ کارکنوں نے لکھن پورہ میں ایک احتجاجی مظاہرہ کیا۔ سمرن جیت سنگھ نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے وادی کشمیر میں پرامن مظاہرین پر بھارتی فورسز کی طرف سے پیلٹ گن کے استعمال کی شدید مذمت کی۔ یوتھ اکالی دل امرتسر کے چیف آرگنائزنگ سیکرٹری چپل پریت سنگھ جب لکھن پورہ پہنچے تو وہاں بھارتی پولیس کی بھاری نفری تعینات تھی جس نے ان کا راستہ روک کر آگے جانے نہیں دیا گیا۔

بھارت قتل و غارت گری سے ہمارے حوصلے پست نہیں کرسکتا، میر واعظ

ہزاروں شہیدوں کے خون سے مزین تحریک آزادی کو اس کے منطقی انجام تک لے جانا قیادت اور عوام کی مشترکہ ذمہ داری ہے

پرامن احتجاج جاری رہیگا، عوام تحریک آزادی کو جس عزم و استقامت کیساتھ آگے بڑھارہی ہے قابل اطمینان ہے، حریت چیئرمین

سری نگر (نیٹ نیوز) حریت رہنما میر واعظ عمر فاروق نے کہا ہے کہ کشمیری عوام تحریک آزادی کو جس اتحاد اور عزم کے ساتھ آگے بڑھارہی ہے قابل اطمینان ہے ہزاروں شہیدوں کے خون سے مزین اس تحریک کو اس کے منطقی انجام تک لے جانا قیادت اور عوام کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ قاتلانہ حربوں اور عوام کش پالیسیوں سے حکمرانوں کو نہ تو ماضی میں کچھ حاصل ہوا ہے اور نہ ہی مستقبل میں کشمیر کی مسلمہ قیادت اور عوام کے عزم راسخ کو کمزور کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی قتل و غارت گری، مار دھاڑ اور بنیادی انسانی حقوق کی بے دریغ پامالیوں سے ہمارے حوصلے پست کیے جاسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سخت ترین کرفیو، بندشوں اور قدغنوں کے باوجود کشمیر کے طول و عرض میں جہاں جہاں مسلمانوں کو موقع ملا سرکاری جبر و قہر اور حالیہ قتل و غارت گری اور ظلم و استبداد کے خلاف پر زور صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے سرکاری ہتھکنڈوں اور جارحانہ حربوں کی جو پرزور الفاظ میں مذمت کی وہ ہر لحاظ سے حوصلہ افزا ہے اور قابض حکمرانوں کیلئے نوشتہ دیوار ہے۔ انہوں نے تحریک آزادی کو پوری یکسوئی اور استقامت کے ساتھ آگے بڑھانے کیلئے عوام کو تاکید کرتے ہوئے کہا کہ پرامن احتجاج کا سلسلہ جاری رکھا جانا چاہئے اور اپنے اپنے علاقوں کے چوکوں، پبلک پارکوں میں جمع ہوکر پرامن طور پر اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے دیئے گئے پروگرام کے مطابق کل کی ہڑتال اور ضلع اسلام آباد میں حالیہ دنوں میں شہید کیے گئے نوجوانوں کو اجتماعی طور پر خراج عقیدت ادا کرنے کیلئے ایک بین الریاستی جلسہ عام کرنے کی جو کال دی ہے اس پر بھرپور انداز سے عمل کیا جائے۔

جرمن شہر میونخ کے شاپنگ مال میں فائرنگ، 15 ہلاک، فوج طلب

حملہ آوروں کی تعداد ایک سے زائد ہونے کا شبہ - بھگدڑ مچ گئی - علاقے کا محاصرہ، ہلاکتیں بڑھنے کا خدشہ

میونخ (نیٹ نیوز) جرمنی کے شہر میونخ کے ایک شاپنگ سینٹر میں نامعلوم حملہ آوروں نے جمعہ کی شام فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں 15 افراد مارے گئے جبکہ ہلاکتیں بڑھنے کا خدشہ ہے۔ مغربی میڈیا کے مطابق شاپنگ مال میں کم از کم ایک شخص نے گھس کر فائرنگ کی تاہم حملہ آوروں کی تعداد زیادہ ہونے کا خدشہ ہے۔ فائرنگ کے بعد لوگ مال سے باہر بھاگتے دکھائی دیے۔ پولیس نے شاپنگ شاپنگ سینٹر کے اردگرد کے علاقے کو گھیرے میں لے کر آمد و رفت بند کردی۔ مقامی میڈیا کے مطابق پولیس کا کہنا ہے کہ متعدد لوگوں کے ہلاک ہونے کی اطلاع ہے۔ پولیس نے لوگوں سے کہا کہ وہ اس علاقے کی طرف آنے سے گریز کریں۔ پیر کو جرمنی میں ایک تارک وطن کی جانب سے پانچ افراد پر چاقو کے وار کیے جانے کے بعد سے سکیورٹی فورسز چوکنی تھیں اور حکام نے مزید حملوں کے بارے میں خبردار کیا تھا۔ پولیس کے مطابق حملہ آوروں کی تعداد 3 ہوسکتی ہے تاہم درست تعداد کا علم نہیں۔ پولیس نے علاقے میں تمام موٹر ویز پر لوگوں کو گھروں کے اندر رہنے کا حکم دے دیا۔ بعض اطلاعات کے مطابق ایک حملہ آور نے خود کو گولی مار کر ہلاک کرلیا جبکہ دیگر کی تلاش جاری تھی۔ امریکی صدر باراک اوباما نے واقعے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ جرمنی ہمارا اتحادی ہے، صورتحال سے نمٹنے کیلئے اسے ہر ممکن مدد دیں گے۔

جرمنی میں مریض نے ڈاکٹر کو قتل کرکے خودکشی کرلی

2 ڈاکٹر شدید زخمی ہوگئے - تارک وطن بچوں کے قاتل اہلکار کو عمر قید کی سزا

برلن (نیٹ نیوز) مغربی برلن کے یونیورسٹی کلینک میں ایک مریض نے فائرنگ کرکے اپنے ایک ڈاکٹر کو ہلاک اور 2 کو شدید زخمی کرکے خودکشی کرلی۔ پولیس کے مطابق فائرنگ کے واقعے کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں۔ جرمن شہر پوسٹڈم کی عدالت نے گزشتہ برس بوسنیا سے تعلق رکھنے والے 4 برس کے برس کے بچے کو فائرنگ کرکے ہلاک کرنے والے سابق سیکورٹی گارڈ کو عمر بھر قید کی سزا سنادی ہے۔ عدالت کے جج تھیوڈور ہورس کوٹر نے سابق سیکورٹی گارڈ کو 2 بچوں کو اغوا کرکے اپنی ہوس کا نشانہ بنانے کے بعد جرم چھپانے کے لئے قتل کرنے کا مجرم بھی قرار دیا۔

بھارت میں درندگی کا ایک اور واقعہ، دو مسلم خواتین پر سرعام تشدد

مدھیہ پردیش میں انتہاپسند ''گاؤ ماتا کی جے'' کے نعرے لگاتے ہوئے ٹوٹ پڑے

بھوپال (امت نیوز) بھارتی ریاست مدھیہ پردیش میں گائے کا گوشت بیچنے کی افواہ پر ہندوؤں کے ایک مشتعل گروہ نے 2 مسلمان خواتین پر تشدد کرکے انہیں زخمی کردیا۔ پولیس بددلی سے خواتین کو بچانے کی کوششیں کرتی رہی، جب کہ اردگرد موجود لوگ اپنے اپنے موبائل فون پر اس پرتشدد کارروائی کی ویڈیو بنانے میں مصروف رہے اور دونوں مسلمان خواتین مشتعل گروہ کے مکے اور لاتیں کھاتی رہیں۔ بھارتی ٹی وی کے مطابق مدھیہ پردیش کے علاقے مندسور میں پولیس کو اطلاع ملی کہ 2 مسلمان خواتین گائے کا گوشت لے کر ٹرین کے ذریعے فروخت کرنے کے لیے جارہی ہیں۔ پولیس ان خواتین کو گرفتار کرنے پہنچی تو ریلوے اسٹیشن پر موجود افراد کو بھی معلوم ہوگیا کہ یہ دونوں خواتین گوشت لے کر جارہی ہیں، جس پر وہ مشتعل ہوگئے اور خواتین کو گھیرے میں لے کر ان پر تشدد شروع کردیا۔ پولیس نے خواتین کو بچانے کی کوشش کی، لیکن واقعے کی منظر عام پر آنے والی ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ مشتعل افراد ''گاؤ ماتا کی جے'' کا نعرہ لگاتے ہوئے خواتین پر لاتیں اور مکے برسا رہے تھے۔ بالآخر پولیس خواتین کو ہجوم سے بچا کر لے جانے میں کامیاب ہوگئی، تاہم خواتین پر مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔ پولیس ذرائع کا کہنا تھا کہ ان خواتین کے قبضے سے 30 کلو گوشت برآمد ہوا۔ پولیس نے بتایا کہ گوشت کا معائنہ کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ گوشت گائے کا نہیں، بلکہ بھینس کا تھا، لیکن پھر بھی ان خواتین کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا، کیوں کہ ان کے پاس گوشت فروخت کرنے کا اجازت نامہ نہیں تھا۔

تائیوان میں سیاحوں کی بس میں آتشزدگی، 26 افراد ہلاک

مرنے والوں میں 24 چینی سیاح بھی شامل، حادثے کی حتمی وجوہات سامنے نہیں آسکی، تحقیقات شروع کردی گئی

تائیوان (نیٹ نیوز) تائیوان میں بس میں آتشزدگی سے 26 افراد ہلاک ہوگئے، غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق تائیوان کے شہر تایون میں سیاحوں سے بھری بس ہائی وے پر حادثے کا شکار ہوگئی جس کے بعد بس میں آگ لگ گئی اور اس سے بس میں موجود تمام افراد جھلس کر ہلاک ہوگئے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق بس روڈ کے اطراف پر لگے بیریئر سے ٹکرائی اور اس میں آگ لگ گئی اور آتشزدگی سے 24 چینی سیاحوں سمیت مقامی گائیڈ اور ڈرائیور بھی ہلاک ہوگئے۔ حکام کا کہنا ہے کہ بس چینی سیاحوں کو لے کر ائیرپورٹ جارہی تھی جہاں سے تمام سیاحوں کو چین کیلئے روانہ ہونا تھا تاہم راستے میں ہی حادثہ پیش آیا۔ ہلاک ہونے والے چینی سیاحوں میں 16 خواتین اور 8 مرد شامل ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ حادثے کی حتمی وجوہات سامنے نہیں آسکی ہیں تاہم اس حوالے سے تحقیقات شروع کردی گئی ہیں۔

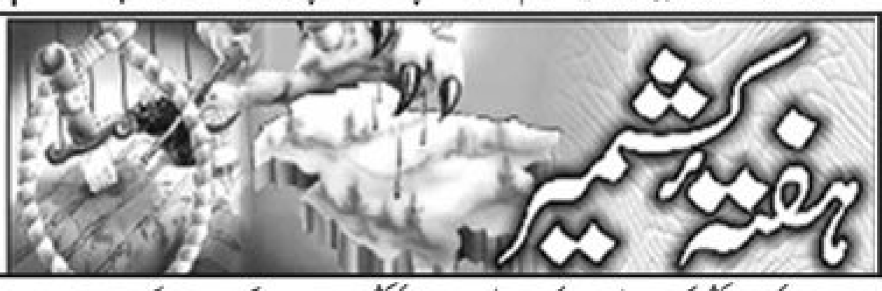
جنگی جنون: بھارت 10 برس میں جدید اسلحہ پر 150 ارب ڈالر خرچ کرے گا

نئی دہلی (آئی این پی) دنیا میں اسلحے کا سب سے بڑا خریدار اور معصوم کشمیریوں پر ظلم ڈھانے والا بھارت اپنی فوج کو جدید اسلحے سے لیس کرنے کیلئے 10 برس میں 150 ارب ڈالر خرچ کریگا۔ بھارتی میڈیا کے مطابق پڑوسی ملک جنگی جنون کو تسکین دینے کیلئے مقامی نجی کمپنیوں کی شرکت داری سے اسلحہ سازی کر رہا ہے۔ جنگی ہتھیاروں کے لحاظ سے بھارت کا درآمدات پر انحصار 60 فیصد ہے۔ دوسری جانب ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارتی دفاعی پیداواری کمپنیاں گزشتہ 40 سال میں ایک ایسا ٹینک بھی تیار نہیں کرسکی جس پر بھارتی فوج انحصار کرسکے۔

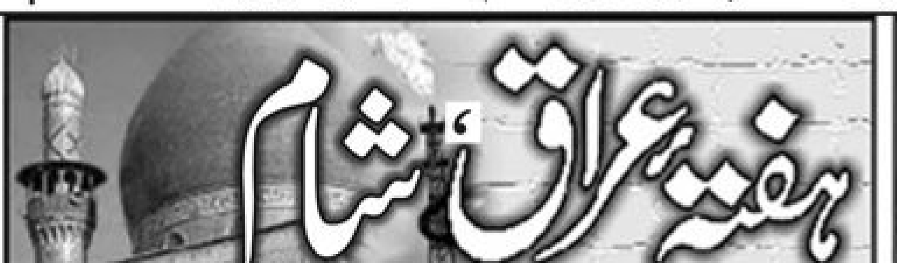
جبرالٹر کے قریب برطانوی جوہری آبدوز - بحری جہاز کا تصادم

آبدوز کی سطح کو نقصان پہنچا - ایٹمی ری ایکٹر و عملہ محفوظ - میزائلوں سے لیس تھی

لندن (امت نیوز) برطانوی وزارت دفاع نے کہا ہے کہ جبرالٹر کے قریب بحری مشقوں کے دوران اس کی ایک جوہری آبدوز اور بحری جہاز کا تصادم ہوا ہے، جس سے آبدوز کی بیرونی سطح کو نقصان پہنچا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ تارپیڈو اور ٹام ہاک میزائلوں سے لیس آبدوز کا جوہری ری ایکٹر اور عملے کے تمام افراد مکمل طور پر محفوظ ہیں، حادثے کی وجوہات جاننے کیلئے فوری تحقیقات شروع کردی گئی ہے۔ واقعہ منگل کو مقامی وقت کے مطابق دن کے ڈیڑھ بجے پیش آیا۔ تصادم کا شکار ہونے والی ایسٹیوٹ کلاس آبدوز تواتر کیساتھ جبرالٹر کا سفر کرتی رہتی ہے اور آخری بار مارچ اور جون میں جبرالٹر میں رکی تھی، اس کا شمار برطانیہ کی بڑی اور جدید آبدوزوں میں ہوتا ہے، جس کی لمبائی 318 فٹ ہے اور اس کی تیاری پر 1.6 ارب پونڈ کی لاگت آئی ہے۔ آبدوز کو 2 سال کے ٹرائل کے بعد 2013 میں رائل نیوی میں شامل کیا گیا تھا، اس آبدوز پر نصب جوہری ری ایکٹر کو 25 برسوں تک ایندھن بھرنے کی ضرورت نہیں ہوگی اور یہ اپنے لئے ہوا اور پانی کا بندوبست خود کرتی ہے۔











کشمیر کے حالات
ایک کشمیری کی زبانی

زیر نظر اقتباسات معروف کتاب ''جہاد ہند کا شہباز جرنیل'' سے ماخوذ ہیں جو ایک کشمیری مجاہد بہن ام محمد جہادی کے قلم اور عینی مشاہدات کا شاہکار ہے۔ اس کی روشنی میں اندرون کشمیر کے حالات کی ایک واضح اور مستند جھلک آپ کے سامنے آجائے گی۔

عید کی آمد آمد تھی۔ انڈین آرمی کے ظلم وتشدد نے کشمیری عوام کی خوشیاں پہلے ہی ملیامیٹ کر کے رکھ دی تھیں۔ لیکن عید اللہ کی طرف سے مسلمانوں کے لئے ایک خاص تحفہ تھا۔ اس لئے چیوا کے لوگ بھی زخمی دل لئے عید کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ اس دن دھوپ چمک رہی تھی۔ ایک آدمی بھاگتا ہوا آیا اور کہا کہ انڈین آرمی گاؤں کی طرف آرہی ہے۔ یہ خبر پورے گاؤں میں پھیل گئی اور نوجوان ادھر ادھر چھپ گئے۔ گاؤں کے نوجوانوں نے ظالموں کے خوف سے پانی کی ندی میں پناہ لی۔ تمام عورتیں بھی ایک جگہ جمع ہوگئیں اور یہ فیصلہ کیا کہ آج ہم آرمی والوں کو کسی نوجوان کو گرفتار نہیں کرنے دیں گی۔ ہم اپنے بیٹوں اور بھائیوں کو گرفتار کر کے عید کی خوشیوں کو پامال نہیں ہونے دیں گی۔ اس لئے اگر آرمی کسی کو گرفتار کرنے کی کوشش کرے گی تو ہم سب ملکر حملہ کر دیں گی۔ ایسا کئی دفعہ ہوا تھا کہ کشمیری خواتین نے انڈین آرمی پر پتھر اور ڈنڈے برسا کر ان کی خوب ٹھکائی کی تھی۔ ایک دفعہ آرمی کچھ بچوں کو گرفتار کر کے لے جا رہی تھی۔ چیوا کی بہادر اور نڈر عورتوں نے ان کو آرمی کی گرفت سے چھڑا لیا۔ میری ماں جی نے ایک فوجی کے سر پر گرم گرم کانگڑی الٹ دی تھی۔ اس کے گریبان کے اندر کوئلے چلے گئے تھے اور وہ ہائے ہائے بھگوان بھگوان کہتا تھا۔ اس دن ایک فوجی کو ... دوسرے فوجی نے ... مارا جس سے اس کا بازو ٹوٹ گیا۔ اس دن باقی عورتوں نے بھی اس آہنی تھپڑ کا استعمال کیا اور انڈین آرمی پر دھڑا دھڑ کانگڑیاں برسائیں۔ اس دن بھارتی فوج کی اتنی پٹائی ہوئی کہ اگلے دن وہ خبر اخبار میں آگئی۔ اس دن کے بعد انڈین آرمی نے چیوا کی عورتوں کو بدمعاش عورتیں کہنا شروع کر دیا۔

اس روز بھی عورتوں نے اسی انداز کی کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہر طرف سے نوجوانوں کی چیخ وپکار سنائی دینے لگی۔ بھارتی کتے کسی کو ٹھنڈے پانی کی ندی میں ڈبو کر اذیت دے رہے تھے اور کسی کو گھروں سے گھسیٹ کر باہر لارہے تھے اسی دوران چند فوجی بھائی عمر مختار کے چھوٹے بھائی کو گریبان سے پکڑ کر لے آئے۔ وہ غریب کئی بار قید میں رہ کر ان کے بہیمانہ تشدد کا شکار ہو چکا تھا۔ آرمی نے اس کو ... ہم نے ایک ایسے گھر میں جانے کو کہا تھا جہاں بظاہر آرمی کے جانے کا امکان نظر نہیں آرہا تھا۔ لیکن بدبختوں نے اس دن گھر گھر تلاشی لی اور وہ ان کے ہتھے چڑھ گیا۔ اس نے جب فوجیوں کو ... ایک باغ میں جمع دیکھا تو ... مجھے ان کے ہاتھ سے بچاؤ ایک کافر اس کو بری طرح سے گھسیٹ کر لے جا رہا تھا۔ میں بھاگ کر اس کی طرف گئی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر زور سے کھینچنے لگی۔ بھارتی فوجی کے ہاتھ میں موٹا ڈنڈا تھا اور وہ بے تحاشا میرے بازوؤں پر مارے جارہا تھا۔ اس وقت اللہ نے میرے بازوؤں میں نہ جانے کیسی طاقت دی کہ میں نے اس لڑکے کو اس کے چنگل سے چھڑا لیا۔ اسی دوران عورتوں کا ہجوم بھی آگے بڑھا۔ اسی وقت انڈین آرمی کی ایک تیز رفتار گاڑی آئی اور میرے اور عورتوں کے درمیان میں رک گئی۔ آرمی والے عورتوں کو خوفزدہ کرنے کے لئے چیختے چلاتے ہاتھوں میں گنیں لہراتے ہوئے گاڑی سے کود پڑے۔ اور عورتوں کا راستہ روک لیا اور میں تین کافروں کے سامنے بالکل اکیلی رہ گئی۔ بھارتی کتا مسلسل مجھ پر ڈنڈے برسا رہا تھا لیکن میں نے بھائی کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔ فوجی ... کی طرف متوجہ ہوئے۔ گنوں کے بٹ اور ڈنڈوں کی مسلسل ضربوں سے میرے بازو شل ہوگئے۔ انہوں نے بھائی کو دھکا دے کر گاڑی کے اندر پھینک دیا۔ ... پتھروں کا ڈھیر پڑا ہوا تھا۔ مجھے غم وغصہ اور تکلیف کی شدت نے پاگل کر دیا تھا۔ میں نے بڑے بڑے پتھر اٹھا کر ان کی گاڑی کے اندر پھینکے۔ فوجی گاڑی پیچھے سے کھلی ہونے کی وجہ سے پتھران کے اوپر گر رہے تھے۔ مجھ پر عجیب کیفیت طاری ہوگئی تھی میں پوری طاقت سے چلا رہی تھی۔ بھارتی کتو! کافرو! حرام زادو! اور نہ جانے کیا کیا کہے جارہی تھی۔ آنکھوں سے آنسو بھی بہہ رہے تھے۔ بھارتی کتے قہقہے لگاتے اور سیٹیاں بجاتے ہوئے گاڑی بھگا کر لے گئے۔ اس دن کئی نوجوان گرفتار کر لئے گئے۔ عید کے موقع پر بھی وہی آنسوؤں اور آہوں کا سماں بندھ گیا۔ چاند رات کو پھر بزرگ کیمپ کے باہر کھڑے رہے تھے اور نوجوانوں کی رہائی کے لیے احتجاجی مظاہرہ کر رہے تھے کہ اپنے پیاروں کی رہائی کا ان الفاظ میں مطالبہ کر رہے تھے کہ: ''بے گناہ بھائیوں کو رہا کرو''۔

جس کشمیر کو خون سے سینچا
وہ کشمیر ہمارا ہے

انڈین آرمی نے نگار بھائی کو اس بات پر خوب ٹارچر کیا کہ تم یہ بتاؤ کہ تمہاری گن اس لڑکی کے پاس ہے۔ ہم اس کو گرفتار کریں گے ... اس نے ہمارے ساتھ بڑا مقابلہ کیا ہے۔ وہ تو ملی ٹینٹ ہے۔ اس نے جواب دیا میرے پاس کون سی گن ہے جو میں نے اس کے پاس رکھی ہوگی۔ وہ میری بہن ہے جب آپ لوگوں نے مجھے گرفتار کیا تو اس نے اسلئے آپ کے آگے مزاحمت کی۔ اس دن انڈین آرمی نے میرا نام فائل میں درج کیا کہ یہ لڑکی ملی ٹینٹوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ بابا نے اس بات پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ میں نے انفرادی مقابلہ کیوں کیا۔ اب میں دشمن کی نظروں میں آگئی ہوں۔ بڑے بھائی جان جماعت اسلامی کے رکن تھے۔ انہوں نے میری سائیڈ لے کر کہا۔ نام لکھ دیا تو کیا ہوا۔ اگر ہم ان کے گھروں میں اس طرح جا کر ظلم کریں گے تو ان کی عورتیں بھی مزاحمت کریں گی۔ اس رات مجھے بالکل نیند نہیں آئی تھی۔ میرے دونوں بازو سوج گئے تھے۔ اسی حالت میں ہماری عید بھی گزری۔

لہورنگ وادی

وادیٔ کشمیر کا کوئی گوشہ کوئی بستی ایسی نہیں جہاں خون معصوم کے دھارے نہ بہے ہوں بے گناہوں کے خون کے چھینٹوں نے وادی کے سبزہ زاروں کو لالہ زار بنادیا۔ انڈین آرمی کشمیری قوم کی نسل کشی کے لئے روزانہ دور دراز علاقوں سے درجنوں نوجوان گرفتار کر کے انہیں ابدی نیند سلادیتی۔ ہم نے کئی بار چیوا کے گردونواح میں ایسی بے گور وکفن لاشیں دیکھیں جنہیں بھارتی فوجی رات کے اندھیرے میں کھیت کھلیانوں میں پھینک کر چلے جاتے ان بدنصیبوں کے بارے میں پتہ لگانا مشکل ہوتا تھا کہ یہ کس ماں کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور کس بہن کے دل کا سکون ہیں۔ انہیں لاوارث سمجھ کر مقامی قبرستانوں میں منوں مٹی کے اندر دبایا جاتا تھا اور انکے گھر والے تمام زندگی اس انتظار میں گذارتے کہ شاید ان کے عزیز گھر لوٹ کر آجائیں۔ کشمیری نوجوان جو ہزاروں کی تعداد میں لاپتہ کئے گئے۔ ان کی اکثریت اسی طرح گمنام قبروں میں سو رہی ہے اور گھر والوں کو انکی قبر دیکھنی بھی نصیب نہیں ہوئی۔

صفاپورہ کے چھوٹے سے علاقے میں بھی اسی طرح درجنوں افراد موت کی نیند سلادیئے گئے جن میں میرے ایک محسن استاد ماسٹر عبدالکریم بٹ بھی شامل تھے۔ ماسٹر صاحب سفید ریش پُرنور چہرے والے بزرگ انسان تھے اور میرے بڑے بھائی جان کے ساتھ ان کے قریبی مراسم تھے۔ ہمارے گھر بھی ان کا کافی آنا جانا تھا۔ وہ دونوں علاقے کے نوجوانوں کو جہاد کے لئے تیار کر کے تربیت کے لئے بیس کیمپ روانہ کرتے۔ کافی عرصہ وہ نوجوان نسل کے دلوں میں شمع جہاد روشن کرتے رہے۔ جب وادی میں مسلح تحریک کا باقاعدہ آغاز ہوا اس وقت میں چھٹی یا ساتویں کلاس میں پڑھتی تھی۔ ماسٹر صاحب ہمیں کلاس میں اکثر مجاہدین کے قصے سنایا کرتے تھے۔ وہ کشمیری لڑکیوں کو بھی تربیت دینے کے حق میں تھے کیونکہ کشمیر کی بیٹیوں کی عزت غیر محفوظ ہو چکی تھی۔ اس لئے ماسٹر صاحب کہا کرتے تھے کہ اپنی عزت وآبرو کے تحفظ کے لئے لڑکیوں کو بھی تربیت دینی چاہیے۔ ان دنوں دختران ملت کے نام سے کشمیری خواتین کی ایک منظم تنظیم بھی بن گئی تھی جس کی سربراہ محترمہ آسیہ اندرابی تھیں۔ ماسٹر صاحب بھی ان کے حوالے سے بہت سی باتیں بتاتے تھے۔ میرے ساتھ بہت شفقت سے پیش آتے تھے۔ اللہ جانے یہ ان کی دور اندیش نگاہوں کا کمال تھا یا محض ایک خیال وہ اکثر مجھے کلاس میں کھڑا کرتے اور ساری کلاس کو بتاتے دیکھنا میری یہ بیٹی بڑی ہو کر مجاہدہ بنے گی پھر مجھ سے سوال کرتے کیوں بیٹا ایسا ہی ہوگا نا؟ اس وقت مجھے جہاد اور مجاہدین جیسے الفاظ کا کوئی شعور نہیں تھا لیکن ان کی خوشی کے لئے میرا جواب ہاں میں ہوتا تھا۔ ماسٹر صاحب جانتے تھے کہ وہ دشمن کی نظروں میں کھٹک رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے بے خوف و خطر اپنا مشن جاری رکھا ایک دفعہ انڈین آرمی اور اخوانیوں نے ان کے گھر پر صبح سویرے چھاپہ مارا۔ ماسٹر صاحب ناشتہ کر رہے تھے۔ انہوں نے آ کر کہا آپ باہر آجائیں ہم نے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔ وہ باہر جانے لگے تو ان کی اہلیہ محترمہ نے انہیں روک کر کہا مجھے ان کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے اس لئے آپ باہر نہ جائیں جو بات کرنی ہے ادھر ہی کیوں نہیں کرتے۔ ماسٹر صاحب ایک بہادر اور جرأت مند انسان تھے انہوں نے اپنی اہلیہ کو سمجھایا کہ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے اس کی مرضی کے بغیر یہ میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے انہوں نے فیرن پہن رکھا تھا اور فیرن کے اندر کانگڑی بھی پکڑی ہوئی تھی۔ جب وہ باہر نکلے ایک درندہ بولا کانگڑی ادھر ہی رکھ دو دوسرا کہنے لگا رہنے دو یہ خود ہی گر جائے گی ان کی گفتگو سے استاد محترم ان کے مکروہ عزائم بھانپ گئے اور باآواز بلند کلمہ طیبہ کا ورد شروع کر دیا اور ظالموں نے بنا کسی سوال و جواب کے گولیوں کا ایک برسٹ سینے میں اتار دیا۔ وہ موقع پر ہی شہادت کا جام نوش کر گئے۔ خونی درندے وہاں سے نکل چکے تھے اور ان کی اہلیہ محترمہ اپنے سرتاج کی خون میں لت پت لاش سے لپٹ کر آسمان والے رب سے انصاف مانگ رہی تھیں۔

غلام نبی اپنے والدین کا بڑا بیٹا تھا۔ ابھی اس کی داڑھی مونچھ ہی نہ آئی تھی کہ ماں کے دل پر بیٹے کے سر پر سہرہ سجانے کے شوق نے انگڑائی لی۔ اس نے محلے میں ہی اس کے لئے رشتہ تلاش کیا اور فوراً ہی منگنی کر ڈالی۔ منگنی کو تھوڑا ہی عرصہ ہوا اور شادی کی تیاریاں شروع ہو گئیں ماں اپنے بیٹے کو دولہے کے روپ میں دیکھنے کے لئے بے تاب تھیں۔ غلام نبی سیدھا سادا اور صوم وصلوٰۃ کا پابند تھا۔

> ### غزوۂ ہند کی عظیم بشارت اور جہادِ کشمیر
>
> ازقلم: امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر قدس سرہ
>
> ''جہاد جہاں بھی ہو اور جس وقت بھی ہو جہاد ہے لیکن اس میں ذرہ بھر شک نہیں کہ بعض جہاد ایسے بھی ہیں جن کی حریت (خصوصیت) نصوص سے ثابت ہے، جن میں ایک جہاد ہندوستان کے ساتھ بھی ہے۔ صحاح ستہ کی مرکزی کتاب نسائی شریف میں دو حدیثیں ملاحظہ ہوں:
>
> حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
>
> وعدنا رسول اللہ ﷺ غزوة الهند فان ادركها انفق فيها نفسي ومالي وان قتلت كنت من افضل الشهداء وان رجعت فانا ابو هريرة المحرر (نسائی، جلد ۲ ص ۵۲)
>
> ''ہم مسلمانوں سے آنحضرت ﷺ نے ہندوستان کے ساتھ جہاد کا وعدہ فرمایا ہے سو اگر مجھے ہندوستان سے لڑنے کا موقع میسر ہوا تو میں اپنا نفس اور اپنا مال اس میں پیش کروں گا اگر میں مارا گیا تو بہترین شہداء میں میرا شمار ہوگا اور میں زندہ واپس آ گیا تو جہنم سے رہائی کی سند لے واپس آؤں گا''
>
> مختلف زمانوں میں متعدد غازیوں نے ہندوستان کے ساتھ جہاد کیا ہے، جو سب اس حدیث کی بشارت کے بحمد اللہ مستحق ہیں اور اس وقت بھی ہندوستان کے خلاف لڑنے والے مجاہدین اسلام اس صحیح پیش گوئی کے حقدار ہیں کیونکہ اس وقت ہندوستانی فوجیں اور جنگجو حکام اپنی تعداد اور اسلحہ کی کثرت کے گھمنڈ میں جو مظالم نہتے مسلمانوں پر روا رکھ رہے ہیں اور زندہ مسلمانوں کو جلا رہے ہیں۔ جن میں معصوم بچے اور صنف نازک (خواتین) بیشتر ہیں اور جس طرح ان کی املاک کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے، (یہ سب) مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا المیہ ہے اور اس جہاد میں شرکت ان کی مذہبی غیرت کا اولین تقاضا ہے۔ (شوق جہاد: ۲۷، ۲۸)

ایک رات وہ عشاء کی نماز کے بعد گھر واپس آرہا تھا۔ رات کے اندھیرے میں اسے ہینڈز اپ کی آواز سنائی دی۔ اس کے پاس کوئی گن یا اسلحہ نہیں تھا اس لئے اس نے ہاتھ اوپر کر لئے۔ خون آشام بھیڑیے اسے بستی سے دور کھیتوں میں لے گئے۔ خدا جانے اس کا کیا مقصد تھا نہ اس کا مجاہدین سے کوئی تعلق تھا اور نہ ہی کسی اور جماعت سے منسلک تھا۔ بھارت کے سفاک فوجیوں نے اس کے سر میں گولی ماری اور وہ موقع پر ہی اپنے خالق حقیقی سے جاملا ادھر ماں پر اس رات قیامت گذری۔ اسے تمام رات نیند نہ آئی نہ جانے میرا لال کہاں رہ گیا۔ پہلے اس نے کبھی دیر نہیں کی آج کیا ہوگیا فائر کی آواز اس نے بھی سن لی تھی مگر وہ اس بات پر یقین کرنے کے لئے تیار ہی کب تھی وہ یہ سوچنے کی ہمت کس طرح کرتی کہ جس بیٹے کے سر پر سہرہ سجانے کے خواب دیکھ رہی ہیں اس کی زندگی کا چراغ گل کر دیا گیا۔ صبح گاؤں میں یہ خبر پھیلی کہ کھیتوں میں کسی کی لاش پڑی ہوئی ہے۔ وہ غلام نبی ہی تھا جس کی اکڑی ہوئی بے گوروکفن لاش یہ سوال کر رہی تھی کہ مجھے کس جرم میں قتل کیا گیا؟

لوگوں نے اس کو چارپائی پر ڈال کر ہیڈ کوارٹر کی طرف ایک اجتماعی جلوس نکالا مظاہرین میں ''نسیمہ'' بھی شامل تھی غلام نبی شہیدؒ کی ہونے والی دلہن۔ اس کے بہتے ہوئے آنسوؤں کا کوئی حساب نہ تھا مظاہرین سارا دن ایک بے گناہ شہیدؒ کی لاش کندھوں پر اٹھائے یہ نعرے لگاتے رہے۔

اے ظالمو اے قاتلو ...... کشمیر ہمارا چھوڑ دو ......

...... ہمیں کیا چاہئے آزادی

انڈین آرمی کے خون آشام درندوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی اور چند دن بعد انہوں نے ایک اور گھر کا چراغ گل کر دیا۔ غلام محی الدین پیشے سے کسان تھا اور وہ بھی غیر شادی شدہ تھا۔ گاؤں بھر کے لوگ اس کی شرافت اور سادگی کا اعتراف کرتے تھے۔ وہ کسی تنظیم کا سرکردہ رکن یا کوئی گوریلا کمانڈو بھی نہ تھا پھر اسے کس جرم میں قتل کیا گیا۔ بھارتی درندوں سے یہ پوچھنے والا کوئی بھی نہ تھا۔ قتل وغارت اور لوٹ مار کا سلسلہ جاری تھا والدین بیٹوں کو باہر بھیجتے تو ان کی واپسی کی امید کم ہی رہتی تھی۔ وہ بیٹوں کی وجہ سے بھی پریشان تھے اور بیٹیاں بھی کسی مصیبت سے کم نہ تھیں کیونکہ کشمیر کی بیٹیاں آئے روز انڈین آرمی کی وحشت وبربریت کا نشانہ بن جاتی تھیں کافر راہ چلتی لڑکیوں پر فقرے کستے اور فحش گالیاں بکتے تھے ہمیں زندگی سے نفرت ہونے لگی بیٹی ہونا جرم محسوس ہونے لگا جب ہم نے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا تو ہماری آنکھوں میں کوئی خواب نہ تھا۔ اگر تھا تو فقط یہ سوال کہ اس لہورنگ وادی میں ہمارا مستقبل کیا ہوگا؟ ہماری چادرِ عصمت کا تحفظ کون کرے گا؟

کشمیر کی بیٹیاں

ظہر اور عصر کا درمیانہ وقت تھا۔ قریبی گاؤں ''تکیہ بالا'' سے اسی وقت کریک ڈاؤن ختم ہوا تھا۔ فوج بمشکل گاؤں سے باہر نکلی ہوگی کہ فضا نعرہ تکبیر اللہ اکبر کی صداؤں سے گونج اٹھی۔ ہم نے سمجھا کہ انڈین آرمی بے گناہ افراد کو گرفتار کر کے لے گئی۔ اس وجہ سے لوگ احتجاج کر رہے ہیں۔ رفتہ رفتہ آوازیں قریب آنے لگیں عورتوں اور بچوں کی چیخ وپکار بھی صاف سنائی دے رہی تھی۔ کشمیری عوام میں یہ خوبی ہے کہ ایک دوسرے کے دکھ درد میں جی جان سے شریک ہوتے ہیں تحریک آزادی کشمیر کے بعد جذبہ اخوت میں مزید شدت آگئی ہے انڈین آرمی جب کسی بستی کو ظلم وجبر کا نشانہ بناتی تو اردگرد کی تمام بستیوں کے لوگ ان کے ساتھ مظاہرے میں بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ تکیہ بالا کے لوگوں کے ساتھ ہماری قریبی رشتہ داریاں تھیں۔ ان کی آہ وبکا سن کر ہمارے گاؤں کے لوگ مین روڈ پر جمع ہوگئے۔ مظاہرین کندھوں پر ایک چارپائی اٹھائے چلے آرہے تھے۔ لوگ آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے شاید بھارتی قاتلوں نے کسی کو شہید کر ڈالا ہے۔ مگر کاش ایسا ہی ہوتا! اگر یہ کسی کشمیری نوجوان کی لاش ہوتی تو کوئی غم نہ تھا بلکہ اگر یہ درجنوں مسلمانوں کی لاشیں ہوتیں تب بھی اتنے دکھ اور ملال کی بات نہ تھی مگر افسوس یہ ایسا سانحہ تھا جس پر عرش عظیم بھی ہل گیا ہوگا۔ یہ اسلام کی ایک پاکباز بیٹی کی عصمت کا جنازہ تھا۔ ایک غریب مفلس کشمیری باپ کی غیرت کا جنازہ اور ایک معصوم لڑکی کے ارمانوں کا جنازہ۔ اس بدنصیب لڑکی کے پاس نہ دولت تھی نہ زیور اور نہ کوئی تعلیم تھی۔ بس اس کی عزت ہی اس کا گہنا تھا اس کا سرمایہ تھا۔ اس نے ابھی ابھی جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا تھا۔ اور اب وہ اپنے ہاتھوں پر مہندی اتر آنے کے خواب بننے لگی تھی کہ آج انڈین آرمی کے ایک سفاک آفیسر نے اس غریب کی متاع کل چھین لی۔

بھارتی فوجی کریک ڈاؤن کر کے لوگوں کو گھروں سے نکال کر کسی میدان میں جمع کرتے تھے پیچھے گھروں میں صرف عورتیں رہ جاتی تھیں اور پھر عزت کے لٹیرے گھر گھر تلاشی کے بہانے عورتوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے یہ صورتحال دیکھ کر کشمیری خواتین نے گھروں سے باہر کسی جگہ جمع ہو جانا بہتر سمجھا بلکہ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ انڈین آرمی جس جگہ مردوں کو جمع کر دیتی ادھر ہی تھوڑے فاصلے پر عورتیں بھی بیٹھ جاتی تھیں تکیہ بالا کی عورتیں بھی آج ایک جگہ جمع ہو کر بیٹھی تھیں ان میں محمد سلطان کی جواں سال بیٹی راشدہ بھی شامل تھی۔ دوپہر کا وقت ہوا تو اسے خیال آیا کہ جانوروں کو صبح سے چارہ نہیں ڈالا۔ چونکہ ماں کا سایہ بچپن میں ہی سر سے اٹھ چکا تھا اس لئے گھر کی ساری ذمہ داریاں اس کے نازک کندھوں پر تھیں۔ محلے میں کوئی موجود نہ تھا وہ جلدی جلدی کام نمٹانے میں مصروف تھی تاکہ گھر سے نکل جائے لیکن اسی وقت انڈین آرمی کی تلاشی پارٹی وہاں پہنچ آئی۔ میجر نے راشدہ کو اکیلا پا کر باتوں میں الجھایا کہ تمہارے گھر میں ملی ٹینٹ آتے ہیں تم لوگ ان کو گھروں میں جگہ دیتے ہو راشدہ کے پاس اس کے سوال کا جواب نہ تھا۔ کیونکہ وہ پڑھی لکھی نہ تھی اور سوائے کشمیری زبان کے اسے کوئی زبان نہیں آتی تھی اس کی سادگی اور مجبوری کا فائدہ اٹھا کر اس خناس نے اس معصوم اور بھولی بھالی لڑکی کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا۔ اس کی متاع کل لٹ چکی تھی اور چادرِ عصمت تار تار ہو چکی تھی۔ وحشی درندے اسے کسی زندہ لاش کی مانند کمرے میں پھینک کر چلے گئے کریک ڈاؤن ختم ہوا تو لوگ گھروں میں آگئے محمد سلطان نے بیٹی کی حالت دیکھی تو گویا اس پر آسمان ٹوٹ پڑا اس کا دل کرتا تھا کہ زمین پھٹ جائے اور اسے اپنے اندر چھپا دے پھر کشمیری اس بدنصیب بیٹی کو چارپائی پر نیم مردہ حالت میں ڈالا گیا لوگوں کا جم غفیر آہوں، سسکیوں اور آنسوؤں کے دھارے میں انصاف کی تلاش میں سرینگر کی طرف رواں دواں تھا ان کے لبوں پہ دلوں کو تڑپا دینے والا نعرہ تھا۔

مسلمانو نیر بیوبا...... از چھ ماتم جا بہ جا

اے مسلمانو نکل جاؤ...... آج چار سو ماتم ہے

یہ نعرہ اٹھارہ برس سے کشمیر کے گلی کوچوں میں گونج رہا ہے۔ اور اس کے اندر دکھ درد اور مظلومیت کی طویل داستان چھپی ہوئی ہے۔

☆......☆......☆

ایک فکر……ایک پیغام

محمد افضل گورو شہیدِ تحریکِ کشمیر کے صرف جانباز مجاہد نہ تھے بلکہ ایک عظیم مفکر اور دوررس قائد تھے۔ ان کی کتاب ''آئینہ'' ایک فکر انگیز اور عملی دعوت سے بھرپور کتاب ہے۔ ذیل میں اس کے چند اہم اقتباسات پیشِ خدمت ہیں!

کشمیری نوجوان کے نام:

نوجوانانِ کشمیر! شہداء کی امانت، ان کا مشن آپ کے کندھوں پر ہے اس کو آگے لے جانا آپ پر ایسا ہی فرض بن چکا ہے جیسے نماز اور روزہ...... بھارتی فوج کی موجودگی میں ہمارا مال، ہماری جان، سب سے بڑی چیز ایمان اور ہماری بیٹی، ماں، بہن کی عزت نہ صرف غیر محفوظ ہے بلکہ اسکا لٹنا یقینی ہے (اگر ہم کھڑے نہ ہوئے) یہ لڑائی وجنگ اب پہنچتے پہنچتے ہماری ماں بیٹی کی عزت وعصمت بچانے کے مرحلے ومقام تک پہنچ گئی ہے اب حجت قائم ہو چکی ہے۔

نوجوانانِ کشمیر! غازی بابا کے مشن کو لے کر آگے بڑھنا ہوگا ورنہ ہمارا دینی وجود اور تشخص ختم ہو جائیگا۔ یہ جنگ اب ہماری وجودی (Existential) جنگ بن گئی۔ گھر گھر کے باہر، سڑک، میدان، روڈ، جنگل، کھیت، سکول ہر جگہ ظالم وجابر فوج موجود ہے ہماری زندگی کا ہر پہلو اب اس قابض فوج کے رحم وکرم پر ہے، غفلت، بے حسی، جمود ہمارے ملی ودینی وجود کو ختم کر کے رکھ دے گی۔ ہماری آنے والی نسل کی تباہی کے ذمہ دار ہم ہونگے، سکولوں میں ایک ایسا تعلیمی نظام رائج ہے جو ہماری اخلاقی وروحانی اقدار واصولوں کے خلاف ہے۔ یہ نسل جب ایسے نظام میں پرورش پائے گی تو ان کی سوچ، فکر، جذبہ، اٹھنا بیٹھنا غرض ہر چیز اخلاقی وروحانی اقدار واصولوں سے خالی ہوگی۔ آنے والی نسل کو بچانے کے لیے بھی جہاد کو آگے بڑھانا ہوگا۔ زندہ رہنا ضروری نہیں زندگی کا مقصد ضروری ہے۔ مسلمان کی جان خون میں نہیں بلکہ ایمان میں ہوتی ہے۔ جب ایمان وغیرت کا شعلہ بجھ گیا پھر انسان وحیوان میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ جب پھول میں خوشبو ہی نہیں تو پھول کا کیا فائدہ؟

شہید آفاق شاہ ایک مثال:

نوجوانانِ کشمیر! ہمیں شہید آفاق شاہ کا طرز عسکریت اپنانا ہوگا۔ شہید آفاق شاہ شہید غازی بابا کا مرید اور شاگرد ایک پراسرار 20 سال کا نوجوان شہر سری نگر کا مردِ مؤمن غازی باباپ کی پراسرار ووجدانی نظر اس نوجوان کو سیدھا جنت ''ملاء اعلیٰ'' تک لے گئی۔ اس نوجوان نے جہادِ کشمیر کی تاریخ میں ایک نئے باب، ایک نئے طریقے، ایک نئی عاشقانہ ادا کو جنم دیا، بھارتی قابض وظالم فوج کے مرکزی ہیڈ کوارٹر بادامی باغ میں 25 سے 30 بھارتی فوجیوں کے پرخچے اڑادیئے اور خود سیدھا جنت میں جا پہنچا۔ اس پاکیزہ 20 سال کے نوجوان نے کوئی سرحد پار نہیں کی کوئی ٹریننگ نہیں کی تھی۔ اس کے دل میں طلب وتڑپ تھی۔ اس شہر سری نگر کے نوعمر 20 سال کے نوجوان نے شہادت کے ذریعہ زندگی کی سچائیوں کو اپنے وجدانی تجربوں سے ہمیں آگاہ کیا۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذتِ آشنائی

اس نوجوان کو کشمیر میں ظالم فوجی قبضہ پسند نہیں تھا، اس نوجوان سے ملت کا غم، ملت کی توہین دیکھی نہیں جاتی تھی یہ نوجوان پاک نظر اور پاک دل کا مالک تھا۔

آفاق شاہ فرزندانِ ملت کا ایک فرد چھوٹی گاڑی میں سوار ہوا ظالم بھارتی سامراجی فوج کے ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔ ہاتھ بٹن پر زبان پر کلمہ توحید ہونٹوں پر کلمہ توحید...... ایک زوردار دھماکہ 25 سے 30 فوجیوں کی لاشیں زمین پر...... آفاق کی روح عرش اعلیٰ پر...... اللہ اکبر! بھارتی خفیہ اداروں کی نیندیں اڑ گئیں۔ بھارت نواز حکمرانوں کا چین اڑ گیا۔ ایک نئی ابتداء، ایک نئی ادا، ایک نیا نعرہ......

غلامی سے نفرت:

کشمیر کے سنگ بازو! (stone-pelter) آفاق شاہ پاور اس کے مرشد غازی باباپ کے مقبروں کی زیارت کرو اپنے دل کی گہرائیوں کو جانچ لو، جھنجھوڑ دو، اپنے دل، ضمیر اپنی روح کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ تمہیں ایک صدا، ایک آواز، ایک دھڑکن سنائی دے گی کہ انسان آزاد پیدا ہوا اور اسکو آزاد رہنے کا حق اللہ پاک نے دیا ہے، غلامی ذلت اور موت ہے بلکہ موت سے بدتر۔ اہل ایمان غلام نہیں ہو سکتے اور جو غلامی پر مطمئن ہے اس میں ایمان کا آخری درجہ جو ذرہ برابر ہوتا ہے وہ بھی نہیں کیونکہ غلامی اور گناہ وبدی کی نفرت دل میں ہونا ایمان کا آخری درجہ ہے۔ جب ایمان ہی نہیں تو پھر زندگی کا کیا مطلب؟ ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے پھول کی حقیقت خوشبو، آگ کی حقیقت گرمی، برف کی حقیقت سردی۔ دین و ایمان کی بھی حقیقت ہے، حیاء اور غیرت ایمان سے ہے، سادگی ایمان سے ہے، راستے سے پتھر یا رکاوٹ ہٹانا ایمان کی آخری حقیقت ہے۔ اگر ہم بھارتی فوج کی موجودگی سے پریشان نہیں، اگر ہم ان کے ساتھ دل سے ہنس کر بات کرتے ہیں اگر ہم اپنے ارادہ اور اختیار کے ساتھ ان سے مطمئن ہیں تو ہمارے دل میں ایمان کا آخری درجہ بھی موجود نہیں۔ جنہوں نے ہماری ایک نسل کو ختم کیا ہماری ماؤں، بہنوں کی عزت وعصمت تار تار کی، ہمارے گھروں باغوں ہمارے مال کو تباہ کیا، جو ہماری جان، مال اور عزت کے ساتھ کھیل رہے ہیں، ان ساتھ رہنے میں جو کراہت، بے چینی اور پریشانی محسوس نہیں کر رہا اس میں ایمان کا آخری درجہ بھی موجود نہیں۔ غداروں کے ساتھ زندہ رہنا ہی غداری ہے۔ (ص ۸۳ تا ۸۶)

کشمیری قوم کے پاس دو راستے:

کشمیری قوم کے پاس دو ہی راستے ہیں مزاحمت جس کا سرچشمہ قرآن وسنت رسول ﷺ اور طریقہ صحابہؓ ہیا پھر ذلت وغلامی کی زندگی جس میں ہماری جان، ہماری عزت وعصمت، ہمارا مال سب کچھ غیر محفوظ اور (Vulnerable) ہے کیونکہ اب گاؤں گاؤں، گلی گلی قابض فوج کی عملی حکمرانی چل رہی ہے...... پانی، کھیت، میدان، باغ ہر جگہ قابض فوج کا قبضہ ہے...... بھارت نواز کٹھ پتلی بے ضمیر وبے غیرت سیاست دانوں کا خاتمہ ہماری عسکریت کا پہلا ہدف ہونا چاہیے ہماری قوم کے لیے سب سے بدترین دشمن یہی سیاست دان ہیں۔ ایک مضبوط، خودکفیل، خود انحصار اور خود اعتماد عسکری تحریک کا ابھرنا اب ناگزیر ہے، (Surrender) یا تحریک سے دستبردار ہونا ایک اجتماعی خودکشی (National suicide) ہوگی بھارتی سامراجیت کے سامنے ہتھیار ڈالنا اور ہاتھ کھڑے کرنا اپنی ماں، بہن اور بیٹی کو بھارتی فوج کے حوالے کرنے کے برابر ہے۔ اپنے دین و ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کے برابر ہے...... عسکری مزاحمت اب ایسی ہی عبادت بن چکی ہے جیسے نماز اور روزہ فرض ہے...... جہاد فوجی انخلاء تک ہمارا نعرہ اور ہدف ہونا چاہیے۔ اقوام متحدہ ایک دجالی ادارہ ہے جو دین اسلام اور مظلوم وغریب ممالک کے خلاف یہودی و امریکی اور مغربی سامراجیت کا ادارہ ہے۔ اس سے پہلے بھی اور اب بھی کوئی توقع یا امید رکھنا خوش فہمی ہی نہیں بلکہ قوم کو گمراہی کی طرف لے جانے کے برابر ہے۔ ISI اور پاکستانی حکمران جو عملی طور پر امریکہ کے غلام ہیں ان پر تحریک مزاحمت کا انحصار توہین جہاد ہے۔ جہاد تقاضوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ جہاد کے اپنے اصول، شرائط، قوانین، حکمت عملی ہوتی ہے جن کا سرچشمہ دینِ الٰہی ہے، ان پر عمل کرنے سے ہی جہاد مطلوبہ نتائج و ثمرات (Fruits) دیتا ہے۔ جہاد کا انکار گناہ عظیم ہے لیکن توہین جہاد اور جہاد کی بے حرمتی کرنا اس سے بڑا گناہ ہے...... ہمیں اللہ پاک سے جو غفور و رحیم ہے مغفرت طلب کرنی چاہیے۔ (ص ۱۲۶)

جہاد، جہاد اور صرف جہاد:

جہاد کشمیر اب ناگزیر (Indispensable) بن چکا ہے۔ پچھلے بیس 20 سالوں کے دوران بھارت کی سامراجی مکاری، چانکیا کی سیاسی پالیسی، برہمنیت و فرقہ پرستی پر مبنی بیوروکریسی، فوج، خفیہ ادارے وغیرہ ان کے پروگرام و پالیسیاں اور پاکستانی حکمرانوں کا منافقانہ، بزدلانہ رویہ، مسئلہ کشمیر کے متعلق ٹھوس ویقینی پالیسی کا فقدان، نام نہاد کشمیری علیحدگی پسندوں کا جہاد اور شہداء کے مقدس لہو کی توہین وتذلیل کرنا، جہاد کو گاندھی وکرزئی واد، مسخرہ پن، غنڈہ گردی کی طرف دھکیل دینا...... وغیرہ وغیرہ۔

یہ سب عوامل اور حقائق سامنے آتے رہے۔ ان تمام عوامل (Factors) اور وجوہات (Reasons) اور حقائق (Facts) کا تقاضا ہے کہ اب عسکری تحریک مزاحمت (جہادِ کشمیر) کو ٹھہر کر ایک نیا رخ، ایک نئی پالیسی، ایک نیا پروگرام مرتب کر کے، قابل فہم، قابل یقین، قابل عمل اور قابل حصول روڈ میپ اور خاکہ تیار کر کے، مقاصد اور اہداف کو ترتیب دے کر عملی میدان میں آنا ہوگا......

سانحہ شوپیاں، امرناتھ زمینی معاملہ، پرامن عوامی جلسوں پر گولیاں برسانا، چھوٹے چھوٹے بچوں کو گولیوں کا نشانہ بنانا، بچوں کو P.S.A جیسے قانون کے تحت بند کرنا، پانی، جنگل وغیرہ وسائل پر فوجی غاصبانہ قبضہ وغیرہ ان سب کا اصولی، اخلاقی اور شرعی تقاضا اور مطالبہ ہے...... ''جہاد''...... عسکری مزاحمت...... مکمل مزاحمت...... جب تک سامراجی، بھارتی قابض وظالم فوج کشمیر سے نکل نہ جائے......

اس وقت کشمیر کے چپے چپے، گلی گلی، پہاڑوں و میدانوں میں بھارتی فوج نہ صرف زمین اور زمینی وسائل بلکہ ہمارے مال، جائیداد، ہمارے گھروں اور اہل خانہ پر قبضہ کیے ہوئے ہے...... یہ لڑائی اب پہنچتے پہنچتے ہماری بیٹی، ماں اور بہن کی عزت وعصمت بچانے کی لڑائی بن چکی ہے، ایمان غیرت سے ہے اگر غیرت نہیں تو ایمان نہیں۔ مسلمان کی جان ایمان میں ہوتی ہے نہ کہ خون میں۔ ایک ہی راستہ عسکری مزاحمت یعنی جہاد، جہاد کی مدد کرنا، جہاد کی حوصلہ افزائی کرنا، جہاد کے لیے تیاری، جہاد کا مکمل ارادہ، جہاد کے شعبے ومرتبے کی واقفیت۔ جہاں مسلمانوں کی جان، عزت، مال وغیرہ غیر محفوظ اور خطرے وخدشات میں گھرے ہوئے ہوں وہاں دو ہی (Option) ہیں، ہجرت یا مزاحمت (جہاد)، ہمارے پاس ہجرت کے لیے مدینہ ہے نہ مدینہ والے۔ لہٰذا دوسرا آپشن یعنی جہاد واحد راستہ ہے۔ جہاد کا ارادہ جہاد ہے۔ جہاد کی تیاری جہاد ہے۔ جہاد کے لیے بچوں اور جوانوں کا حوصلہ بڑھانا جہاد ہے۔ مجاہدین، شہداء اور قیدیوں کے اہل خانہ کی مدد کرنا جہاد ہے۔ جہاد کے لیے مال دینا جہاد ہے۔ جہاد کو جہاد سمجھنا جہاد ہے۔ مجاہدین کے لیے دعا کرنا جہاد ہے۔ ظالموں اور جابروں سے نفرت کرنا جہاد ہے...... جہاد کے درجے، جہاد کے مرتبے، جہاد کے راستے، جہاد کے طریقے، جہاد کے میدان مختلف ہیں، وہ دن گئے جب جہاد کا اعلان ہوتا تھا جہاد کے لیے مجاہد کسی مقام پر جمع ہوتے تھے، جہاد کے لیے قافلے تیار ہوتے تھے۔ اب تو اہل ایمان کے لیے ہر جگہ میدان کربلا ہے، اور ہر دن عاشورہ ہے، ہر شام شامِ غریباں، حسینیؓ ادا چاہیے، حسینیؓ دل چاہیے، عشق رسول ﷺ اور شوق شہادت چاہیے......

قتل حسینؓ اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

(ص ۱۴۰ تا ۱۴۱)

تحریک کشمیر: وجوہات اور اسباب

کشمیر کی موجودہ جاری بھارت مخالف عسکری تحریک جو ۱۹۸۹ء میں شروع ہوئی اس تحریک کا بنیادی محرک دینی ایمانی اور قلبی جذبہ تھا، کشمیری لوگ ہمیشہ شعوری اور غیر شعوری طور پر اپنے آپ کو ہندوستان سے الگ سمجھتے تھے، ہیں اور رہیں گے یہ احساس وجذبہ بچے سے لیکر بوڑھے تک میں موجود ہے، یہ بیگانگی یا اجنبیت (Alienation) نہیں بلکہ ہماری وجودی حقیقت ہے، ہم بھارت کے ساتھ نہ تاریخی، نہ ثقافتی، نہ تہذیبی و تمدنی، نہ جغرافیائی، نہ جذباتی اور نہ سیاسی وابستگی اور تعلق رکھتے ہیں۔ بھارت نے 1947ء میں چانکیہ برہمنی، مکارانہ سیاست کھیل کر اپنی قابض فوج کو کشمیر میں داخل کیا اور تب سے اب تک سامراجی طاقت بن کر ہم پر زبردستی قبضہ کیا ہوا ہے، فکر کا مقابلہ فکر سے ہوتا ہے سیاست کا مقابلہ سیاست سے اور طاقت کا مقابلہ طاقت سے بھارتی قابض فوج اپنی دلّی کے آقاؤں کی خاطر ہم پر جو ظلم وستم ڈھا رہی ہے اس کا جواب صرف اور صرف

> **فکر کا مقابلہ فکر سے ہوتا ہے سیاست کا مقابلہ سیاست سے اور طاقت کا مقابلہ طاقت سے بھارتی قابض فوج اپنی دلّی کے آقاؤں کی خاطر ہم پر جو ظلم وستم ڈھا رہی ہے اس کا جواب صرف اور صرف طاقت سے ہی دیا جاسکتا ہے۔ اقوام متحدہ کی قراردادیں، سیاسی مزاحمت، جمہوری طریقے وغیرہ ان سب کی بھارت سرکار نے دھجیاں اڑادیں، یہ طریقے اور ان کی طرف عوام کو متوجہ کرنا، گمراہی اور وقت وتوانائی کا ضیاع (Wastage) ہے، عسکریت کا جواب صرف عسکریت سے دیا جاسکتا ہے......**

طاقت سے ہی دیا جا سکتا ہے۔ اقوام متحدہ کی قراردادیں، سیاسی مزاحمت، جمہوری طریقے وغیرہ ان سب کی بھارت سرکار نے دھجیاں اڑادیں، یہ طریقے اور ان کی طرف عوام کو متوجہ کرنا، گمراہی اور وقت وتوانائی کا ضیاع (Wastage) ہے، عسکریت کا جواب صرف عسکریت سے دیا جاسکتا ہے......

۱۹۸۹ء میں جو عسکریت شروع ہوئی اس میں جو فقدان اور کمزوری تھی وہ ان شاء اللہ موجودہ ابھرتی ہوئی عسکریت میں نہیں ہوگی، کوئی بھی تحریک خواہ سیاسی ہو یا اصلاحی یا فلاحی، عسکری ہو یا عوامی ہر تحریک کے کچھ بنیادی تقاضے، اصول، قوانین اور ضرورتیں ومطالبات ہوتے ہیں، جو کہ ۱۹۸۹ء میں طے نہیں ہوئے تھے ہر تحریک کا خود اختیار، خود انحصار اور خود مختار ہونا ضروری ہے، تحریک کے لئے خود دار اہل ایمان اور اہل یقین افراد کا ہونا ایک مؤمنانہ قائد وقیادت اور تحریک کے لئے اپنا سرمایہ (Life-line) ہونا ناگزیر اور لازمی ہے، بہر حال اقوام اور ملکوں کی تقدیر دنوں اور سالوں میں تبدیل نہیں ہوتی، اقوام کا کردار، مزاج، فکر وشعور، نظام اخلاق و نظام معنی اور اقدار نسل در نسل افراد میں منتقل ہوتا ہے...... پچھلے بیس سالوں میں کشمیری عوام خصوصاً نوجوان جن حالات اور واقعات معاملات ومسائل سے گزر گئے ان سے ہماری فکری وشعوری اخلاقی وروحانی تربیت ہوئی جس کٹھن اور شدید ظلم وجبر کے ماحول میں ہمارے بچے جوان ہوئے اس نے ہمیں صدیوں کا سفر سالوں میں طے کرایا، ہمارے پاس اللہ کے فضل سے اس وقت ایک اجتماعی فکر، احساس، شعور اور جذبہ ابھر چکا ہے، اس معاشرتی کیفیت کا نام ہی نصب العین (Ideal goal) ہے جس کا فوری (Immediate) حصہ بھارتی قابض فوج کا انخلاء (Demilitarization) ہے مقاصد پانے کے لئے مرحلوں اور مختلف مقامات سے گزرنا لازمی ہے، ایک مرحلے ومقام کے بعد ہی دوسرے مقام پر پہنچنے یا پانے کی صلاحیت وقوت حاصل ہوتی ہے، اقوام کی تعمیر نشوونما اور ترقی ارتقائی عمل کے ذریعے درجہ بدرجہ ہوتی ہے، یہ قانون فطرت ہے، زمینی مسالک کے علمبردار جلد باز ہوتے ہیں، وہ ایک ہی نسل کے دوران پوری سکیم و پروگرام کو جبراً نافذ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ فطری طریقوں اور اصولوں واقدامات سے تجاوز کر کے توازن واعتدال کے بجائے عجلت وشدت پسندی کا طریقہ اختیار کر کے تعمیر ونشوونما کے بجائے تخریب وبگاڑ اور تنزل کی دلدل میں قوم کو ڈبو دیتے ہیں اور آخر کار قانون فطرت ایسے مسالک وفلسفوں کو اپنے ہتھوڑے سے توڑ کے رکھ دیتی ہے۔

بھارت کی خود فریبی:

بھارتی قابض فوج کی موجودگی میں کشمیری عوام کی جان عزت اور ان کا مال ہمیشہ غیر محفوظ (Vulnerable) رہے گی اور حقیقت یہی ہے کہ بھارتی قابض فوج کی موجودگی ہی سارے مسئلے کی جڑ اور بنیاد ہے باقی مسائل، تنازعے اور معاملات سب بات چیت سے حل ہونگے...... لہٰذا بھارتی سرکار کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ بھارتی قابض فوج اور کشمیری عوام زندگی کے کسی مقام، کسی حالت اور کسی وقت اکٹھے نہیں رہ سکتے...... چاہے زبردستی طاقت وتکبر کے بل بوتے پر بھارت اپنی فوج کو سو سال تک کشمیر میں رکھے۔ عوام کی بے بسی، کمزوری، زندگی کی بنیادی ضروریات وحاجات میں مصروفیت، خاموشی ان سب باتوں سے بھارتی سرکار اگر یہ غلط تاثر اپنے عوام کو دے رہی ہے کہ کشمیر میں حالات ٹھیک ہیں تو وہ خود فریبی (Self deception) کا شکار ہے اور اپنے عوام کو بھی دھوکے اور اندھیرے میں رکھ رہی ہے۔

کشمیر کی نوخیز نسل نہ گاندھی واد اور نہ کرزئی واد کے دھوکے میں آنے والی ہے، بھارتی سرکار کو اس بات کا احساس اور فکر کرنی ہوگی کہ کشمیری نوجوانوں کے پاس صرف اور صرف عسکریت کا واحد راستہ ہے جس سے وہ اپنے مال، جان اور عزت کی حفاظت کر سکتے ہیں اور اچھے مستقبل کی اُمید کر سکتے ہیں...... بھارتی حکمرانوں کی خوش فہمی اور خود فریبی کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے نام نہاد عسکریت اور علیحدگی پسندوں کا جو ٹولہ خرید لیا ہے وہ سوچتے ہیں کہ ان مسخروں کے ذریعے نوجوانوں اور کشمیری عوام کو دوبارہ دھوکہ دے سکتے ہیں۔ ان مسخروں اور بزدل وبے ضمیر علیحدگی پسندوں کو عوام نے بہت پہلے سے مسترد (Reject) کر دیا ہے۔ اور نوجوانوں، عسکریت پسند مجاہدوں کے ڈر سے انہوں نے بھارتی سرکار کی پناہ لی ہے یا پھر منافق ایجنسیوں کے کارندوں کے ذریعے اپنے آپ کو محفوظ کئے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ دونوں طاقتیں ان شاء اللہ بہت جلد ان کی حفاظت سے دستبردار ہو جائیں گی...... مجاہدین اب دوبارہ دھوکہ نہیں کھانا چاہتے۔ مؤمن ایک ہی سوراخ سے دوبارہ ڈسا نہیں جاتا......

تحریک کشمیر کا مستقبل:

وادی چنار شہداء کے مقدس لہو سے گرم ہو چکی ہے، اب کوئی شیخ عبداللہ، کشمیری گاندھی یا شاہی امام اس مقدس لہو سے بے وفائی نہیں کر پائے گا...... وادی چنار میں ایک خاموش انقلاب شروع ہو چکا...... شہید آفاق شاہ نے اللہ کی محبت اور رضا میں جو شہادت کا ایک نیا باب، نئی ادا اور نیا طریقہ وادی چنار میں شروع کیا اب شہید غازی باباپ جیسے مرشدوں کو ایک نہیں ہزاروں آفاق جیسے مرید ملیں گے، یہ جنگ اب ہمارے ایمان وغیرت، عزت وعصمت کے بقاء کی جنگ ہے، یہ جنگ اب ہماری وجودی جنگ ہے، وجود بحیثیت اہل ایمان، امت اور بحیثیت انسان۔ اس جنگ میں اب سعادت مند اور خوش نصیب ہی شامل ہو سکتے ہیں کیونکہ یہاں اب مال جان اور اپنی تمام محبوب چیزوں کی قربانی دینی ہوگی...... نفس پرست، دنیا پرست، موقع پرست لوگ رک جائیں گے اور روکنے کی کوشش کریں گے لیکن اہل حق شاعر مشرق کی زبان میں کہیں گے۔

یہ دنیا لاکھ روکے گی ان کی نہیں سننا
تو کہنا یہ قتل گاہ ہے مجھے مقتل میں جانے دو

(ص ۱۷۳ تا ۱۷۷)

☆......☆......☆

لہو لہو اُمت



شیڈول برائے علمی و تربیتی دورات

بہاولپور دورات

دورہ تفسیر / دورہ اساسیہ — ۱: 13 اگست — ۲: 27 اگست

دورہ تربیہ — ۱: 05 اگست — ۲: 19 اگست

بمقام: جامع مسجد عثمانؓ و علیؓ، ریلوے لنک روڈ، ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

کراچی

دورہ تربیہ — ۱: 12 تا 18 اگست

بمقام: جامع مسجد رشیدیہ، بلیر ٹیکنی، کراچی

0336-3353813

پشاور

دورہ تربیہ — ۱: 26 اگست تا 01 ستمبر

بمقام: مدرسہ سنان بن سلمہؓ، گاؤں جوگیان، گھڑی اسلم شاپ، علاقہ ترناب فارم، پشاور

0315-9324524

گوشۂ مکتوب خادم

مکتوب خادم (13.07.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ "کشمیر" اور ہندوستان کے مسلمانوں کو "برہمن واد" سے آزادی عطاء فرمائے.. بدکردار، بدگفتار، بدشکل اور بدفطرت "مودی" مسلسل مسلمانوں کا "لہو" نچوڑ رہا ہے.. عید کے دن سے جاری تشدد میں چالیس کشمیری مسلمان شہید ہو چکے ہیں.. مودی! گنتی یاد رکھنا! ہم نے گنتی گن لی ہے.. (اہل کراچی سے دردمندانہ گزارش) دورہ تربیہ بڑی نعمت ہے.. آپ کے ہاں چھٹیاں چل رہی ہیں.. اپنے یہ دن اپنی آخرت کا سرمایہ بنا لیں.. یہ دن اپنے مالک، رازق اور خالق کو دے دیں.. سات دن روشنی کے جزیرے پر پرسوں 10 شوال بمطابق 15 جولائی بروز جمعہ.. کراچی میں سات روزہ دورہ تربیہ شروع ہو رہا ہے ان شاء اللہ.. جماعت کے مرکزی ذمہ داران کے بیانات بھی ہوں گے.. بڑی تعداد میں شرکت فرمائیں.. دیوانے آج ہی دعوت کے لئے نکل پڑیں اور اس بار مثالی تعداد اکھٹی کریں.. (دین کے دیوانے) اللہ تعالیٰ کے دین کے مخلص دیوانے.. اپنے اپنے کاموں پر لوٹ آئیں.. ماشاء اللہ کئی نے تو چھٹی کی ہی نہیں.. جو چھٹی پر گئے ہیں وہ جلد کام پر آ جائیں.. المرابطون والے جامعۃ الصابر کی آبادی کے لئے محنت شروع کر دیں.. اور جماعت کے تمام ناظمین.. ہفتے کے دن اپنے شعبوں کے اجلاسات بلا لیں..

والسلام

مکتوب خادم (14.07.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی "فکر آخرت" عطاء فرمائے (فتح پائیں) شیطان نے کتنی بار ہمیں شکست دی.. ظالم نے کیسے کیسے سنہری مواقع ہم سے چھین لئے.. اذان بلاتی رہی ہم نماز کو نہ پہنچے.. رمضان بانہیں پھیلاتا رہا ہم مغفرت کی گود میں نہ اترے.. جہاد آوازیں دیتا رہا ہم جنت کے میدانوں سے دور بھاگتے رہے.. والدین جیسی نعمت میسر رہی ہم ان کی خدمت سے محروم رہے.. شیطان نے ہم میں سے کتنوں کی داڑھی نوچ ڈالی ہم کافروں جیسی شکل بنا کر خوش ہوتے رہے.. قرآن مجید ہمارے پاس رہا اور ہم موبائل کے گٹر میں غوطے لگاتے رہے.. جو وقت ہم موبائل پر ذبح کر چکے اگر اس میں قرآن کی آیات یاد کرتے تو یہ آیات اربوں کھربوں سال، ہمیشہ ہمارے ساتھ رہتیں.. بہرحال شیطان نے ہمیں بار بار شکست دی مگر شکر ہے کہ.. ہم ابھی تک زندہ ہیں.. ابھی سانس بھی ہے چانس بھی ہے کہ.. ہم شیطان کو عبرتناک شکست سے دوچار کریں.. توبہ کا دروازہ کھلا ہے.. اور توبہ کی آسانی توبہ کرنے والوں کی مجالس ہیں.. اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت پر احسان فرمایا ہے.. ہمیں بہترین عقیدہ، مساجد کا ماحول، قربانی کا راستہ اور توبہ کے باغات عطاء فرمائے ہیں.. کل سے کراچی کا دورہ تربیہ شروع ہے.. درد دل کے ساتھ اہل کراچی کو

...

"اہل جہاد" اور "اہل شہادت" کے ساتھ کھڑے ہیں.. القلم کا ایمان افروز، درد بھرا شاندار "جہاد کشمیر نمبر" آ رہا ہے.. بندہ نے ابھی "ایک ہزار" اخبار اپنی طرف سے لکھوا دیئے ہیں.. کسی پر احسان نہیں اپنا فرض ہے.. دل روتا ہے کہ ہمارے ایک ہزار کے لگ بھگ "رفقا" کشمیر میں شہید ہو چکے.. اب ہم سستی یا غفلت کریں یا میدان سے پیٹھ پھیریں تو ہمارا حال قابل افسوس ہوگا.. اللہ تعالیٰ ہمیں ہمت اور استقامت عطاء فرمائے.. امید ہے کہ آپ حضرات کم از کم تین لاکھ اخبار خریدیں گے اور تقسیم کریں گے..

والسلام

...

دکھانا مطلوب اور نہ کسی کی طرف اشارہ.. اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو یہ "راز" اور اس کی برکات نصیب فرمائے..

والسلام

مکتوب خادم (24.07.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ کافروں کو رسوا فرماتا ہے.. یہ بات قرآن مجید میں صراحت سے آئی ہے.. (بڑھکیں) کچھ دن پہلے انڈیا نے دعوی کیا کہ اس نے ایک ساتھ بیس سیٹلائٹ سیارچے فضا میں چھوڑے ہیں اور ساتھ یہ فلمی ڈائیلاگ بھی اچھالا گیا کہ اب "مودی" اپنے دفتر میں بیٹھ کر "اوبامہ" کے گھر کے باہر کھڑی گاڑیاں دیکھ سکتا ہے، گن سکتا ہے (طیارہ غائب) ابھی تین دن سے انڈین فضائیہ کا ایک طیارہ غائب ہے.. نہ مودی کو نظر آ رہا ہے نہ اسکے سیارچوں کو (خوشنما مناظر) مودی جب اپنے دفتر میں بیٹھ کر ان سیارچوں سے اپنا طیارہ ڈھونڈنے بیٹھتا ہے تو اسے تیس کروڑ بھارتی سڑکوں، راستوں اور پٹریوں پر قضائے حاجت کرتے نظر آتے ہوں گے.. مودی یہ خوشنما منظر دیکھ کر کتنا خوش ہوتا ہوگا کہ.. وہ کتنے مہان دیش کا پردھان منتری ہے.. یہ منظر دیکھ کر اسکی بھوک بھی مٹ جاتی ہوگی.. البتہ پیاس ضرور لگتی ہوگی تب وہ کیا پیتا ہوگا؟ یقینی بات ہے کہ گائے کا موت.. گاؤ ماتا کا پیشاب.. جو مودی اور آر ایس ایس کا من پسند مشروب ہے (قابل نفرت) بھارت میں تیس کروڑ سے زائد افراد کو باپردہ بیت الخلاء میسر نہیں.. بھارت میں روزانہ اوسطاً بیس عورتیں جہیز نہ ملنے یا کم ملنے پر جلا کر ماری جاتی ہیں.. بھارت میں بیس کروڑ دلتوں کو اچھوت، نجس اور ناپاک سمجھا جاتا ہے اور ان کے ساتھ جانوروں سے بدترین سلوک کیا جاتا ہے..

والسلام

مکتوب خادم (25.07.2016)

...

طلحہ السیف — السلام علیکم

tlhasaif@gmail.com
talhausaif@alqalamonline.com

قلم تلوار

نوید مسعود ہاشمی
Naveedmasoodhashmi@gmail.com

انڈیا کی بندوقیں ہو جائیں گی خاکستر



کچھ اَحوال فلسطین کا



نقش جمال ... مرشد جمال قریشی
naqshejamal@gmail.com